اَلجامِعُ الدُّعاء

فضائل وخصائص دعاء کا انمول خزانہ

بفیضانِ نظر

عالمی روحانی شخصیت

حضرت علامہ مولانا محمد بشیر قادری فاروقی سیلانی مدظلہٗ العالی

بانی و مہتمم اعلیٰ عالمی مرکز مرجعِ خلائق سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مؤلف

علامہ مولانا مفتی محمد راشد القادری مدّ ظلہٗ العالی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

Marfat.com

SAYLANI WELFARE INTERNATIONAL TRUST

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

Masjid Saylani Street, Main Bhadurabad Chowrangi, Karachi-Pakistan. Ph: 4130786 (5 Lines) 4939655 - 4120882-3
E-mail: info@saylaniwelfare.com Web: www.saylaniwelfare.com

تقریظ

عالمی روحانی شخصیت حضرت علاّمہ مولانا محمد بشیر قادری فاروقی سیلانی مدظلہ العالی
بانی و مہتمم اعلیٰ عالمی مرکز مرجع خلائق سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

الحمد للہ رب العلمین. والصلوٰۃ والسلام علی رحمۃ للعلمین. اما بعد!

رب تعالیٰ کے فضل و کرم اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے ایک کتاب "الجامع الدعاء" تحریر کی گئی ہے. اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں قرآن کریم کی ۳۰ آیتوں اور ۵۸ احادیث مبارکہ سے دعا کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور تقریباً ۷۰۹ قرآن و حدیث سے دعائیں جمع کی گئی ہے اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مصنف کو مزید کامیابیوں اور بلندیوں سے مالا مال فرمائے آمین.

Marfat.com

ختم قادریہ شریف

ہر اتوار نماز عصر تا مغرب

بمقام: سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ مسجد

گلبہار (گولیمار) چورنگی، عقب PSO پٹرول پمپ، ناظم آباد نمبر 2، کراچی

خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہے

قصیدہ بردہ شریف

الحمدللہ، بیماروں اور پریشان حالوں کے لئے خوشخبری

محفل قصیدہ بردہ شریف اور غمزدوں کے ہمراہ حضرت بشیر فاروقی قادری کی

رحمٰن عزوجل کے حضور دعائیں اور التجائیں۔

ہر انگریزی مہینے کے پہلے اور تیسرے ہفتے کی شب

وقت: عشاء کے فوراً بعد بمقام: عیدگاہ مسجد جامع کلاتھ، کراچی

قصیدہ بردہ شریف (دوسری محفل)

یہ محفل ہر انگریزی مہینے کے دوسرے ہفتے کو منعقد ہوگی

بمقام: نوری مسجد علی آباد نزد حسین آباد

خواتین بھی باپردہ اپنے گھر کے افراد کے ساتھ شریک ہوں۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

اَلدُّعَاءُ یَرُدُّ الْقَدَرَ

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ، ج ۶ ص ۱۰۹)

جامِعُ الدُّعَاء

فضائل وخصائصِ دعاء کا انمول خزانہ

بفیضانِ نظر

عالمی روحانی شخصیت

حضرت علّامہ مولانا **محمد بشیر قادری فاروقی** سیلانی مدظلہٗ العالی

بانی ومہتمم اعلیٰ عالمی مرکز مرجع خلائق سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مؤلف

علّامہ مولانا مفتی **محمد راشد القادری** بن محمد حیات القادری مدّظلہ العالی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	جامع الدعاء
بفیضان نظر	حضرت علامہ مولانا محمد بشیر قادری فاروقی سیلانی مدظلہ العالی بانی و مہتمم اعلیٰ عالمی مرکز مرجع خلائق سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ
مؤلف	علامہ مولانا مفتی محمد راشد القادری بن محمد حیات القادری مدظلہ العالی
	0323-2382619 - 0333-2327829
باہتمام	محمد حفیظ البرکات شاہ
اشاعت اول	جون، 2010ء
اشاعت دوم	ستمبر، 2010ء
زیرنگرانی	قاری اشفاق احمد خان
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	AW9
قیمت	-/250روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔37221953 فیکس:۔042-37238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔042-37225085-37247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-32212011-32630411۔فیکس:۔021-32210212

e-mail:info@zia-ul-quran.com

www.zia-ul-quran.com

Marfat.com

فہرست مضامین

پیش لفظ 23
باب اوّل: جزء (الف) 25
دعا کی لغوی واصطلاحی تعریفات 25
دعاء کی لغوی تعریف 26
اصطلاحی معنی 26
دعاء ورضاء کی تعریف 26
دعاء و رضاء دونوں پر عمل کرنے کا طریقہ 27
باب اوّل: جزء (ب) 28
قرآنِ کریم کی روشنی میں دعا کی فضیلت واہمیت 28
فضائلِ دُعاء: درود شریف کی فضیلت 29
قرآن مجید میں دعاء کی اہمیت 29
قبولیت دعاء کی شرائط 30
اللہ پریشان حال کی پریشانی دور کرتا ہے 31
گڑگڑا کر اور عاجزی سے دعا کا حکم 31
شرعی مسئلہ کی وضاحت 31
رات کے وقت رب سے خوف و امید کے ساتھ دعا کرنا 32
نیکی میں سبقت اور امید وخوف کے ساتھ دعا کرنے والے 32
اگر تکلیف میں دعا کی قبولیت چاہو تو 33
راحت وسکون میں دعا کرو 33
ترک دعا پر شدید وعید 33
دعا میں تمام صحابہ کرام، تابعین اور مسلمان بھائیوں کو شامل کریں 34
دعاء کی تلقین فرمانا سنتِ الٰہی ہے 35
دعاء سنّتِ انبیاء ہے 35
حضرت زکریا علیہ السلام کی دعاء کی برکت سے اولاد کا حصول 35
عقیدہ کی وضاحت 35
نوح علیہ السلام کی دعاء کی برکت سے طوفان سے نجات 36
دعاء کی برکت سے حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف دور ہوئی 36
دعاء دینا سنّتِ مصطفیٰ ﷺ ہے 37
مسئلہ کی وضاحت 37
دعاء جنّتی لوگوں کی تسبیح ہے 37
آمین کہنے والا بھی دعاء کرنے والے کی مثل ہے 38
اللہ تعالیٰ دعاء کرنے والے کی مانگ

Marfat.com

سے زیادہ عطا فرماتا ہے 39
نماز کے بعد دعاء کرنے کا حکم 39
فرضوں کے بعد بھی دعاء مانگی جائے 40
برائی کی دعاء نہ کریں 40
اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کا فضل مانگو 41
فرشتوں کا مؤمنوں کے لئے دعائے مغفرت فرمانا 41
کافر کیلئے دعائے مغفرت جائز نہیں 42
کافروں کو آخرت میں دعاء بھی فائدہ نہ دے گی 44
کافر کے لئے ایصال ثواب کا ارادہ بھی کفر ہے 44
حضور ﷺ کے وسیلہ سے کفار فتح کی دعاء مانگا کرتے تھے 45
عقائد کی وضاحت 45
انبیاء کرام علیہم السلام اور استغفار (دعائے مغفرت) کے سبب عذاب نہیں آتا 46
دعائے مغفرت کے لئے درِ مصطفی ﷺ کا انتخاب 46
عقائد کی وضاحت 47
منافق دربارِ مصطفی ﷺ میں دعاء مغفرت کیلئے بھی حاضر نہیں ہوتا 48
بابِ دُوم: احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں دعا کی فضیلت واہمیت 50
دعاء عبادت ہے 51
دعاء عبادت کا مغز ہے 52
اللہ کے نزدیک سب سے گراں قدر شئے دعاء ہے 52
دعاء کی کثرت کا حکم 53
کثرتِ دعاء اور اس کی فضیلت 53
آخرت میں دعاء کی برکتیں وبہاریں 54
دعا دافع البلایاء (یعنی بلاؤں کو دور کرتی ہے) 55
دعاء تقدیر کو بدل دیتی ہے 57
دعاء کو مضبوط پکڑلو 57
اللہ ربّ العزّت منہ مانگی مرادیں عطا فرماتا ہے 58
اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو 59
دعاء کی توفیق ملنا رحمت خداوندی ملنے کی دلیل ہے 60
جنّت کے دروازے کھول دیئے جائیں 61
راحت وسکون کے زمانہ میں دعائیں زیادہ مانگو 61
دعاء قبولیّت کے یقین کے ساتھ مانگنی چاہئے 62
دعا قبول ہے جب تک گناہ، قطع

Marfat.com

تعلق، جلد بازی سے کام نہ لے 63
افسروں کے پاس تو بار بار دھکے کھاتے ہو مگر 64
نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے؟ 66
قبولیت دعا میں تاخیر کا ایک سبب 68
پسندیدہ آواز 69
تین لوگوں کی دعاء رد نہیں ہوتی 69
نماز کے بعد خاص دعاء کی تلقین 70
فرض نمازوں کے بعد دعائیں مقبول ہیں 71
تین دعائیں مقبول ہیں 71
پانچ دعائیں مقبول ہیں 72
اذان و اقامت کے درمیان دعاء مقبول ہے 73
اپنی جان، مال و اولاد کو بد دعاء مت دو 73
ربّ تعالیٰ سے حاجتیں مانگو 74
دعاء میں برکت ہے 75
رحمت و نصرت کے دروازے کھلنے کی امید 75
اللہ دعا کرنے والے کے ساتھ ہے 75
اللہ خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا 75
حضور ﷺ جامع دعائیں پسند فرماتے تھے 76
مؤمن بھائیوں کے لئے دعاء میں اپنا ہی فائدہ ہے 76
اپنی ذات سے دعاء کی ابتداء 77
دعاء کے صدقے تین چیزوں کا ملنا 79
کاش دنیا میں کوئی دعا قبول نہ ہوتی 80
دعاء میں سستی مت کرو 80
دعاء دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور ہے 81
جلد قبول ہونے والی دعاء 81
دعاء کروانا سنّت ہے 81
دعا نجات اور فراوانیٔ رزق کا باعث ہے 82
دعا کا مقابلہ مصائب سے 83
دعاء لشکرِ خداوندی ہے 83
دعا میں ''یا ربّ'' کہنے کی فضیلت 83
تنگ دستی کا سوال ربّ تعالیٰ سے کریں 84
دعا نہ کرنے والے پر غضب 84
اللہ کی ناراضگی دعاء نہ کرنے میں ہے 84
دعاء میں اپنی چاہت کا ذکر 85
ربّ تعالیٰ جو چاہے عطا فرما دیتا ہے 86
اللہ تعالیٰ کو پیاروں کی آواز محبوب ہے 87
گناہوں سے مغفرت کی دعاء 87

Marfat.com

اسمِ اعظم کے ساتھ دعاء 88
اسم اعظم کا وسیلہ 88
آیت کریمہ کے صدقے دعائیں
قبول 89
افضل ذکر و دعاء 89
بہترین دعاء اور بہترین کلمہ 89
دعاؤں کے صدقے مغفرت 90
دوسروں کے لیے دعائے مغفرت
کرنے کی فضیلت 90
اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ 90
اللہ عزوجل بندے کے گمان کے
پاس ہے 90
مستقل دعاء گناہوں کی بخشش کا
سبب ہے 91
غیبت کا کفارہ دعائے مغفرت ہے 91
''یا عفو'' کے پانچ حروف کی نسبت
سے 5 مدنی پھول 91
قبولیت دعاء کا خصوصی طریقہ 92
ایمان پر خاتمہ کے چار وظائف اور
دعائیں 92
صبح وشام کی تعریف 93
جادو اور بلاؤں سے حفاظت کے لیے
شش قفل 93
چہل رَبَّنَا (40) قرآنی دعائیں 95
قبولیتِ دعاء اور استقامت علی
الایمان کے لئے دعائیں 96
دین و دنیا کی تمام بھلائیوں کے لئے 96
ہر مشکل اور پریشانی سے نجات کی
دعاء 97
بخشش و رحمت، فلاح دنیا و آخرت
کے لئے 97
عذاب جہنّم سے بچاؤ کے لئے 97
دنیا و آخرت کی ذلّت و رسوائی سے
بچنے کی دعا 98
بخشش اور ایمان بالخیر و عافیت والی
موت کی دعائیں 99
خصوصی رحم و کرم اور مغفرت کی دعا 99
ہدایت اور دل کی کی اصلاح کے لئے 99
اللہ کے دوستوں سے ملاقات کیلئے 99
ایمان پر استقامت کی دعاء 99
آزمائش و تنگی میں فراخی کیلئے دعائیں 99
ظالموں سے نجات کی دعاء 100
بہترین کامیابی اور آپس میں صلح کیلئے
دعاء 100
آزمائش و تنگی میں اور دعائے صبر و
استقلال 100
ظالموں اور کافروں کے فتنے سے
بچنے کے لئے 100

Marfat.com

کام کی بہتری کیلئے دعاء 100
گمشدہ چیز کے ملنے کی دعاء 101
قبولیتِ دعاء کے لئے 101
والدین کے لیے مغفرت کی دعائیں 101
رحمت وہدایت کی دعائیں 101
زیادتی اور شرارت سے بچنے کی دعاء 101
بخشش، رحم وکرم کی دعاء 102
نیک اور پاکیزہ اولاد کے لئے دعاء 102
آیت مبارکہ سے زہریلے جانور کے
کاٹنے کا علاج 102
دین ودنیا میں قدر ومنزلت کیلئے دعاء 102
مؤمنوں کیلئے مغفرت وجنّت کی دعاء 103
ترقیٔ ایمان اور مغفرت کی دعائیں
تکمیل نور ہدایت کے لئے 104
لفظِ ''رَبّ'' سے (27) قرآنی
دعائیں 105
نئے شہر یا ملک میں امن وسلامتی اور
بہترین روزگار کے لئے 106
جس کو حمل نہ ٹھیرتا ہو، یا حمل ضائع
ہوجاتا ہو 106
لڑکا گھر سے بھاگ گیا ہوتو 106
اچھے برے کام کی اطلاع بذریعہ
خواب 107
نقصان دہ احوال سے بچنے کی دعاء 107
حضرت یوسف علیہ السلام کی دعاء 107
اولاد کو نیک اور صالح بنانے کی دعا 107
والدین پر خصوصی رحم وکرم کی دعا 107
حق وصداقت کے پرچار کے لئے یہ
پڑھے 108
حضرت زکریا علیہ السلام کی دعاء 108
حافظہ مضبوط، زبان کی لکنت، سانس
چڑھنے سے نجات کی دعا 108
علم میں زیادتی کی دعا 109
اولاد کے حصول کے لئے حضرت
زکریا علیہ السلام کی دعاء 109
سرکار مدینہ ﷺ کی دعاء 109
بہترین روزگار اور بہترین جگہ کے
انتخاب کے لئے 109
کفریہ عقائد، بدعقیدہ اور برے
لوگوں سے محفوظ رہنے کی دعا 109
نماز میں یا نماز کے باہر شیطانی
وسوسے اور گندے خیالات سے
نجات کی دعا 110
دعائے مغفرت 110
حضرت لوط علیہ السلام کی دعاء 110
بدکاروں اور بدکاری سے محفوظ رہنے
کے لئے 110
نیکی کی توفیق اور شاکر بندہ بننے کے

لئے 110
ظلم وزیادتی سے نجات کی دعاء 111
دہشت گردی ، جارحانہ مظالم، اور ظالموں سے حفاظت کی دعاء 111
بہترین روزی وروزگار کے لئے دعا 111
فتنہ وفساد اور فسادی لوگوں سے نجات کی دعاء 111
نیک اولاد طلب کرنے کے لئے 111
حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاء 111
حضرت نوح علیہ السلام کی دعاء 111
اپنے لئے ،والدین کے لئے اور تمام مؤمنوں کے لئے دعاء مغفرت 112
باب سوم: احادیثِ کریمہ سے ماخوذ دعاء عبادات 113
عبادات میں دعا کا مقام 114
خطاؤں کی معافی کی دعاء 114
بخشش کی دعاء 114
دین ودنیا کی سلامتی کی دعاء 114
دعاء مغفرت 115
جسم کی سلامتی کی دعاء 115
معافی کی دعاء 115
علم وعمل اور عزّت وسلامتی کی دعاء 115
بہترین اعمال واخلاق کی دعاء 116
خطاء وجہالت سے معافی کی دعاء 116
دین وایمان پر ثابت قدمی کی دعاء 116
بھلائیوں کی دعاء 117
علمِ نافع کی دعاء 117
اطاعت کی توفیق نصیب ہونے کی دعاء 117
دین و دنیا کے احوال کی اصلاح کی دعاء 117
صحت وعفت اور حسن خلق کی دعاء 118
فلاح وکامرانی کی دعاء 118
ہر مشکل کی آسانی کی دعاء 118
دل وزبان کی اصلاح اور ہدایت کی دعاء 119
بہترین انجامِ آخرت کی دعاء 119
جائز مقدمہ وفیصلہ میں کامیابی کی بہترین دعاء 119
پاکیزگیٔ اخلاق واحوال کی دعاء 119
دل ،زبان اور آنکھوں کی اصلاح کی دعاء 120
دین و دنیا اور امورِ آخرت میں کامیابی کی دعاء 120
راہ راست اور اعمال کی خیر وخوبی کی دعاء 121
ظاہری و باطنی احوال کی اصلاح کی

Marfat.com

دعاء 121
زندگی کے ہر شعبہ میں برکت کی دعاء 122
رزق میں برکت کی دعاء 122
رزق حلال کے حصول کی دعاء 122
ہدایت و پرہیز گاری کی دعاء 122
ربّ تعالیٰ سے محبت کی دعاء 123
علمِ نافع اور مقبول اعمال کی دعاء 123
ہدایت کے راستے کی دعاء 123
مال و دولت اور عزّت میں اضافہ کی دعاء 124
رزق میں کشادگی کی بہترین دعاء 124
ادائے قرض اور فقر و فاقہ سے نجات کی دعاء 124
رحم و کرم کے حصول کی دعاء 125
سستی، بزدلی، شدید بڑھاپا اور کنجوسی سے بچنے کی دعاء 125
قبر، جہنم، زندگی و موت کی آزمائش سے پناہ کی دعاء 125
نقصان دہ احوال سے پناہ کی دعاء 125
آنکھ، زبان، دل اور شرمگاہ کے شر سے پناہ کی دعاء 126
برے اخلاق و بدکاری سے پناہ کی دعاء 126
برے اعمال سے پناہ کی دعاء 126
عذاب الٰہی سے پناہ کی دعاء 126
فقر، قلّت و ذلّت سے پناہ کی دعاء 127
بھوک، خیانت سے پناہ کی دعاء 127
ہر برے وقت سے بچنے کی دعاء 127
مصیبت و تکالیف سے نجات کی دعاء 127
شدّت کی بے، چینی و پریشانی سے نجات کی دعاء 128
ظلم و زیادتی اور بدسلوکی سے بچنے کی دعاء 128
دفع پریشانی کے لئے آپ (ﷺ) نے یہ دعا تلقین فرمائی 128
دفع بلیّات کی دعاء 129
غم و پریشانی سے نجات کی دعاء 129
نفس و شیطان کے مکر و فریب سے پناہ کی دعاء 129
اعمال کی درستگی کی دعاء 130
مریض کے لئے دعائیں 130
بخار میں مبتلا ہو تو یہ دعا پڑھے 130
کسی کی آنکھ دکھے تو یہ دعاء پڑھے 130
مزاج پرسی کے وقت یہ دعاء پڑھے 130
عیادت کی دوسری دعاء 131
عیادت کی تیسری دعاء 131
ہر قسم کے مریض کو دم کرنے والی دعائیں 131

Marfat.com

مریض کو دم کرنے والی دوسری دعاء 131
جادو کی حقیقت سے متعلق کچھ معلومات 132
جادو کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق 133
جادو سے متعلق اہل سنّت کا مذہب 134
سات ہلاک کرنے والی چیزیں 135
جادو کا شرعی حکم 136
جادو کی اقسام اور ان کا شرعی حکم 136
جادو کے شرعی حکم سے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ 137
ہر قسم کے جادو اور بندش کی کاٹ کا طریقہ 137
میت کے لئے دعاء 138
حضور (ﷺ) کی دعائے نور 138
دعائے مصطفی ﷺ 139
نبی کریم ﷺ کی ہر فرض نماز کے بعد کی دعاء 139
استخارہ کی فضیلت 139
جو استخارہ کرے نقصان نہ اٹھائے گا 140
استخارہ صرف مباح اور مستحب کام میں جائز ہے 140
استخارہ کی دعاء 141
نماز استخارہ میں کون سی سورتیں پڑھیں 141
سات مرتبہ استخارہ کرنا بہتر ہے 142
استخارہ کی مختصر دعائیں 142
قرآنی آیتوں کے ذریعے استخارہ 143
کفن پر لکھنے کی دعائیں 144
پنج وقتہ نمازوں کے بعد کی دعاء 145
پنج وقتہ نمازوں کے بعد کی دوسری دعاء 145
پنج وقتہ نمازوں کے بعد کی تیسری دعاء 146
فرض نمازوں کے بعد کی دعا 146
فرض نمازوں کے بعد کی دعا 146
فرض نماز کے بعد کی دعاء 147
ہر حاجت کی دعاء 147
وضو کرتے وقت کی دعائیں 148
کلی کرتے وقت کی دعاء 148
ناک میں پانی چڑھاتے وقت کی دعاء 148
چہرہ دھوتے وقت کی دعاء 148
سیدھا ہاتھ دھوتے وقت کی دعاء 148
الٹا ہاتھ دھوتے وقت کی دعاء 148
سر کا مسح کرتے وقت کی دعاء 148
کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعاء 149
گردن کا مسح کرتے وقت کی دعاء 149
سیدھا قدم دھوتے وقت کی دعاء 149

Marfat.com

الٹا قدم دھوتے وقت کی دعاء 149
وضو سے فارغ ہو کر پڑھنے کی دعاء 149
بابِ چہارم: احادیثِ کریمہ سے ماخوذ دعاءِ معاملات 150
سوتے وقت کی دعاء 151
باوضو سونا مستحب ہے 152
نیند سے بیدار ہونے کی دعاء 152
بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا 153
بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دوسری دعاء 153
بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا 154
بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دوسری دعاء 154
گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا 155
گھر سے نکلتے وقت کی دعا 157
مؤمن سے مؤمن کی ملاقات کے وقت کی دعا 158
مصافحہ کرتے وقت کی دعا 159
مصافحہ کرتے وقت کی دوسری دعاء 159
فضائل مصافحہ 159
مصافحہ کا طریقہ 160
کسی مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا 161
مغفرت کی دعا دینے پر جواب 161
محسن کا شکریہ ادا کرنے کی دعا 161
ہدیہ لیتے وقت کی دعا 163
ادائے قرض کی دعا 164
وضاحت: بلا ضرورت قرض سے بچیں 164
ادائے قرض پر قرض خواہ کی دعا 165
غصہ آنے کے وقت کی دعا 167
وسوسہ دور کرتے وقت کی دعا 169
تھکن کے وقت کی دعا 171
چھینک آنے پر دعا 173
چھینک آنے پر پڑھنے کی ایک اور دعا 173
حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی چھینک کی دعا 173
چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے والے کے لیے دعا 174
چھینک آنے پر کوئی جواب دینے والا نہ ہو تو اس وقت کی دعا 174
غائب شخص کی چھینک پر جواب دینے کی دعا 175
چھینک کا جواب دینے والا اگر کافر ہو تو اس وقت کی دعا 175
جب کوئی چھینک کا جواب دے تو

چھینکنے والے کی اس کے لیے دعا 176
جماہی کے وقت کی دعا 176
کوئی بھی نیا کام شروع کرتے وقت کی دعا 178
علم میں اضافے کی دعا 178
کفر کی نشانی (مثلاً مندر، گرجا، گردوارہ وغیرہ) دیکھتے وقت کی دعا 178
مصیبت زدہ کو دیکھتے وقت کی دعا 179
نیا چاند دیکھتے وقت کی دعا 180
جب بھی چاند پر نظر پڑے اس وقت کی دعا 181
آئینہ دیکھتے وقت کی دعا 181
ستاروں کو دیکھتے وقت کی دعا 183
مرغ کی بانگ سن کر پڑھنے کی دعا 184
گدھے کے رینکنے (آواز نکالنے) پر پڑھنے کی دعا 185
کتے کے بھونکنے پر پڑھنے کی دعا 185
طلب باراں کی دعا 185
نماز استسقاء 186
نماز استسقاء میں پڑھی جانے والی دعاء 187
بادل آتا ہوا دیکھتے وقت کی دعا 187
بادل کے کھلتے وقت کی دعا 187
بارش کے وقت کی دعا 188
بارش کی زیادتی کے وقت کی دعا 188
بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت کی دعا 189
آندھی کے وقت کی دعا 189
سورج گہن اور چاند گہن کے وقت کی دعا 189
سورج گہن کی نماز 190
چاند گہن کی نماز 191
طلوع آفتاب کے وقت کی دعا 191
غروب آفتاب کے وقت کی دعا 192
ستارہ ٹوٹتا دیکھتے وقت کی دعا 192
بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا 192
دس لاکھ نیکیاں 193
پھل لیتے وقت کی دعا 193
وضو سے پہلے کی دو دعائیں 194
وضو کے درمیان پڑھنے کی دعا 195
وضو کے درمیان پڑھنے کی دوسری دعا 196
مسجد کو دیکھتے وقت کی دعا 196
مسجد میں داخل ہونے کی تین دعائیں 198
مسجد میں داخل ہونے کی دوسری دعا 197
مسجد میں داخل ہونے کی تیسری دعا 197
تمام دن شیطان کے شر سے محفوظ 197
مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ 198
نفلی اعتکاف کی دعا 198

Marfat.com

مسجد سے نکلتے وقت کی تین دعائیں 198
مسجد سے نکلتے وقت کی دوسری دعا 199
مسجد سے نکلتے وقت کی تیسری دعا 199
نماز وتر کے بعد کی دعا 200
فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا 200
نماز فجر کے لیے نکلے تو اثنائے راہ میں پڑھنے کی دعا 200
ہر نماز کے بعد کی دعائیں 201
ہر نماز کے بعد کی دوسری دعا 201
ہر نماز کے بعد کی تیسری دعا 202
ہر نماز کے بعد کی چوتھی دعا 203
فرض نماز کے بعد کی دعا 203
فرض نماز کے بعد کی دوسری دعا 204
نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دعا 204
نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دعا 205
نماز چاشت کے بعد کی دعا 206
نماز چاشت کے بعد کی دعا 206
دو ترویحہ کے درمیان پڑھنے کی دعا 207
اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ میں پڑھنے کی دعا 207
انگوٹھے چومتے وقت کی دعا 208
قرآن پڑھتے وقت کی دعا 208
ختم قرآن شریف کی دعا 209
ہر سورۃ کی ابتداء سے پہلے پڑھنے کی دعا 209
شب قدر کی دعا 210
دعا کی قبولیت پر شکر کرنے کی دعا 210
کوئی گناہ کر بیٹھے تو سچے دل سے توبہ کرتے وقت کی دعا 210
دیدار مصطفی ﷺ کی دعا 211
کھانا سامنے آئے اس وقت کی دعا 211
کھانا کھانے سے پہلے کی دعا 212
کھانا کھانے سے پہلے کی دوسری دعا 213
کھانا کھانے سے پہلے کی تیسری دعا 214
فضیلت دعا 214
پہلا لقمہ کھاتے وقت کی دعا 214
ہر لقمہ کھاتے وقت کی دعا 214
کھانے کے بعد کی دعا 215
کھانے کے بعد کی دوسری دعا 216
دعوت کھانے کے بعد کی دعا 216
دسترخوان اٹھاتے وقت کی دعا 217
کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت کی دعا 208
کھانا کھانے سے قبل بسم اللہ بھول جائے تو کیا دعا پڑھے؟ 218
مریض کے ساتھ کھاتے وقت کی دعا 219
پانی پیتے وقت کی دعا 220
پانی پینے کے بعد کی دعا 220

دودھ پینے کے بعد کی دعا 222
افطار کے وقت کی دعا 222
افطار کے بعد کی دعا 223
دعوت میں افطار کرتے وقت کی دعا 223
آب زمزم پیتے وقت کی دعا 224
گھر سے چلتے وقت مہمان کی
میزبان کیلئے دعا 226
بدہضمی کے وقت کی دعا 226
لباس اتارتے وقت کی دعا 226
لباس پہنتے وقت کی دعا 228
نیا لباس پہنتے وقت کی دعا 229
نیا لباس پہنتے وقت کی دوسری دعا 230
دوست کو نیا کپڑا پہنے دیکھتے وقت کی
دعا 232
نیا عمامہ یا نئی چادر (نئے جوتے)
پہنتے وقت کی دعا 232
حدیث شریف کی وضاحت 233
سرمہ ڈالتے وقت کی دعا 234
سرمہ ڈالنے کا طریقہ 235
تیل لگاتے وقت کی دعا 235
تیل لگانے کی سنت 236
ہاتھ، پاؤں کے ناخن کاٹنے کی دعا 239
ہاتھوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ 239
پاؤں کے ناخن تراشنے کا طریقہ 239
عطر لگاتے وقت کی دعا 240
گلاب کے پھول کو سونگھتے وقت کی
دعا 241
نکاح کے بعد دولہا اور دلہن کے لیے
دعا 241
شب زفاف (سہاگ رات) میں
ملاقات کی دعا 242
بیوی کے ساتھ صحبت کے وقت کی دعا 242
وقت انزال کی دعا 243
جماع کرتے وقت ان باتوں کا ضرور
خیال رکھیے 244
بچہ کی پیدائش کے بعد کی دعا 244
تحسنیک کا طریقہ 245
عقیقہ کی دعا 245
بچہ کی پیدائش کے وقت دشواری پر
دعا 246
طلب اولاد کی دعا 246
سفر شروع کرتے وقت کی دعا 246
سفر کے وقت کی دعا 247
مسافر کی رخصت کرنے والے کی دعا 248
سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعا 248
سواری پر اطمینان سے بیٹھ جانے پر
دعا 248
کشتی یا بحری جہاز پر سوار ہونے کی

Marfat.com

دعا 249
جب سفر شروع کردے اس وقت کی
دعا 250
سفر سے بخیریت واپس آنے کی دعا 251
جانور کو ٹھوکر لگتے وقت کی دعا 251
بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا 251
بلندی سے اترتے وقت کی دعا 251
کسی منزل میں قیام کرنے کے وقت
کی دعا 252
شہر دیکھتے وقت کی دعا 252
شہر میں داخل ہوتے وقت کی دعا 253
سفر میں خوشحالی کی دعا 254
کسی شگون کے دل میں کھٹکتے وقت کی
دعا 254
نظر بد لگنے پر پڑھنے کی دعا 255
جانور کو نظر لگ جانے پر دعا 256
آگ بجھانے کی دعا 256
پیشاب بند یا پتھری ہو جانے پر
پڑھنے کی دعا 256
جل جانے پر پڑھنے کی دعا 257
پھوڑے اور زخم وغیرہ کی دعا 258
پاؤں سن ہونے کے وقت کی دعا 258
بچھو اور دوسرے موذی کیڑوں سے
محفوظ رہنے کی دعا 259
ایک ایمان افروز واقعہ 260
آشوب چشم (دکھتی آنکھ) کے وقت
کی دعا 261
بخار آجانے کے وقت کی دعا 263
کان بجتے وقت کی دعا 264
جزام (کوڑھ) اور دوسرے موذی
امراض سے پناہ کی دعا 264
فالج سے حفاظت کی دعا 264
تمام امراض سے شفایابی کی دعا 264
شفایابی کی دوسری دعا 265
بیماری کی حالت میں آتش جہنم سے
بچنے کی دعا 267
کوئی چیز غمگین کرتے وقت کی دعا 267
خوشی پیش آنے یعنی مرضی کے موافق
بات ہونے پر دعا 268
(جب کہ خلاف شریعت نہ ہو)
ناگواری اور خلاف مرضی بات ہونے
پر دعا 268
دانت کے درد کی دعا 268
کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دعا 268
سخت خطرے کے وقت کی دعا 268
کفر وفقر سے پناہ کی دعا 269
دردسر کی دعا 270
ستر بلاؤں سے عافیت کی دعا 270

Marfat.com

ناک سے بہتے خون کو روکنے کی دعا 270
زبان کی لکنت کی دعا 271
موت مانگنے کی جائز دعا 271
عیادت کرتے وقت کی دعا 273
عیادت کی دوسری دعا 273
عیادت کرنے والا چند باتوں کا خیال رکھے 274
جانکنی کے وقت مرنے والا کیا دعا کرے؟ 275
جانکنی کے وقت تلقین کرنے کی دعا 276
تلقین کرنے کا طریقہ 276
میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا 276
مصیبت کے وقت کی دعا 277
تعزیت کے وقت کی دعا 278
جنازہ اٹھاتے وقت کی دعا 278
جنازہ دیکھتے وقت کی دعا 279
نماز جنازہ میں بالغ مرد وعورت کے لیے دعا 279
نماز جنازہ میں نابالغ لڑکے کے لیے دعا 280
نماز جنازہ میں نابالغہ لڑکی کے لیے دعا 280
قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا 280
میت کو قبر میں رکھتے وقت کی دعا 281
قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا 282
قبر پر تلقین کے وقت کی دعا 282
انتقال کے وقت کی دعا 283
سوالات قبر کی آسانی کے لیے دعا 284
میت کو چارپائی پر رکھتے یا اٹھاتے وقت کی دعا 284
قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے کی دعا اور بعد کی دعا 284
قربانی کا جانور ذبح کرنے کے بعد کی دعا 285
ذبح سے متعلق کچھ وضاحت 285
عید کی دعا 286
سحری کی دعا 286
شہادت کی دعا 286
پانی کا مشکیزہ یا مٹکا وغیرہ ڈھکتے وقت کی دعا 287
برتن ڈھکتے وقت کی دعا 287
بیماری میں انتقال پر درجہ شہادت پر فائز کرنے والی دعا 288
مجلس کے اختتام کی دعا 288
دروازہ بند کرنے کی دعا 289
وضو سے فراغت کے بعد کی دعا 289
تحیۃ الوضو 290

Marfat.com

ننانوے بیماریوں کی دعا 290
ننانوے بیماریوں کے لیے دوا 290
نعمت کی حفاظت کا نسخہ 291
جنّت کا دروازہ 291
شعبان المعظم کی دعا 291
قبل جمعہ کی سنت کے بعد کی دعا 291
مسجد کی صف میں پہنچتے وقت کی دعا 292
آیات شفاء 292
سوتے وقت کروٹ بدلنے پر دعا 293
رات کو بستر سے اٹھ کر دوبارہ بستر پر آتے وقت کی دعا 293
جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے پڑھنے کی دعا 293
شریعت مطہرہ کے خلاف کام کو مٹانے اور ختم کرنے پر دعا 293
سوتے وقت وحشت و خوف محسوس ہونے پر دعا 294
جب نماز تہجد وغیرہ کے لیے کھڑا ہو اس وقت کی دعا 294
درود شریف پڑھنے کے بعد کی دعا 294
غلام خریدتے وقت کی دعا (نوکر، ملازم رکھتے وقت پڑھ لیں) 295
جانور خریدتے وقت کی دعا 295
جب بچہ گفتگو کرنے لگے اس وقت سکھائی جانے والی دعا 295
جب جانور بھاگ جائے تو اس وقت کی دعا 295
زخمی ہونے کے وقت کی دعا 295
اسلام قبول کرنے پر نو مسلم کو سکھائی جانے والی دعا 295
جس پر کسی چیز یا معاملہ کا غلبہ ہو اس وقت کی دعا 296
گناہ سے توبہ کرتے وقت کی دعا 296
غیر مسلم کے سلام کرنے پر جواب کا طریقہ 296
اولاد کے بالغ ہو جانے اور شادی ہو جانے کے بعد اسے اپنے سامنے بیٹھا کر پڑھنے کی دعا 296
اذان کا جواب دینے کے بعد کی دعا 296
دعائے وسیلہ 197
جب کوئی مسلمان کا سلام پہنچائے تو اس وقت کی دعا 298
اگر دو مسلمان سلام پہنچائیں تو اس وقت کی دعا 298
اگر دو سے زیادہ مسلمان سلام کہلوائیں تو اس وقت کی دعا 298
جب کسی کو ایسی چیز کے ساتھ بشارت دی جائے جو اسے خوش کرے تو اس

Marfat.com

وقت کی دعا 298
اپنی یا کسی دوسرے کی ذات یا مال میں جب ایسی چیز دیکھے جو اسے پسند آئے تو اس وقت کی دعا 298
اپنے مال (رزق حلال) میں زیادتی کی دعا 298
اسلامی بھائی سے اظہار محبت کی دعا 299
اظہار محبت کرنے پر جواب دینے کی دعا 299
حرص کے خاتمہ کی دعا 299
ایمان پر خاتمہ کی دعا 299
کسی کے گھر میں داخلہ کی اجازت لینے کی دعا 299
تکبر سے دوری کی دعا 300
رحمت الٰہی اور قرب الٰہی کی زیادتی کے لیے دعا 300
اپنے اور اپنے اہل کے لیے برکت لانے والی دعا 300
بیٹا جب اپنے والد کا سلام کسی کو پہنچائے تو اس وقت کی دعا 300
ایک مقام پر اگر مسلم اور غیر مسلم ہوں تو اس وقت کی دعا 300
مکتوب میں سلام پڑھ کر سلام کا جواب دینے کا طریقہ 300
دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے بچنے کی دعا 300
عذاب قبر اور فتنوں کے شر سے پناہ کی دعا 300
جب کوئی نکاح کی خبر دے تو سامنے والا یہ دعا دے 300
دلہن کو دیکھ کر اس وقت عورتوں کے لئے پڑھنے کی دعا 300
جس دل میں خوف خدا نہ ہو اس دل سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہنے کی دعا 302
کھانا سامنے آتے وقت کی دعا 302
جل جانے پر پڑھنے کی دعا 302
آنکھوں کی روشنی میں اضافہ کی دعا 302
دعاء مخصوصہ 303
عہد نامہ 303
دعائے حزبُ البَحر کے مصنف کے مختصر حالات 303
حِزبُ البَحر 304
دعائے عاشورہ کے طفیل ایک سال تک زندگی کا بیمہ 308
دعائے عاشورہ 308
پھر سات بار پڑھے 309
دعا نصف شعبان المعظم 309
دعائے شبِ قدر 310

ہر رات عبادت میں گزارنے کا نسخہ 311
بصورتِ دعاء 311
باب پنجم: احسن الدعاء لآداب الدعاء (مع حاشیہ) ذیل المدعا 312
لاحسن الدعاء کی تسہیل وتلخیص 312
دعاء کے آداب وقبولیت 312
دعاء کی شرائط 312
دعا کے ساٹھ آداب 313
محبوب دعاء 329
افضل دعاء 329
بنی آدم کے تمام بچوں کا استغفار 329
دعا کی قبولیّت کے 45 اوقات 338
ستائیسویں رات کو شب قدر 338
قبولیّت دعا کے 44 مقامات، جہاں پر دعائیں مقبول ہیں 343
بائیس اسمِ اعظم وکلماتِ قبولیّت 348
آیتِ کریمہ اِسمِ اَعظم ہے 348
اِسمِ اَعظم سورۂ بقرہ اور آلِ عمران مین 349
اِسمِ اَعظم سورۂ طٰہٰ میں 350
اسم اعظم کے الفاظ والی دعائیں 350
جب کوئی حاجت پیش آئے (اس دعاء میں اسم اعظم ہے) 354
قبولیّتِ دعا سے روکنے والے (15) افعال 355
دعاء چند اسباب سے رَدّ ہوتی ہے 355
15 وہ باتیں، جن کی دعاء کرنا منع ہے 362
لغو اور بے فائدہ دعا نہ کرے 364
گناہ کی دعا نہ کرے 364
قطع رحمی کی دعا نہ کرے 364
ربّ تعالیٰ سے حقیر چیز نہ مانگے 364
اپنے مرنے کی دعا نہ کرے 366
کسی کے مرنے اور خرابی کی بد دعا نہ کرے 368
کافر ہو جانے کی بد دعا نہ کرنے 371
کسی مسلمان کو مردود اور ملعون نہ کہو 371
مسلمان پر لعنت کرنے والا خود ملعون ہے 377
مسلمان پر عذاب نازل ہونے کی دعا جائز نہیں 380
انیس لوگوں کی دعاء قبول ہوتی ہے 382
تین ایسے اعمال صالحہ جن میں کسی دعا کی حاجت نہیں 385
اول: درود شریف 385
دوم: ذکر اللہ 386
سوم: تلاوت قرآن مجید 387
دعا سے متعلق چند نفیس سوال وجواب
سوال اول 387

Marfat.com

زبان سے دعا دل سے رضا	388	یا محمد ﷺ کی جگہ یا رسول اللہ	
سوال دوم	389	ﷺ کہنا چاہئے	407
سوال سوم	390	نمازِ حاجت کا دوسرا طریقہ	407
تقدیر معلق کی دو اقسام	391	نمازِ حاجت کا تیسرا طریقہ	408
اللہ کے سوا غیروں سے مانگنے کی		نمازِ حاجت کا چوتھا طریقہ	409
مذمت	392	نمازِ حاجت کا پانچواں طریقہ	409
20 شرائط کے ساتھ سوال کرنے کی		نمازِ حاجت کا چھٹا طریقہ	410
اجازت ہے	396	نمازِ حاجت کا ساتواں طریقہ	411
اصل حاجتیں صرف تین ہیں	397	نمازِ حاجت کا آٹھواں طریقہ	411
نمازِ حاجت کے ذریعے ربّ سے		نمازِ حاجت کا نواں طریقہ	413
مانگنا	406	نمازِ حاجت کا دسواں طریقہ	413
نمازِ حاجت کا پہلا طریقہ	406	آخر میں اسمِ اَعظم کے ساتھ دعاء	414

Marfat.com

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

Marfat.com

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ، اَمَّابَعْدُ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کی نظر عنایت کے صدقے وطفیل دعا کے موضوع پر ایک کتاب بنام ''جامع الدعاء'' ترتیب پائی۔ اس میں دعاء کی تعریف، دعاء کی فضیلت واہمیت اور قبولیت دعاء کی شرائط وآداب دعاء، اور ساتھ ہی قرآن کریم ونبیٔ کریم ﷺ کی پیاری ومیٹھی زبان فیض حق ترجمان سے نکلنے والی دعائیں اس کتاب میں جمع کی گئی ہیں۔ ہم یہ دعویٰ تو نہیں کرتے کہ تمام دعائیں اس کتاب میں تحریر کر دی گئی ہیں۔ البتہ اتنی کوشش ضرور کی گئی ہے کہ کوئی دعا رہ نہ جائے اور اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ دعاء کے موضوع سے Related کوئی عنوان باقی نہ رہے۔ اور ساتھ ہی عبادات اور معاملات سے متعلق روزمرہ زندگی میں پڑھی جانے والی دعائیں اس کتاب میں جمع کر دی گئی ہیں۔ پھر بھی قارئین سے گزارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے یا مزید کوئی دعاء سے متعلق احادیث یا دعائیں آپ کے علم (Knowledge) میں ہوں تو ضرور ہمیں مطلع کریں۔

اس کتاب کو پنجتن پاک کی نسبت سے پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب، قرآن کریم کی روشنی میں دعاء کی فضیلت واہمیت، دوسرا باب، حدیث مبارکہ کی روشنی میں دعاء کی فضیلت واہمیت، تیسرا باب، احادیثِ کریمہ سے ماخوذ دعاءِ عبادات، چوتھا باب، احادیثِ کریمہ سے ماخوذ دعاءِ معاملات، پانچواں باب، دعاء کے آداب اور قبولیت دعاء کی شرائط پر مشتمل ہے۔ جو کہ ''احسن الدعاء لآداب الدعاء'' مع حاشیہ ''ذیل المدعا لاحسن

Marfat.com

الدعاء) کی تسہیل و تلخیص ہے۔

ربّ تعالیٰ کے حضور دعاء ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم، رؤف رحیم ﷺ کے صدقے اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ہمارے لئے صدقۂ جاریہ اور باعثِ نجات بنائے۔ (آمین)

دعا کا طالب

ابو رضا محمد راشد القادری بن محمد حیات القادری

بابِ اوّل

جزء (الف)

دعا کی لغوی واصطلاحی

تعریفات

Marfat.com

دعاء کی لغوی تعریف

امام راغب اصفہانی ''المفردات''صفحہ ۱۷۶ پر فرماتے ہیں:

دعاء نداء کی طرح ہے، (فرق صرف اتنا ہے کہ) نداء ''یَا'' ''اَیَا'' اور اسی طرح کے دوسرے لفظوں کے ساتھ کی جاتی ہے جبکہ اسم کی طرف مضاف نہ ہو۔

اور دعاء اسم کے ساتھ کی جاتی ہے، جیسے یَا فُلانُ

دعاء اور نداء ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پارہ ۲ سورۂ بقرہ، آیت ۱۷۷ میں ہے:

كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً

اور کبھی تسمیہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پارہ ۱۸ سورۂ نور آیت ۶۳ میں ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

اور کبھی سوال اور استغاثہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں جیسا کہ پارہ ۱ سورۂ بقرہ، آیت ۶۸ میں ہے:

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

فیروز اللغات میں ہے: دعاء کے لغوی معنی: نداء کرنا، پکارنا، رغبت کرنا، مدد طلب کرنا۔

اصطلاحی معنی

چھوٹے کا اپنے بڑے سے اظہار عجز (عاجزی وانکساری) کے ساتھ مانگنا دعا کہلاتا ہے۔

اصطلاحِ شریعت میں: اپنے مالکِ حقیقی عزّوجلّ سے مانگنا دعاء کہلاتا ہے۔

دعاء ورضاء کی تعریف

زبان سے مانگنا دعاء کہلاتا ہے۔

Marfat.com

ہر حال میں دل سے مطمئن رہنا رضاء کہلاتا ہے۔

بعض علماء کرام علیہم الرحمۃ دعاء کو افضل کہتے ہیں بعض رضاء بالقضاء (فیصلۂ خداوندی پر راضی رہنا) کو افضل کہتے ہیں۔

دعاء و رضاء دونوں پر عمل کرنے کا طریقہ

بہترین طریقہ یہ ہے کہ زبان سے دعا مانگے اور دل میں رضا رکھے کہ اگر دعا قبول نہ ہو تو ملال (رنج و غم) نہ ہو، اس صورت میں دعاء اور رضاء دونوں پر عمل ہوگا۔

بعض علماء کرام علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عام حالت میں دعاء مانگنا بہتر ہے کہ اس میں بندگی کا اظہار ہے اسی لئے تمام انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً حضور سیّد الانبیاء ﷺ نے دعائیں مانگی ہیں۔ (جیسا کہ حصّہ قرآن کریم اور حصّہ احادیثِ مبارکہ میں موجود ہے۔) مگر بوقت امتحان رضاء بالقضاء (فیصلۂ خداوندی پر راضی رہنا) افضل ہے اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نارِ نمرود میں جاتے وقت دعاء نہ مانگی بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے عرض کرنے پر فرمایا:

كَفَانِيْ عَنْ سُؤَالِيْ عِلْمُهٗ بِحَالِيْ

(سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے)۔

(مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۰، ملخصاً)

Marfat.com

بابِ اوّل

جزء (ب)

قرآنِ کریم کی روشنی میں دعا کی فضیلت واہمیت

Marfat.com

فضائلِ دُعاء

درود شریف کی فضیلت

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا، جب تک تو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے''۔ (سنن الترمذی ج ۲ ص ۲۹ حدیث ۴۸۶)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا (کہ) درود دعاء کی قبولیت، بلکہ بارگاہ الٰہی میں پیش ہونے کا ذریعہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲، ص ۱۰۸)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر دعاء سے پہلے درود کا لازماً معمول بنائیں تا کہ دعا کی کماحقہٗ برکات وثمرات نصیب ہوں۔

قرآن مجید میں دعاء کی اہمیت

قبولیت دعاء کا وعدہ

(۱) سورۂ بقرہ آیت ۱۸۶ میں ہے:

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝۱۸۶

''اور اے محبوب! جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انھیں چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں''۔

تفسیر خزائن العرفان میں صدر الافاضل حضرت علّامہ مولانا سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دعا عرضِ حاجت ہے اور اجابت یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے

کی دعاء پر لَبَّیْكَ عَبْدِیْ فرماتا ہے مراد عطا فرمانا دوسری چیز ہے وہ بھی کبھی اس کے کرم سے فی الفور ہوتی ہے کبھی بمقتضائے حکمت کسی تاخیر سے، کبھی بندے کی حاجت دنیا میں روا فرمائی جاتی ہے، کبھی آخرت میں، کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے کبھی بندہ محبوب ہوتا ہے اس کی حاجت روائی میں اس لئے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دعا میں مشغول رہے۔ کبھی دعا کرنے والے میں صدق و اخلاص وغیرہ شرائط قبول نہیں ہوتیں اسی لئے اللہ کے نیک اور مقبول بندوں سے دعا کرائی جاتی ہے۔

(۲) سورۂ مؤمن (غافر) آیت ۶۰ میں ہے:

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾

''اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنّم میں جائیں گے ذلیل ہوکر۔ (کنزالایمان)

قبولیت دعاء کی شرائط

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لئے چند شرطیں ہیں: ایک دعا میں اخلاص، دوسرے یہ ہے کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو، تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امرِ ممنوع پر مشتمل نہ ہو، چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتا ہو، پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔ آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآنِ کریم میں دعا بمعنٰی عبادت بہت جگہ وارد ہے۔ حدیث شریف میں ہے: اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (ابو داؤد و ترمذی) اس تقدیر پر آیت کے معنٰی یہ ہوں گے کہ ''تم میری عبادت کرو میں تمہیں

Marfat.com

ثواب دوں گا''۔

اللہ پریشان حال کی پریشانی دور کرتا ہے

(۳) سورۂ نمل آیت ۶۲ پارہ ۲۰ میں ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ

ترجمہ: یا وہ لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی۔

یعنی اللہ تبارک وتعالی دعاء کرنے والے کی حاجتوں کو پورا فرماتا ہے۔

گڑگڑا کر اور عاجزی سے دعا کا حکم خداوندی

(۴) سورۂ اعراف آیت ۵۵ میں ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ

''اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں صدر الافاضل حضرت علّامہ مولانا سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دعا اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخلِ عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز ومُحتاج اور اپنے پروردگار کو حقیقی قادر وحاجت رَوا اعتِقاد کرتا ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں وارِد ہوا ''اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ'' تَضَرُّع سے اظہارِ عجز وخُشوع مراد ہے اور ادب دعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو۔ حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے ستّر درجہ زیادہ افضل ہے۔

شرعی مسئلہ کی وضاحت

اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اِخفاء، بعض کہتے ہیں کہ اِخفاء افضل ہے کیونکہ وہ رِیا سے بہت دور ہے، بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لئے کہ اس سے دوسروں کو رغبتِ عبادت پیدا ہوتی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر رِیا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اِخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشہ رِیا نہ ہو تو

اظہار افضل ہے۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے، نمازِ فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور زکوٰۃ کا اظہار کر کے دینا ہی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدَقہ وغیرہ ان میں اِخفاء افضل ہے۔ دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے۔

(۵) سورۂ اعراف آیت ۵۶ میں ہے:

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا

''اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے''۔ (کنزالایمان)

یعنی خوف اور امید کی کیفیت کے ساتھ دعاء کرنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔

رات کے وقت رب سے خوف وامید کے ساتھ دعا کرنا

(۶) سورۂ سجدہ آیت ۱۶ میں ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

''ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیے سے کچھ خیرات کرتے ہیں''۔ (کنزالایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: یعنی خوابِ استراحت کے بستروں سے اٹھتے ہیں اور اپنے راحت وآرام کو چھوڑتے ہیں۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہیں یہ تہجُّد ادا کرنے والوں کی حالت کا بیان ہے۔

شانِ نُزول: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جب تک کہ رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ نمازِ عشاء نہ پڑھ لیتے۔

نیکی میں سبقت اور امید وخوف کے ساتھ دعا کرنے والے

(۷) سورۂ انبیاء آیت ۹۰ میں ہے:

Marfat.com

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝۹۰

''بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے تھے''۔ (کنز الایمان)

یعنی انبیاء کرام علیہم السلام نیک کاموں میں جلدی کرنے والے اور امید اور خوف کے ساتھ ربّ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعاء کرنے والے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ان اوصاف جمیلہ کو اپنا کر انبیاء کرام علیہم السلام کی سنّت کو ادا کرنے کا شرف حاصل کریں۔

اگر تکلیف میں دعا کی قبولیت چاہو تو راحت وسکون میں دعا کرو

(۸) سورۂ حم سجدہ آیت ۵۱ پارہ ۲۵ میں ہے:

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝۵۱

''اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو چوڑی دعا والا ہے''۔ (کنز الایمان)

اس کی تفسیر میں خزائن العرفان میں فرمایا: اور اس احسان کا شکر بجا نہیں لاتا اور اس نعمت پر اتراتا ہے اور نعمت دینے والے پروردگار کو بھول جاتا ہے۔ یادِ الٰہی سے تکبّر کرتا ہے۔ کسی قسم کی پریشانی، بیماری یا ناداری وغیرہ جب پیش آتی ہے تو خوب دعائیں کرتا ہے، روتا ہے، گڑگڑاتا ہے اور لگاتار دعائیں مانگے جاتا ہے۔

ترک دعا پر شدید وعید

(۹) پارہ ۷ سورۂ انعام آیت نمبر ۴۳ میں ہے:

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

''تو کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑائے ہوتے لیکن ان کے تو دل سخت ہو گئے''۔ (کنز الایمان)

معلوم ہوا ربّ تعالیٰ سے دعاء نہ کرنا دل سخت ہونے کی علامت ہے۔ اس لئے چاہئے

Marfat.com

کہ جب بھی بندہ مصیبت، پریشانی، آفت و بلاء میں ہوتو ربّ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر خیر و عافیت مانگے۔ کیونکہ اس آیت میں ترک دعاء پر شدید وعید وعذاب کا ذکر ہے۔

دعا میں تمام صحابہ کرام، تابعین اور مسلمان بھائیوں کو شامل کریں

(۱۰) سورۂ حشر آیت ۱۰، پارہ ۲۸ میں ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۰

''اور وہ جو ان (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھے اے رب! ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے''۔ (کنزالایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اس (دعاء) میں قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمان داخل ہیں۔

(ساتھ ہی یہ دعاء بھی فرمائی گئی ہے کہ تمام مؤمنوں، اولیاء کرام اور بالخصوص) اصحابِ رسول اللہ ﷺ کی طرف (سے دل میں کسی قسم کا کینہ، بغض، عناد نہ ہو)

مسئلہ کی وضاحت

تفسیر خزائن العرفان میں صدرالافاضل حضرت علّامہ مولانا سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لئے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے وہ مومنین کی اقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں: مہاجرین، انصار اور ان کے بعد والے جوان کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے، حضرت اُمُّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ

لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا ہے کہ صحابہ کیلئے استغفار کریں، اور کرتے ہیں یہ کہ گالیاں دیتے ہیں۔

جبکہ ان کی شان یہ ہے کہ:

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی
خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی

دعاء کی تلقین فرمانا سنّتِ الٰہی ہے

(۱۱) سورۂ توبہ آیت ۱۰۳، پارہ ۱۱ میں ہے:

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ

''(اے محبوب!) اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: سنّت یہ ہے کہ صدَقہ لینے والا صدَقہ دینے والے کے لئے دعاء کرے اور بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن ابی اَوفی کی حدیث ہے کہ جب کوئی نبی کریم ﷺ کے پاس صدَقہ لاتا تو آپ اس کے حق میں دعا کرتے، میرے باپ نے صدَقہ حاضر کیا تو حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔

مسئلہ کی وضاحت

اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحہ میں جو صدَقہ لینے والے صدَقہ پا کر دعاء کرتے ہیں، یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے دعاء خیر کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے، اور یہ عقیدہ واضح ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاء ہمارے لئے باعثِ برکت اور سکون و اطمینان کا ذریعہ ہے۔

دعاء سنّتِ انبیاء ہے

حضرت زکریّا علیہ السلام کی دعاء کی برکت سے اولاد کا حصول

(۱۲) سورۂ آلِ عمران آیت ۳۸ پارہ ۳ میں ہے:

Marfat.com

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

''یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب! میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا''۔ (کنز الایمان)

یعنی حضرت زکریا علیہ السلام نے بیت المقدس میں محراب کے اندر یہ دعاء فرمائی۔ اس کی اگلی آیت میں آپ کو حضرت یحیٰ علیہ السلام کی خوشخبری سنائی گئی۔

عقیدہ کی وضاحت

حضرت زکریا علیہ السلام نے محراب میں یہ دعاء کیوں فرمائی؟

اس کا جواب تفسیر خزائن العرفان میں یوں دیا گیا: حضرت زکریا علیہ السلام نے جب (حضرت بی بی مریم رضی اللہ عنہا کی اس کرامت کو ملاحظہ فرمایا کہ ان کے محراب میں بے موسم کے پھل موجود ہیں تو فرمایا جو ذات پاک مریم کو بے وقت، بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے بایں خیال آپ نے دعاء فرمائی۔

نوح علیہ السلام کی دعاء کی برکت سے طوفان سے نجات

(۱۳) سورۃ الانبیاء آیت ۷۶ پارہ ۱۷ میں ہے:

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾

''اور نوح کو جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی''۔ (کنز الایمان)

دعاء کی برکت سے حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف دور ہوئی

(۱۴) پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء، آیت ۸۴ میں ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ

''تو ہم نے اسکی دعا سن لی تو ہم نے دور کردی جو تکلیف اسے تھی''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اس طرح کہ حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا، حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہوگئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا، آپ نے بحکمِ الٰہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی۔

دعاء دینا سنّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

(۱۵) سورۂ توبہ آیت ۹۹ پارہ ۱۱ میں ہے:

وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ

''اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں صدقہ لائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لئے خیر و برکت و مغفرت کی دعا فرمائیں، یہی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ تھا۔

مسئلہ کی وضاحت

یہ (آیت) فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے لہذا فاتحہ کو بدعت و ناروا بتانا قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔

دعاء جنّتی لوگوں کی تسبیح ہے

(۱۶) سورۂ یونس آیت ۱۰ پارہ ۱۱ میں ہے:

Marfat.com

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

''ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ! تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ ہے جو رب ہے سارے جہان کا''۔ (کنز الایمان)

تفسیر قرطبی ج ۸ ص ۳۱۳ میں ہے: یعنی اہلِ جنت کی دعاء جنت میں یہ ہوگی کہ وہ کہیں گے اللہ: تجھے پاکی ہے۔ اور بعض نے کہا کہ جب جنتی ارادہ کریں گے کہ وہ کسی شئے کے متعلق پوچھیں تو ان کے کلام کی ابتداء تسبیح سے ہوگی اور اختتام اللہ کی حمد پر ہوگا۔

معلوم ہوا کہ جنّتی لوگ جنّت میں بھی دعا کریں گے اور ان کی دعاء تسبیح وتحمید ہوگی، حتیٰ کہ ان کے کلام کی ابتداء اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسلیم وتنزیہ سے اور اختتام حمد وثناء پر ہوگا۔ اس سے یہ درس بھی ملا کہ ہمیں بھی اپنی دعاؤں کی ابتداء اور اختتام تسبیح وتحمید سے کرنی چاہئے۔

آمین کہنے والا بھی دعاء کرنے والے کی مثل ہے

(۱۷) سورۂ یونس آیت ۸۹ پارہ ۱۱ میں ہے:

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

''فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی تو ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ نہ چلو''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: دعاء کی نسبت حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعاء کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

مسئلہ: یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعاء ہے لہٰذا اس کے لئے اِخفا (آہستگی) ہی مناسب

ہے۔ (مدارک) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا۔ (تو ہمیں بھی دعاء کے قبول ہونے میں تاخیر کی صورت میں ثابت قدم رہنا چاہئے اور مزید اخلاص کے ساتھ دعاء میں زیادتی کرنی چاہئے)

ساتھ ہی ایسے لوگوں کی راہ پر چلنے سے منع فرمایا گیا ہے جو قبولِ دعاء میں دیر ہونے کی حکمت نہیں جانتے۔ (اور گلہ شکوہ کرتے پھرتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں، ایسوں کو غور کرنا چاہئے کہ نہ جانے اس میں کیا حکمت ہو اور جلد بازی سے کام خراب ہو جائے اور مزید اپنے اعمال واحوال کی اصلاح کرنی چاہئے)

اللہ تعالیٰ دعاء کرنے والے کی مانگ سے زیادہ عطا فرماتا ہے

(۱۸) سورۂ شوریٰ آیت ۲۶ پارہ ۲۵ میں ہے:

وَ یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ یَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۝

''اور دعا قبول فرماتا ہے ان کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: یعنی جتنا دعا مانگنے والے نے طلب کیا تھا اس سے زیادہ (اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اپنے فضل وکرم سے) عطا فرماتا ہے۔

نماز کے بعد دعاء کرنے کا حکم

(۱۹) سورۂ انشراح آیت ۷ پارہ ۳۰ میں ہے:

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝

''تو جب تم نماز سے فارغ ہو دعا میں محنت کرو''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: دعا بعد نماز مقبول ہوتی ہے، اس دعا سے مراد آخرِ نماز کی وہ دعا ہے جو نماز کے اندر ہو یا وہ دعا جو سلام کے بعد ہو، اس میں اختلاف ہے۔

فرضوں کے بعد بھی دعاء مانگی جائے

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص فرض نماز کی جماعت کے بعد دعاء کئے بغیر فوراً نفل کے لئے کھڑا ہو گیا:

فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ ، فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهُ ، ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يُهْلَكْ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلاَتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- بَصَرَهُ فَقَالَ أَصَابَ اللهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ (سنن کبریٰ، بیہقی، ج ۲، ص ۱۹۰)

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جلدی سے اٹھے اور اس کے کندھے پکڑ کر ہلائے پھر فرمایا بیٹھ جا، کیونکہ اہل کتاب صرف اسی لئے ہلاک ہوئے کہ ان کی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ تھا، نبی کریم ﷺ نے نگاہ اٹھا کر فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے! اللہ تمہیں مصیب (درست کام کرنے والا) رکھے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بھی فرضوں کے بعد دعاء مانگی جائے اگرچہ مختصر ہی ہو۔ (مراۃ المناجیح، ج ۲ ص ۱۲۴)

برائی کی دعاء نہ کریں

(۲۰) سورۂ اسراء آیت ۱۱ پارہ ۱۵ میں ہے:

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝۱۱

''اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے''۔

(کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور غصہ میں آ کر ان سب کو کوستا رہے اور ان کے لئے بددعائیں کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کی یہ بددعا قبول کر لے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا۔

Marfat.com

لہٰذا بندے کو چاہئے کہ کسی بھی وقت برے کلمات بطور دعاء زبان سے نہ نکالے، اپنے لئے اور نہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے لئے، کہ نہ جانے کونسا وقت قبولیت کا ہو اور بندہ خسارے میں رہ جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کا فضل مانگو

(۲۱) سورۂ نساء آیت ۳۲ پارہ ۵ میں ہے:

وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ

''اور اللہ سے اس کا فضل مانگو''۔ (کنز الایمان)

وضاحت

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کہ اللہ تعالیٰ مانگنے کو پسند فرماتا ہے۔ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۶۵)

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو عدل نہ مانگو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے عدل وہ ہے جو کام کے عوض دیا جائے فضل وہ ہے جو بلا معاوضہ محض مہربانی سے دیا جائے اگر ربّ تعالیٰ عدل فرمائے تو ہم گنہگار بڑی سزا کے مستحق ہیں فضل فرمائے اور بخش دے تو اس کی مہربانی ہے۔ (مزید وضاحت اس کتاب کے باب دوم میں دیکھئے)

فرشتوں کا مؤمنوں کے لئے دعائے مغفرت فرمانا

(۲۲) سورۂ شوریٰ آیت ۵ پارہ ۲۵ میں ہے:

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ

''فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: یعنی (فرشتے) ایمان داروں کے لئے (دعائے

Marfat.com

مغفرت کرتے ہیں) کیونکہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ ملائکہ ان کے لئے استغفار کریں ، یہ ہوسکتا ہے کہ کافروں کے لئے یہ دعا کریں کہ انہیں ایمان دے کر ان کی مغفرت فرما۔

کافر کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں

(۲۳) سورۂ توبہ آیت ۱۱۳ پارہ ۱۱ میں ہے:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾

''نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اس آیت کے شانِ نزول میں مفسّرین کے چند قول ہیں (جن میں سے ایک یہ ہے) نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازِل فرما کر ممانعت فرمادی۔

یعنی اس آیت مبارک کے نازل ہونے کے بعد اب کسی کو شرعاً یہ اجازت نہیں کہ کافر و مشرک کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

(۲۴) سورۂ توبہ آیت ۱۱۴ پارہ ۱۱ میں ہے:

وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۚ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

''اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا بیشک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنے والا متحمل ہے''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اس سے یا تو وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر (جو حقیقت میں چچا تھا اس) سے کیا تھا کہ میں اپنے ربّ سے تیری مغفرت

Marfat.com

کی دُعا کروں گا یا وہ وعدہ مراد ہے جو آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسلام لانے کا کیا تھا۔ شانِ نُزول: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازِل ہوئی (سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ) تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت کررہا ہے باوجود یکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے کہا تو مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے، اس نے کہا کیا ابراہیم علیہ السلام نے آزر کے لئے دعا نہ کی تھی وہ بھی تو مشرک تھا۔ یہ واقعہ میں نے سیدِ عالم ﷺ سے ذکر کیا۔ اس پر یہ آیت نازِل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا استِغفار بہ امیدِ اسلام تھا جس کا آزر آپ سے وعدہ کر چکا تھا اور آپ آزر سے استِغفار کا وعدہ کر چکے تھے جب وہ امید منقطع ہوگئی تو آپ نے اس سے اپنا علاقہ قطع کر دیا۔

معلوم ہوا کہ کافروں، مشرکوں، مرتدوں اور بدمذہبوں کے کفر پر مرنے کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا حرام ہے۔

حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

واللہِ، لأَسْتَغْفِرَنَّ لك، ما لم أُنْهَ عنك، فأنزل الله عزوجل

بخاری و مسلم میں مذکور ہے کہ مذکورہ آیت کے نزول کا سبب رسول اللہ ﷺ کا ابو طالب کے بارے میں یہ فرمانا ہے کہ ''میں تمہارے لیے اس وقت تک بخشش طلب کرتا رہوں گا جب تک مجھے میرے رب کی جانب سے منع نہ کیا جائے''۔

علامہ شہاب الدین قرآفی مالکی تصریح کرتے ہیں کہ کفار کے لیے دعائے مغفرت کفر ہے، کہ آیہ کریمہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ

''اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے''۔ (پارہ ۵، سورۂ نساء، آیت ۱۱۶) میں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کے فرمان کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اس نے تو فرمادیا کہ وہ مشرکین کو نہیں بخشے گا اور یہ چاہتا ہے کہ ان کی بخشش ہوجائے)

Marfat.com

اگر کفار ومشرکین کی بخشش ونجات کو شرعاً جائز سمجھتا ہے تو یہ آیات قرآنیہ کے انکار و تکذیب کے سبب کھلا کفر ہے اور اگر شرعاً ان کی مغفرت ونجات کو جائز نہ سمجھتے ہوئے ان کے لیے بخشش کی دعا کرتا ہے تو یہ کفر نہیں البتہ شدید حرام وسخت کبیرہ گناہ ہے اور اس سے تجدید ایمان ونکاح دونوں لازم ہیں کہ اس سے انکار لازم آتا ہے۔

کافروں کو آخرت میں دعاء بھی فائدہ نہ دے گی

(۲۵) سورۂ مؤمن آیت ۴۹ پارہ ۲۴ میں ہے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾

''اور جو آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے بولے اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا کردے''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: یعنی (وہ دعاء کا مطالبہ کریں گے کہ ہم پر) دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔

اس کے جواب میں داروغۂ جہنم فرمائیں گے جو قرآن کریم میں اسی سورت کی اگلی آیت میں ذکر کیا گیا ہے:

(۲۶) سورۂ مؤمن آیت ۵۰ پارہ ۲۴ میں ہے:

قَالُوْا اَفَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾

''تمہیں دعا کرو اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ہم کافر کے حق میں دعا نہ کریں گے اور تمہارا دعاء کرنا بھی بیکار ہے۔

کافر کے لئے ایصال ثواب کا ارادہ بھی کفر ہے

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن قرآن کریم سے مفہوم اخذ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قبر کافر کی زیارت حرام ہے اور اسے ایصال ثواب کا قصد کفر،

Marfat.com

قال اللہ تعالیٰ ولا تقم علیٰ قبرہ وقال تعالیٰ ومالہ فی الاٰخرۃ من خلاق وقال تعالیٰ ان اللہ حرمھا علی الکافرین۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی قبر پر کھڑے بھی نہ ہونا۔ اور فرمایا: اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور فرمایا: بیشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۹ ص ۵۳۵)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے کفّار فتح کی دعاء مانگا کرتے تھے

(۲۷) سورۂ بقرہ آیت ۸۹ پارہ اوّل میں ہے:

وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

''اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: شانِ نُزول: سیدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نُزول سے قبل یہود اپنی حاجات کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

یارب! ہمیں نبی امّی کے صدقہ میں فتح ونصرت عطا فرما۔

عقائد کی وضاحت

مسئلہ (۱): اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق (یعنی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم الرحمۃ) کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے۔

(۲) یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل جہاں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا شہرہ تھا۔

Marfat.com

(۳) اُس وقت بھی (یعنی آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل بھی) حضور ﷺ کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔

انبیاء کرام علیہم السلام اور استغفار (دعائے مغفرت) کے سبب عذاب نہیں آتا

(۲۸) سورۂ انفال آیت ۳۳ پارہ ۹ میں ہے:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

''اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہوں''۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: کیونکہ (حضور ﷺ) رحمۃ لِلعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں اور سنّتِ الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کا نبی موجود ہو ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہو جائیں اور کوئی زندہ نہ بچے۔

یہ بھی سے ثابت ہوا کہ استغفار (مغفرت طلب کرنا) عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمّت کے لئے دو امانیں اتاریں، ایک میرا ان میں تشریف فرما ہونا، دوسرا ان کا استغفار کرنا۔

دعائے مغفرت کے لئے دِلِ مصطفی ﷺ کا انتخاب

(۲۹) پ ۵، سورۂ نساء آیت ۶۴ میں ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں''۔ (کنز الایمان)

Marfat.com

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار برآری (کام بنادینے) کا ذریعہ ہے سیّدِ عالم ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضہء اقدس پر حاضر ہوا اور روضہ شریفہ کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! جو آپ نے فرمایا ہم نے سُنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا ہوں تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرایئے اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کر دی گئی۔ اس سے چند مسائل معلوم ہوئے:۔

عقائد کی وضاحت

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لئے اُس کے مقبولوں (یعنی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم الرحمۃ) کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔

مسئلہ: قبر پر حاجت کے لئے جانا بھی جَآءُوْكَ میں داخل اور خیرُ القرون کا معمول ہے۔

مسئلہ: بعد وفات مقبولانِ حق کو (یا) کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: مقبولانِ حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مغفرت اور بخشش کے حُصول کا ایک طریقہ سکھایا ہے۔ چنانچہ

ارشاد فرمایا کہ اگر آپ ﷺ کے امتی دنیا بھر کے قصور کر کے اور اپنی جانوں پر طرح طرح کے ظلم کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا چاہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ پہلے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں اور وہاں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں نیز یہ کہ اللہ کے حبیب مکرم ﷺ بھی اُن کے حق میں سفارش کے دو بول، بول دیں تو پھر یقیناً اللہ عزّوجل کی رحمت کا دریا جوش میں آئے گا، گُناہ دُھل جائیں گے اور مغفرت مِل جائے گی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضری کی یہ برکت فقط آپ کی ظاہری

Marfat.com

زندگی تک ہی محدود نہ تھی بلکہ جَآءُوکَ کا ارشاد قیامت تک ہے۔ اگر کوئی اُمتی روضہ انور پر حاضر ہونے کی ہمت نہیں رکھتا تو کہیں سے بھی متوجہ ہو کر ہدیہ درود و سلام پیش کر کے عرض کر دے کیونکہ

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہے اُسے نواز دے یہ در حبیب کی بات ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے وصال مُبارک کے تین روز بعد ایک اعرابی مدینہ آیا اور حضور ﷺ کے مزار انور پر گر پڑا اور آپ کی قبر انور کی مٹی کو اپنے سر پر ڈالا اور یوں عرض گزار ہوا۔

یارسول اللہ ﷺ ! آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہم نے سنا اور جو کچھ آپ ﷺ نے اپنے رب سے سیکھا وہ ہم نے آپ سے سیکھا اور اسی میں یہ آیت بھی تھی کہ (وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا) میں نے اپنی جان پر بڑے ظلم کئے ہیں اب آپکی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں تا کہ یہاں حاضر ہو کر رب تعالیٰ سے مغفرت مانگوں اے سراپا شفقت و رحمت ! آپ بھی میری مغفرت کے لئے رب سے سفارش اور دُعا فرمایئے چنانچہ حضور ﷺ کی قبر انور سے آواز آئی ''تجھے بخش دیا گیا'' اس حدیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوبان خدا کا وسیلہ اختیار کرنا سنت صحابہ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی قبر پر جانا اور اپنی حاجت انکی بارگاہ میں پیش کرنا سنت صحابہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو وصال کے بعد یارسول اللہ کہہ کر نداء دینا بھی سنت صحابہ ہے۔

منافق دربارِ مصطفی ﷺ میں دعاء مغفرت کیلئے بھی حاضر نہیں ہوتا

(۳۰) پارہ ۲۸ سورۂ منافقون، آیت ۵ میں ہے:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ

''اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر

Marfat.com

گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں''۔ (کنز الایمان)

وضاحت

تفسیر خزائن العرفان میں اس کا شانِ نزول یہ ہے: ابنِ اُبی منافق نے حضور سیّدِ عالَم ﷺ کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جوٹھا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں، اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں، اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سیّدِ عالَم ﷺ کے سرِ مبارک پر معراج کا تاج ہے، حضرت رحمٰن نے انہیں عزّت وقوّت دی ہے، ابنِ اُبی کہنے لگا چپ! میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا، زید بن ارقم نے یہ خبر حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچائی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابنِ اُبی کے قتل کی اجازت چاہی، سیّدِ عالَم ﷺ نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، حضورِ انور ﷺ نے ابنِ اُبی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں؟ وہ مُکَر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا، اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے، وہ عرض کرنے لگے کہ ابنِ اُبی بوڑھا بڑا شخص ہے، یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے، زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا اور بات یاد نہ رہی ہو، پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابنِ اُبی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیّدِ عالَم ﷺ سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوٰۃ دے تو میں نے زکوۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

معلوم ہوا منافق لوگ حضورِ انور ﷺ کے دربار میں حاضر ہونے سے کتراتے تھے، اور حضورِ اکرم ﷺ کی شفاعت کے قائل نہیں تھے۔ حتیٰ کہ اپنے حق میں بھی حضور پرنور ﷺ سے دعاء کروانے میں عار محسوس کرتے تھے۔

باب دُوم

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں دعا کی فضیلت و اہمیت

(۱) دعاء عبادت ہے

قال رسول اللہ ﷺ إنّ الدُّعاءَ هُوَ العبادة ثمّ قرأ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: بے شک دعاء عبادت ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(تفسیر طبری، ج ۳ ص ۴۸۵)

اس حدیث مبارک کی شرح میں حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا بھی عبادت ہے کہ اس میں اپنی بندگی اور ربّ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار و اظہار ہے، یہ ہی عبادت ہے لہٰذا اس پر ثواب ملے گا اور اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی بندے سے کچھ مانگنا گویا اس کی عبادت ہے، یہ شرک ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ سے مانگنا، حاکم سے، حکیم سے، مالداروں سے کچھ مانگنا نہ یہ اصطلاحی دعا ہے اور نہ کفر و شرک ہے۔ کیونکہ بندے بندوں سے دارو دوا و دعا مانگا ہی کرتے ہیں۔ غرضیکہ دعاء شرعی اور ہے اور دعاء لغوی کچھ اور جیسے صلوٰۃ شرعی اور ہے یعنی نماز، صلوٰۃ لغوی کچھ اور نزول رحمت، دعاء رحمت وغیرہ۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے اقیموا الصّلوٰۃ یہاں صلوٰۃ شرعی مراد ہے اور صلّوا علیہ میں صلوٰۃ لغوی مراد ہے یا یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے دعا مانگنا ربّ تعالیٰ کی عبادت ہے نہ کہ ان بندوں کی جیسے کعبہ کی طرف سجدہ کرنا رب تعالیٰ کی عبادت ہے نہ کہ کعبہ کی۔ بہرحال یہ حدیث وہابیوں کی دلیل نہیں ہوسکتی۔

اس کے بعد جو آیت تلاوت فرمائی وہ شہادت کے طور پر پیش فرمائی کہ جیسے ربّ تعالیٰ نے نماز روزے کا حکم دیا ہے ویسے ہی دعاء کا حکم ہے اور اس پر قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے۔ قبولیت دعاء کی تین صورتیں ہیں، مدعیٰ پورا کردینا، کوئی آفت ٹال دینا، درجات بڑھا دینا وغیرہ۔ اس کے بعد ربّ تعالیٰ ارشاد فرمارہا ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ۔ دعا

Marfat.com

کے بعد عبادت کا ذکر فرمانے سے معلوم ہوا کہ دعاء عبادت ہے، خیال رہے کہ دعاء مانگنا اکثر مستحب ہے واجب نہیں لہٰذا آیت کی وعید اس کے لئے ہے جو تکبر سے دعاء نہ مانگے کہ یہ کفر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۹۴)

(۲) دعاء عبادت کا مغز ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ

دعا عبادت کا مغز ہے۔ (سنن ترمذی جلد ۵، صفحہ ۳۴۲، حدیث ۲۸۳۳)

اس حدیث مبارک کی شرح میں حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: دعا عبادت کا رکن اعلیٰ ہے جیسے مغز کے بغیر ہڈی کی، گودے کے بغیر چھلکے کی کوئی قدر نہیں ایسے ہی دعا سے خالی عبادت کی کوئی قدر نہیں، ربّ تعالیٰ مانگنے کو پسند فرماتا ہے جیسے حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: اَلْحَجُّ عَرَفَۃٌ۔ حج عرفہ کا نام ہے یعنی عرفات کا قیام حج کا رکن اعلیٰ ہے عبادت نام ہے اپنی انتہائی عاجزی، ربّ تعالیٰ کی انتہائی عظمت کے اظہار کا۔ دعا میں یہ دونوں چیزیں اعلیٰ طریقہ سے موجود ہیں کہ اس میں بندہ اقرار کرتا ہے کہ میں کچھ نہیں تو کریم ہے، غنی ہے اس لئے تیرے دروازہ پر ہاتھ پھیلائے آیا ہوں۔

(۳) اللہ کے نزدیک سب سے گراں قدر شئے دعاء ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لیس شیٌ أکرم علی اللہ تعالیٰ من الدعاء

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں دعاء سے بڑھ کر کوئی چیز گرامی (مکرّم و محترم) نہیں۔ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۴۵۵)

اس حدیث مبارک کی شرح میں حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ربّ تعالیٰ خود فرماتا ہے: قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآؤُکُمْ (سورۂ فرقان، آیت ۷۷ پارہ ۱۹)

اگر تمہاری دعائیں نہ ہوں تو ربّ تعالیٰ تمہاری پروا بھی نہ کرے۔ معلوم ہوا کہ اگر ہماری بارگاہ الٰہی میں کچھ قدر و منزلت ہے تو دعاؤں کی برکت سے ہے، دعا میں ساری

عبادات بھی شامل ہیں (اسی لئے اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دعاؤ کم کا ترجمہ عبادت، پوجنا کیا ہے) کہ وہ بھی بالواسطہ دعائیں ہیں۔ لہٰذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ" (بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے) کہ دعا بھی تقوی کا رکن ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۵)

(۴) دعاء کی کثرت کا حکم

رسول اللہ ﷺ کا فرمان کفایت نشان ہے:

اَکْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِیَةِ (المستدرک علی الصحیحین، ج ۱ ص ۵۲۹)

دعاء میں خیر و عافیت کی کثرت کیا کرو۔

(۵) کثرتِ دعاء اور اس کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان روایات میں فرمایا جو آپ اپنے ربّ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اے میرے بندو! کسی پر ظلم کرنا میں نے اپنی ذات پر حرام فرمالیا ہے اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا بھی حرام کر دیا ہے۔ لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا۔

اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں۔ تو تم مجھ سے ہدایت مانگا کرو، میں تمہیں ہدایت دے دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو بجز اس کے جسے میں روزی دوں۔ سو مجھ سے روزی کا سوال کیا کرو، میں تمہیں روزی دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں۔ لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگا کرو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔

اے میرے بندو! تم سب خطا کار ہو، دن رات خطائیں کرتے ہو اور میں سب گناہ بخشتا رہتا ہوں۔ تم مجھ سے گناہوں کی معافی مانگتے رہو، میں تمہاری مغفرت فرماتا رہوں گا۔

اے میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانے کے قابل نہیں ہو سکتے کہ مجھے کوئی نقصان

Marfat.com

پہنچا سکو اور نہ مجھے نفع پہنچانے کی صلاحیت حاصل کر سکتے ہو کہ مجھے کوئی نفع پہنچاؤ۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے اور تمہارے انسان و جن کسی سب سے بڑے پرہیز گار کے دل پر جمع ہو جائیں (یعنی سب ہی اس جیسے نیک و پرہیز گار بن جائیں) تو تمہارا یہ جمع ہونا میری بادشاہی میں کچھ اضافہ نہیں کرے گا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے اور تمہارے انسان و جن تمہارے کسی سب سے بڑے بدکار کے دل پر جمع ہو جائیں تو تمہاری یہ متفقہ بدکاری میرے مُلک میں کوئی کمی نہیں کر سکے گی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے اور انسان و جن کسی میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے بھیک مانگیں اور میں ہر مانگنے والے کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میرے خزانے میں اتنی کمی بھی واقع نہیں ہوگی جتنی کمی سوئی سمندر کے پانی میں ڈبونے سے ہوتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں شمار کر کے رکھ رہا ہوں پھر (روز قیامت) تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ لہٰذا جو کوئی نیکی کا کام پالے، اسے اللہ کی حمد کرنی چاہئے۔ اور جو اس کے سوا (گناہ) پائے تو اسے صرف اپنے ہی نفس کو ملامت کرنی چاہئے۔ (الترغیب والترہیب، ج ا ص ۶۵۶ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

(۶) آخرت میں دعاء کی برکتیں و بہاریں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضور اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک مؤمن بندے کو بلائے گا حتیٰ کہ اسے اپنے سامنے کھڑا کر کے ارشاد فرمائے گا: اے میرے بندے! میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ مجھ سے دعا کر اور وعدہ فرمایا تھا کہ تیری دعا قبول کروں گا۔ کیا تو مجھ سے دنیا میں دعا کرتا تھا؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بے شک تو نے ایسی کوئی دعا نہیں کی جو میں نے قبول نہ فرمائی ہو، کیا تو نے فلاں فلاں روز مجھ سے یہ دعا نہ کی تھی میں تیرا غم دور فرما دوں جو تجھ پر آن پڑا تھا، تو میں نے اسے دور فرما دیا تھا۔ یہ عرض کرے گا:

Marfat.com

ہاں میرے ربّ! (بالکل ایسا ہی ہوا تھا) فرمائے گا: میں نے تیری وہ دعا دنیا میں قبول فرما لی تھی اور تو نے فلاں فلاں روز مجھ سے دعا کی تھی کہ میں تیرا غم دور کردوں جو تجھے پیش آیا تھا تو تُو نے اس غم سے چھٹکارا نہیں پایا تھا، یہ عرض کرے گا: اے میرے پالنے والے! ہاں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں نے اس کے بدلے تیرے لئے فلاں فلاں نعمت جنّت میں ذخیرہ کردی۔ تو نے فلاں فلاں دن مجھ سے اپنی کسی حاجت کے پورا ہونے کی دعا کی تھی تو میں نے اسے پورا فرمادیا تھا۔ بندہ عرض گزار ہوگا: ہاں میرے مالک: اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں ہی اس کی قبولیت ظاہر فرمادی تھی اور تو نے فلاں فلاں دن مجھ سے اپنی کسی اور حاجت برآری کے لئے دعاء کی تھی تو تُو نے اسے پورا ہوتے نہ دیکھا تھا؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں میرے مولا! ربّ تعالیٰ فرمائے گا: اس کے عوض میں نے جنت میں فلاں فلاں چیز تیرے واسطے جمع فرمادی ہے۔ جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ مؤمن نے جو جو بھی دنیا میں دعا کی ہوگی اللہ تبارک وتعالیٰ کوئی باقی نہ چھوڑے گا بلکہ سب کے بارے میں ارشاد فرمائے گا کہ یا تو اس نے اسے دنیا میں ہی پورا فرمادیا تھا یا اسے اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ بنادیا تھا۔ سرورِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (آخرت میں دعاؤں کا ذخیرہ دیکھ کر) بندہ مؤمن اس جگہ کہے گا: کاش! دنیا میں اس کی کوئی دعا قبول نہ فرمائی گئی ہوتی۔ (سب کا بدلہ آج یہاں پاتا)

(الترغیب والترہیب، ج ۱ ص ۶۵۷ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

(۷) دعا دافع البلایاء (یعنی بلاؤں کو دور کرتی ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا!

اَلدُّعَائُ یَرُدُّ الْبَلَاءَ (کنز العمال، ج ۲ ص ۶۳)

دعاء بلاؤں کو ہٹاتی ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ

(سنن ترمذی، ج ۵ ص ۴۵۵)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قضاء کو دعاء کے سوا کوئی چیز نہیں لوٹاتی اور نیک سلوک کے سوا کوئی چیز عمر نہیں بڑھاتی۔

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: دعاء کی برکت سے آتی بلاٹل جاتی ہے۔ "دعائے درویشاں رد بلا" قضاء سے مراد تقدیر معلق ہے یا معلق مشابہ بالمبرم کہ ان دونوں میں تبدیلی، ترمیم ہوتی رہتی ہے تقدیر مبرم کسی طرح نہیں ٹلتی لہٰذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں۔

سورۂ اعراف آیت ۳۴ اور پارہ ۸ میں ہے:

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی نہ پیچھے ہوگا نہ آگے۔

کہا جاتا ہے کہ بخار آ گیا تھا دوا سے اتر گیا دوا نے تقدیر مبرم کو نہیں بدل دیا بلکہ اس کے اثر سے چڑھا ہوا بخار اتر گیا تقدیر میں یہ لکھا تھا کہ اسے بخار آئے گا اگر فلاں دوا کرے گا تو اتر جائے گا اس کے اور بھی معنی کئے گئے ہیں مگر یہ توجیہہ بہتر ہے۔ مزید حدیث شریف میں فرمایا نیک سلوک کے سواء کوئی چیز عمر نہیں بڑھاتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں سے خصوصاً ماں باپ اہل قرابت سے اچھا سلوک کرنا عمر بڑھاتا ہے اس کی بھی وہی صورت ہے جو پہلے ذکر کی گئی ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ (سورۂ فاطر آیت ۱۱)

اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب میں ہے۔

معلوم ہوا کہ عمر میں کمی وزیادتی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ (سورۂ رعد، آیت ۳۹)

اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔

معلوم ہوا کہ تقدیر میں محو و اثبات ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ایک ہے اللہ کا علم، ایک ہے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا علم خواہ تحریر سے ہو یا بغیر تحریر، ان دونوں کا نام تقدیر ہی ہے مگر پہلی تقدیر میں تبدیلی قطعاً ناممکن ہے دوسری تقدیر میں تبدیلی ممکن بلکہ واقع ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر آدم علیہ السلام کی دعاء سے ساٹھ سال سے سو سال ہوگئی۔ مزید تفصیل کے لئے تفسیر نعیمی جلد سوم کا مطالعہ فرمائیں۔

(مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۵)

(۸) دعاء تقدیر کو بدل دیتی ہے

اَلدُّعَاءُ یَرُدُّ الْقَدْرَ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۶ ص ۱۰۹)

دعاء تقدیر (قضاء معلق) کو بدل دیتی ہے۔

تقدیر سے مراد تقدیر معلق ہے یا معلق مشابہ بالمبرم کہ ان دونوں میں تبدیلی و ترمیم ہوتی رہتی ہے تقدیر مبرم کسی طرح نہیں ٹلتی۔ جیسا کہ گذشتہ حدیث میں ہم سمجھ چکے ہیں۔

(۹) دعاء کو مضبوط پکڑ لو

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۵۲)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعاء نازل شدہ آفت میں بھی نفع دینے والی ہے اور اس بلاء میں بھی جو نہ اتری ہو تو اے اللہ کے بندو دعاء کو مضبوط پکڑو۔

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یعنی دعاء کے دو فائدے ہیں: ایک یہ کہ اس کی برکت سے آئی بلا ٹل جاتی ہے دوسرے یہ کہ آنے والی بلا رک جاتی ہے، لہٰذا فقط بلا آنے ہی پر دعا نہ کرو بلکہ ہر وقت دعا مانگو شاید کوئی بلا آنے والی ہو کہ اس دعا سے رک جائے، اس کا مطلب وہ ہی ہے جو ابھی بیان ہوا کہ یہ سب تقدیر معلق کے متعلق ہے۔

پھر حدیث شریف میں فرمایا کہ اے اللہ کے بندو! دعاء کو مضبوط پکڑو۔ یعنی اس طرح کہ ہر حال میں دعائیں مانگو یہ انتظار مت کرو کہ بلاء یا مصیبت آئے گی تو دعا مانگ لیں

Marfat.com

گے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جیسے ڈھال ہتھیار کا وار روک لیتی ہے اور جیسے پانی لگی پیاس بجھا دیتا ہے، یعنی ڈھال اور پانی ان کے اسباب ہیں ایسے ہی دعاء آئی ہوئی بلا کا وار روک لیتی ہے اور لگی آگ بجھا دیتی ہے اسباب بھی ربّ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور مسبّبات بھی ربّ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ۔ اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لئے رہیں۔ (سورۂ نساء، آیت ۱۰۲ پارہ ۵) یعنی جنگ میں اپنے بچاؤ کے لئے ہتھیار ساتھ رکھنے چاہئیں اسی طرح دنیا میں بھی انسان کو اپنے بچاؤ کے لئے دعاؤں کا ہتھیار اور اعمال صالحہ کا ہتھیار ہمیشہ تھامے رہنا چاہئے۔ ورنہ آفات بندے کو کچل کر رکھ دیں گی۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۵، ۲۹۶)

(۱۰) اللہ ربّ العزّت منہ مانگی مرادیں عطا فرماتا ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۴۶۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص کوئی دعاء مانگے تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کی منہ مانگی مراد دیتا ہے، یا اس جیسی کوئی آفت دور کر دیتا ہے جب تک کہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے کہ اُدْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاء قبول کروں گا۔ اس حدیث مبارک نے بتایا کہ قبولیت دعا کی چند صورتیں ہیں، ایک منہ مانگی مراد مل جانا، دوسرے اس جیسی آفت ٹل جانا مثلاً کسی کے ہاں سو روپیہ کی چوری ہونی تھی اس نے دعاء مانگی کہ خدایا مجھے سو روپیہ عطا فرما اسے سو روپے تو نہ ملے مگر اتنی چوری ٹل گئی، بہر حال دعا رائیگاں نہ گئی لہٰذا مانگی مراد نہ ملنے پر دل تنگ نہ ہو بعض مرادیں نہ ملنا ہمارے لئے بہتر ہوتا ہے۔

Marfat.com

قبولیت دعاء کی شرط یہ بھی ہے کہ انسان بری چیز کی دعاء نہ مانگے کہ وہ قبول نہیں اور نہ اس دعا کی یہ تاثیر ہے خیال رہے کہ کبھی بندہ بری بات بھی مانگ لیتا ہے اور پالیتا ہے، مگر یہ اس کی دعاء کی قبولیت نہیں بلکہ ہونا بھی ایسا ہی تھا اتفاقاً اس نے مانگ بھی لیا نیز اس دعا پر ثواب کوئی نہیں بلکہ گناہ ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۶)

(۱۱) اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل، مانگو

قال رَسُولُ اللہ ﷺ سَلُوا اللہَ من فَضْلِہِ ، فإنَّ اللہ یُحِبُّ أَن یُسأَلَ ، وَأَفْضَلُ العِبَادَۃِ انْتِظَارُ الفَرَجِ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۶۵)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کہ اللہ تعالیٰ مانگنے کو پسند فرماتا ہے اور بہترین عبادت کشائش کا انتظار ہے۔

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو عدل نہ مانگو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے عدل وہ ہے جو کام کے عوض دیا جائے فضل وہ ہے جو بلا معاوضہ محض مہربانی سے دیا جائے اگر ربّ تعالیٰ عدل فرمائے تو ہم گنہگار بڑی سزا کے مستحق بنیں فضل فرمائے اور بخش دے تو اس کی مہربانی ہے۔ مِنْ فرما کر یہ بتایا کہ اس سے بعض فضل مانگو نہ کہ سارا کیونکہ اس کا فضل غیر متناہی ہے اور تمہاری جھولی متناہی، پیالی والا سارا سمندر سمیٹنے کی کوشش نہ کرے۔

پھر فرمایا: کہ وہ مانگنے کو پسند فرماتا ہے۔ اس کی عجیب بارگاہ بے نیاز ہے دوسرے سخی مانگنے والوں سے گھبرا جاتے ہیں ربّ تعالیٰ وہ کریم ہے کہ مانگنے والوں سے خوش ہوتا ہے، ہر دل کے ساتھ اس کا نیاراز ہے اور اس کے دروازے پر ہر بھکاری کا نیاراز و انداز ہے۔

پھر فرمایا: اور بہترین عبادت کشائش کا انتظار ہے۔ یعنی جو بلا و مصیبت میں گرفتار ہو وہ شکایتیں نہ کرتا پھرے بلکہ اس کی مہربانی کا انتظار رکھے، وہاں آس والے کی آس توڑی نہیں جاتی خیال رہے کہ کسی سے دوا یا دعا کی درخواست کرنا شکایت نہیں اور نہ یہ اس انتظار کے خلاف ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۶)

(۱۲) دعاء کی توفیق ملنا رحمت خداوندی ملنے کی دلیل ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کے لیے دعاء کا دروازہ کھولا جائے تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ سے نہ مانگی گئی جو اسے زیادہ پیاری ہو۔ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۵۲)

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یعنی جسے ہر وقت ہر حال میں دعاء مانگنے کی توفیق ملے تو یہ اس کی علامت ہے کہ اس کے لئے ربّ تعالیٰ نے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ دعا کی طرف دل کا راغب ہونا پھر دعا کے لئے اچھے الفاظ مل جانا ربّ تعالیٰ ہی کے کرم سے ہے جب وہ کچھ دینا چاہتا ہے تو ہمیں مانگنے کی توفیق بخشتا ہے۔

حدیث شریف میں عافیت کا ذکر فرمایا: اور عافیت کے معنی سلامتی ہیں یہاں کامل سلامتی مراد ہے۔ یعنی زندگی، موت، قبر حشر کی تمام ظاہری باطنی چھوٹی بڑی آفتوں سے سلامتی وحفاظت ظاہر بات ہے کہ یہ دعاء جامع الدعاء ہے صاحب مرقات نے فرمایا کہ ربّ تعالیٰ نے مصیبتیں پیدا ہی اس لئے کی ہیں تا کہ بندہ ان سے سلامتی کی دعائیں مانگے۔ صوفیاء کرام علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عافیت اسی میں ہے جس میں ربّ راضی ہے۔ لہٰذا حضور پرنور ﷺ کا خیبر میں زہر کھالینا، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مصلائے مصطفیٰ ﷺ پر خنجر کھا کر شہید ہو جانا، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قرآن کریم پڑھتے ہوئے ذبح ہو جانا اور امام عالی مقام حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا بے آب ودانہ مثلِ پروانہ شمع مصطفوی پر نثار ہو جانا عافیت ہی تھا۔ لہٰذا ربّ تعالیٰ سے وہ عافیت مانگو جو اس کے علم میں ہمارے لئے عافیت ہے نہ وہ جو ہمارے علم میں ہمارے لئے عافیت ہو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ ! مجھے کوئی بہترین دعاء سکھایئے ،فرمایا: چچا جان ! اللہ عزوجل سے دین ودنیا کی عافیت مانگو۔(مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۷)

(۱۳) جنّت کے دروازے کھول دیئے جائیں

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من فتح له فى الدعاء منكم فتحت له أبواب الجنة (مستدرک حاکم: ج ا ص ۶۷۵)

سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں: جس کو دعا کی توفیق دی جائے دروازے بہشت کے اس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں۔

وضاحت

یعنی جسے ہروقت ہر حال میں دعاء مانگنے کی توفیق ملے تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اس کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ دعا کی طرف دل کا راغب ہونا پھر دعا کے لئے اچھے الفاظ مل جانا ربّ تعالیٰ ہی کے کرم سے ہے جب وہ کچھ دینا چاہتا ہے تو ہمیں مانگنے کی توفیق بخشتا ہے۔

اور پھر کرم بالائے کرم یہ کہ جنت کے دروازے اسی کے لئے کھولے جاتے ہیں جس کو ربّ تعالیٰ جنّت عطا فرمانا چاہتا ہے۔تو گویا کہ مفہوم یہ بنا کہ دعاء کی توفیق جنت ملنے کی دلیل ہے۔

(۱۴) راحت وسکون کے زمانہ میں دعائیں زیادہ مانگو

قَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ مَن سَرَّہُ أنْ یَسْتَجِیبَ اللہُ لَہُ عِندَ الشَّدَائِدِ و الْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فی الرَّخَاءِ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۴۶۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے کہ مصیبتوں کے وقت اللہ اس کی دعاء قبول کرے تو وہ آرام کے زمانہ میں دعائیں زیادہ مانگا کرے۔

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس کی وجہ ظاہر ہے کہ صرف مصیبت میں دعاء مانگنا اور راحت میں ربّ تعالیٰ سے غافل ہوجانا خودغرضی ہے اور ہر وقت دعاء مانگنا عبدیت ہے۔ ربّ کو خود خودغرضی ناپسند ہے اور عبدیت پسند ہے۔ سورۂ حم سجدہ آیت ۵۱ پارہ ۲۵ میں ہے:

وَ اِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾

اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو چوڑی دعا والا ہے۔ (کنز الایمان)

ایسے خودغرض کا حشر یہ ہوتا ہے کہ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے اس پر مصیبت رہنے دو تاکہ اسی بہانے میرے دروازے پر حاضر رہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۷)

(۱۵) دعاء قبولیّت کے یقین کے ساتھ مانگنی چاہئے

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللهَ وَأنتم مُوقِنُونَ بِالإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أن الله لا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لاَهٍ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۴۶۲)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے اور جان لو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غافل اور لاپرواہ کی دعاء قبول نہیں فرماتا۔

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یعنی دعا کرتے وقت یہ یقین کرلو کہ ربّ تعالیٰ اپنے کرم سے میری یہ دعا ضرور قبول کرے گا اس میں لطیف اشارہ اس جانب بھی ہے کہ وقت دعاء تمام شرائط قبول اور آداب دعاء پورے کرو جس سے تمہارے دل کو قبولیت کا یقین خود بخود ہوجائے پھر ساتھ ہی اس کے کرم سے امید رکھو۔ اللہ آس والوں کو ناامید نہیں فرماتا اس کا نام ہے رجاء السائلین (سوال کرنے والوں کی امید)۔

دوسری بات قبولیت دعاء کی بہت سی شرطیں ہیں جن میں سب بڑی اہم شرط دل لگنا ہے اسی لئے خصوصیت سے اس کا ذکر فرمایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دعاء مانگنے کے وقت

دل اور طرف ہو منہ اور طرف ہاتھ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں پھیلے ہوں اور خیال بازار وغیرہ میں ہو تو دعاء قبول نہیں ہوتی۔ قبولیت دعاء اس شرط سے ہے کہ ہاتھ، زبان، دل، دھیان، سب کا مرکز ایک ہو یعنی بارگاہ الٰہی عزوجل۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۸)

احسن الدعاء میں ہے: جو دعا کرے اور یہ سمجھے کہ میری دعا کیا قبول ہوگی۔ اس کی دعا مقبول نہ ہوگی۔ حدیثِ قدسی میں فرمانِ خداوندی ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ دعا کے وقت اپنا گناہ یاد نہ کرے کہ اس کا خیال یقین اجابت میں خلل ڈالے گا اور طاعت کو بھی بطور استحقاق نہ یاد کرے کہ عجب و ناز میں مبتلا کرے گا تضرع (عاجزی وانکساری) و شکستگی میں مخل ہوگا۔

(۱۶) دعا قبول ہے جب تک گناہ، قطع تعلق، جلد بازی سے کام نہ لے

قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندے کی دعاء قبول ہوتی ہے جب تک کہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ مانگے جب تک کہ جلد بازی سے کام نہ لے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! جلد بازی کیا ہے فرمایا یہ کہے میں نے دعا مانگی اور مانگی مگر مجھے امید نہیں کہ قبول ہو چنانچہ اس پر دل تنگ ہو جائے اور دعا مانگنا چھوڑ دے۔

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کی دعا نہ مانگے کہ خدایا! مجھے شراب پینا نصیب کرے (یا زنا کرنا آسان ہو جائے، یا غیر محرم سے ملاقات کی ترکیب بن جائے، یا فلاں غیر محرم میری طرف مائل ہو جائے) یا فلاں کو قتل کر دینے کا موقع دے نیز جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم ہے ان کے توڑنے کی دعا نہ کرے یوں کہ خدایا! مجھے والدین سے دور رکھ

یہاں مرقاۃ المفاتیح میں فرمایا گیا کہ ناممکن چیزوں کی دعا مانگنا بھی منع ہے جیسے خدایا! مجھے دنیا میں ان آنکھوں سے اپنا دیدار کرادے یا فلاں مسلمان کو ہمیشہ دوزخ میں رکھ یا فلاں کافر کو بخش دے اسی لئے کفار و مرتدین کو مرحوم مغفور یا رحمۃ اللہ علیہ کہنا جرم ہے مطلب حدیث کا یہ ہے کہ قبولیت دعا کی ایک شرط یہ ہے کہ ناجائز چیزوں کی دعا نہ کرے ورنہ قبول نہ ہوگی۔ قبولیت دعا کی دوسری شرط یہ ہے کہ اگر قبول دعا میں دیر لگے تو نہ دل تنگ ہو اور نہ ربّ کی رحمت سے مایوس ہو، دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی یہ دعا کہ فرعون کو ہلاک کردے چالیس سال کے بعد قبول ہوئی یعنی قبولیت کا اظہار چالیس برس بعد ہوا۔ اسی طرح یعقوب علیہ السلام فراقِ یوسف علیہ السلام میں چالیس یا اسّی سال تک روئے مگر ربّ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے بلکہ اپنے بچوں سے فرمایا: وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ (سورۂ یوسف، آیت ۸۷ پارہ ۱۳) اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ غرضیکہ ہر کام کا ایک وقت ہے دعاء مانگے جائے، مانگنا بندے کا کام ہے دینا ربّ تعالیٰ کا کام ہے اپنے کام کو اس کے کام پر موقوف نہ کیجئے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۳)

احسن الدعاء لآداب الدعاء پر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے حاشیہ تحریر فرمایا ہے اور اس کا نام ''ذیل المدعا لاحسن الدعاء'' رکھا ہے۔ اس حاشیہ میں ایک مقام پر دعا کی قبولیت میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مخصوص اور نہایت ہی علمی انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

افسروں کے پاس تو بار بار دھکے کھاتے ہو مگر

سگان دنیا (یعنی دنیوی افسروں) کے امیدواروں (یعنی ان سے کام نکلوانے کے آرزومندوں) کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک امیدواری (اور انتظار) میں گزارتے ہیں، صبح و شام ان کے دروازوں پر دوڑتے ہیں (دھکے کھاتے ہیں) اور وہ (افسران) ہیں کہ رخ نہیں ملاتے، جواب نہیں دیتے، جھڑکتے، تنگ دل ہوتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، امیدواری میں لگایا تو بیگار (بے کار محنت) سر پر ڈالی، یہ حضرت گرہ (یعنی امیدوار

Marfat.com

جیب) سے کھاتے، گھر سے منگتے، بیکار بیگار (فضول محنت) کی بلاء اٹھاتے ہیں، اور وہاں (افسروں کے پاس دھکے کھانے میں) برسوں گزریں ہنوز (یعنی ابھی تک گویا) روز اول (ہی) ہے۔ مگر یہ (دنیوی افسروں کے پاس دھکے کھانے والے) نہ امید توڑیں، نہ (افسروں کا) پیچھا چھوڑیں۔ اور احکم الحاکمین، اکرم الاکرمین عزوجل کے دروازے پر اول تو آتا ہی کون ہے؟ اور آئے بھی تو اکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہی ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی صاحب! پڑھا تو تھا، کچھ اثر نہ ہوا! یہ احمق اپنے لیے اجابت (یعنی قبولیت) کا دروازہ خود بند کر لیتے ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يُعَجِّلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ

تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دعا کی تھی قبول نہ ہوئی۔ (صحیح البخاری، جلد ۴، صفحہ ۲۰۰، حدیث ۶۳۴۰)

بعض تو اس پر ایسے جامے سے باہر (یعنی بے قابو) ہو جاتے ہیں کہ اعمال و ادعیہ (یعنی اوراد اور دعاؤں) کے اثر سے بے اعتقاد، بلکہ اللہ عزوجل کے وعدۂ کرم سے بے اعتماد، والعیاذ باللہ الکریم الجواد۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اے بے حیاؤ! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤ (شرماؤ) گے، (کہ) ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں؟ اور اگر غرض دیوانی ہوتی ہے (یعنی مطلب پڑا تو) کہہ بھی دیا اور اس نے (اگر تمہارا کام) نہ کیا تو اصلا محل شکایت نہ جانو گے (یعنی اس بات پر شکایت کرو گے ہی نہیں ظاہر ہے خود ہی سمجھتے ہو) کہ ہم نے (اس کا کام) کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب جانچو، کہ تم مالک علی الاطلاق عزوجل کے کتنے احکام بجالاتے ہو؟ اس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نخواہی (ہر صورت میں) قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے!

او احمق! پھر فرق دیکھ! اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر! ایک ایک روئیں میں ہر وقت

Marfat.com

ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے (یعنی فرشتے) تیری حفاظت کو پہرا دے رہے ہیں، تو گناہ کر رہا ہے اور (پھر بھی) سر سے پاؤں تک صحت و عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانے کا ہضم، فضلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دفع، خون کی روانی، اعضاء میں طاقت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حساب کرم بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں، کس منہ سے شکایت کرتا ہے؟ تو کیا جانے کہ تیرے لیے بھلائی کاہے میں ہے؟ تو کیا جانے کیسی سخت بلا آنے والی تھی کہ اس (بظاہر نہ قبول ہونے والی) دعا نے دفع کی، تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لیے ذخیرہ ہو رہا ہے، اس کا وعدہ سچا ہے اور قبول کی یہ تینوں صورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ (اور اللہ کی پناہ وہ پاک ہے اور عظمت والا)

اے ذلیل خاک! اے آب ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف پر غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک، متعالی (یعنی بلند) نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے، اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مرادیں اس فضل عظیم پر نثار۔

او بے صبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ۔ اس آستان رفیع کی خاک پر لوٹ جا۔ اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں! بلکہ پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے ہرگز محروم نہ پھرے گا کہ مَنْ دَقَّ بَابَ الْکَرِیْم اِنْفَتَحَ (جس نے کریم کے دروازے پر دستک دی تو وہ اس پر کھل گیا) وباللہ التوفیق (اور توفیق اللہ عزوجل کی طرف سے ہے)

(ذیل الدعا الاحسن الدعاء، صفحہ ۴۳ تا ۴۷)

نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے؟

پیارے بھائیو! دیکھا آپ نے؟ دعا مانگنے میں اللہ رب العزت عزوجل اور اس کے

Marfat.com

پیارے حبیب ماہ نبوت ﷺ کی اطاعت بھی ہے اور سنت بھی، دعا مانگنے سے عبادت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دنیا وآخرت کے متعدد فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دعا کی قبولیت کیلئے بہت جلدی مچاتے بلکہ معاذ اللہ! عزوجل باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عرصہ سے دعائیں مانگ رہے ہیں، بزرگوں سے بھی دعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتے ہیں، وہ اوراد پڑھتے ہیں، فلاں فلاں مزار پر بھی گئے مگر اللہ عزوجل ہماری حاجت پوری کرتا ہی نہیں۔ بلکہ بعض یہ بھی کہتے سنتے جاتے ہیں:

''نہ جانے ایسا کون سا گناہ ہوگیا ہے جس کی ہمیں سزا مل رہی ہے''۔

نماز نہ پڑھنا تو گویا خطا ہی نہیں!

اس طرح کی ''بھڑاس'' نکالنے والے سے اگر دریافت کیا جائے کہ بھائی! آپ نماز تو پڑھتے ہی ہوں گے؟ تو شاید جواب ملے، ''جی نہیں''۔ دیکھا آپ نے زبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، ''نہ جانے کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!'' اور نماز میں ان کی غفلت تو انہیں نظر ہی نہیں آرہی، گویا نماز نہ پڑھنا تو (معاذ اللہ عزوجل) کوئی گناہ ہی نہیں ہے۔ ارے! اپنے مختصر سے وجود پر ہی تھوڑی سی نظر ڈال لیتے، دیکھیے تو سہی! سر کے بال انگریزی، انگریزوں کی طرح سر بھی برہنہ (ب، رہ، نہ) لباس بھی انگریزی، چہرہ دشمنان مصطفی آتش پرستوں جیسا یعنی تاجدار رسالت ﷺ کی عظیم سنت داڑھی مبارک چہرے سے غائب! تہذیب وتمدن اسلام کے دشمنوں جیسا، نماز تک بھی نہ پڑھیں۔ حالانکہ نماز نہ پڑھنا زبردست گناہ، داڑھی منڈانا حرام اور دن بھر میں جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی، بدگمانی، بدنگاہی، والدین کی نافرمانی، گالی گلوچ، فلمیں، ڈرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ نہ جانے کتنے گناہ کیے جاتے ہیں۔ لیکن یہ گناہ ''جناب'' کو نظر ہی نہ آتے۔ اتنے گناہ کرنے کے باوجود شیطان غافل کر دیتا ہے۔ اور زبان پر یہ الفاظ شکوہ کھیل رہے ہیں۔

''کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے''۔

Marfat.com

جس دوست کی بات نہ مانیں،

ذرا سوچیے تو سہی! آپ کا کوئی جگری دوست آپ کو کئی بار کچھ کام بتائے مگر آپ اس کا کام نہ کریں۔ اور کبھی آپ کو اپنے اسی دوست سے کام پڑ جائے تو ظاہر ہے آپ پہلے ہی سہمے ہوں گے کہ میں نے تو اس کا ایک بھی کام بھی نہیں کیا اب وہ بھلا میرا کام کیوں کرے گا! اگر آپ نے ہمت کر کے بات کر بھی دیکھی اور واقعی اس نے کام نہ بھی کیا تب بھی آپ شکوہ نہیں کر سکیں گے کیوں کہ آپ نے بھی تو اپنے دوست کا کوئی کام نہیں کیا تھا۔

اب ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کہ اللہ عزوجل نے کتنے کتنے کام بتائے، کیسے کیسے احکام جاری فرمائے؟ مگر خود اس کے کون کون سے احکام پر عمل کرتے ہیں؟ غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ اس کے کئی احکامات کی بجا آوری میں نہایت ہی کوتاہ واقع ہوئے ہیں۔ امید ہے بات سمجھ میں آ گئی ہوگی کہ خود تو اپنے پروردگار عزوجل کے حکموں پر عمل نہ کریں۔ اور وہ اگر کسی بات (یعنی دعا) کا اثر ظاہر نہ فرمائے تو شکوہ، شکایت لے کر بیٹھ جائیں۔ دیکھیے نا! آپ اگر اپنے کسی جگری دوست کی کوئی بات بار بار ٹالتے رہیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ سے دوستی ہی ختم کر دے۔ لیکن اللہ عزوجل بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ لاکھ اس کے فرمان کی خلاف ورزی کریں۔ پھر بھی وہ اپنے بندوں کی فہرست سے خارج نہیں کرتا۔ وہ لطف و کرم فرماتا ہی رہتا ہے۔ ذرا غور تو فرمایئے! جو بندے احسان فراموشی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اگر وہ بھی بطور سزا اپنے احسانات ان سے روک لے تو ان کا کیا بنے گا؟ یقیناً اس کی عنایت کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھ سکتا۔ ارے! وہ اپنی عظیم الشان نعمت ہوا کو جو بالکل مفت عطا فرما رکھی ہے، اگر چند لمحوں کے لیے روک لے تو ابھی لاشوں کے انبار لگ جائیں۔

قبولیت دعا میں تاخیر کا ایک سبب

پیارے بھائیو! بسا اوقات قبولیت دعا کی تاخیر میں کافی مصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ حضور، سراپا نور، فیض گنجور ﷺ کا فرمان پرسرور ہے، جب اللہ عزوجل کا کوئی پیارا دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل (علیہ السلام) سے ارشاد فرماتا ہے، ''ٹھہرو! ابھی

Marfat.com

نہ دو تا کہ پھر مانگے کہ مجھ کو اس کی آواز پسند ہے''۔ اور جب کوئی کافر یا فاسق دعا کرتا ہے، فرماتا ہے، ''اے جبریل! (علیہ السلام) اس کا کام جلدی کر دو، تا کہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اس کی آواز مکروہ (یعنی ناپسند) ہے''۔ (کنز العمال، جلد ۲، صفحہ ۹۳، حدیث ۱۶۲۳)

پسندیدہ آواز

حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید بن قطان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اللہ عزوجل کو خواب میں دیکھا، عرض کی، الٰہی عزوجل! میں اکثر دعا کرتا ہوں اور تو قبول نہیں فرماتا؟ حکم ہوا، ''اے یحییٰ! میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں۔ اس واسطے تیری دعا کی قبولیت میں تاخیر کرتا ہوں''۔ (احسن الدعاء، صفحہ ۵۳)

پیارے بھائیو! ابھی جو حدیث پاک اور حکایت گزری اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ عزوجل کو اپنے نیک بندوں کی گریہ وزاری پسند ہے تو یوں بھی بسا اوقات قبولیت دعا میں تاخیر ہوتی ہے۔ اب اس مصلحت کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں! بہر حال جلدی نہیں مچانی چاہیے۔

(۱۷) تین لوگوں کی دعاء رد نہیں ہوتی

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهم الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ، والإِمَامُ العادلُ، ودعوةُ المَظْلُومِ، يَرْفَعُها اللهُ فوقَ الغَمَامِ، وتُفْتَحُ لها أَبْوَابُ السماء، ويقول الرَّبُّ وعِزَّتِي لأَنصُرَنَّكِ وَلَو بَعدَ حِينٍ (سنن ترمذی، ج ۴ ص ۶۷۲)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی دعاء رد نہیں ہوتی روزہ دار کی جب افطار کر رہا ہو، انصاف والے حاکم کی اور مظلوم کی دعاء کو تو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ربّ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزّت کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر بعد سہی۔

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: تین شخصوں سے مراد مسلمان ہیں مرد یا عورت، کفار اس میں داخل نہیں۔ اور ردّ نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ مدّعا پورا ہو یا بلائیں دور ہوں یا رفع درجات ہو۔ اور افطار کا وقت عبادت سے فراغت کا وقت ہے کیونکہ روزہ اپنے کمال کو پہنچتا ہے اور عبادت کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں اسی لئے نماز، حج، زکوٰۃ سے فراغت کے بعد دعائیں کرنی چاہئیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ بعد نماز جنازہ بھی دعاء کی جائے کہ وہ بھی رب کی عبادت ہے۔

پھر فرمایا انصاف والے حاکم کی دعا قبول ہے۔ کیونکہ مسلمان عادل حاکم کا ایک گھڑی عدل و انصاف کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے کہ اس عدل سے خلقِ خدا کا نظام قائم ہے۔

پھر فرمایا گیا کہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ مظلوم جانور بلکہ مظلوم کافر و فاسق کی بھی دعا قبول ہوتی ہے، اگرچہ مسلمان مظلوم کی دعاء زیادہ قبول ہے کیونکہ مظلوم مضطرب و بے قرار ہوتا ہے اور بے قرار کی دعاء عرش پر قرار کرتی ہے رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: سورۂ نمل آیت ۶۲ پارہ ۲۰ میں ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ

یا وہ لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی۔

اور دعاء کو بادلوں پر اٹھانے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جانے کا مطلب بہت جلد سنتا ہے اور اس کی دعاء کی عزّت افزائی اور اہمیت کا اظہار فرماتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر بعد سہی۔ اس سے مراد کم از کم چھ ماہ، اور زیادہ سے زیادہ چالیس سال۔ مطلب یہ ہے کہ میں حلیم ہوں ظالم کو بھی جلد نہیں پکڑتا، اسے توبہ اور مظلوم سے معافی مانگنے کا وقت دیتا ہوں اگر وہ اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی پکڑ فرماتا ہوں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۳۰۰)

(۱۸) نماز کے بعد خاص دعاء کی تلقین

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: آج رات میرا ربّ میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد ﷺ! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعاء مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۳۶۶)

اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے اور برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے۔

(۱۹) فرض نمازوں کے بعد دعائیں مقبول ہیں

أبو أمامة الباهلی رضی الله عنه قال قيل يا رسولَ الله أی الدُّعاء أسْمَعُ قال جَوفُ اللَّيلِ الآخِرُ ودُبُرَ الصلواتِ المكتوباتِ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۲۶)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا: کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں عرض (کی گئی دعاء) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے)۔

(۲۰) تین دعائیں مقبول ہیں

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۰۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں بلاشبہ مقبول ہیں مظلوم کی دعاء اور مسافر کی دعاء اور باپ کی اپنی اولاد کے لئے دعاء۔

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مظلوم کی دعاء قبول ہے مگر ستانے والے کے لئے بددعاء اور امداد کرنے والے یا بچانے والے کے لیے دعاء بہت مقبول ہے۔ اسی طرح مسافر کی بحالت سفر تمام دعائیں مقبول ہیں مگر اپنے محسن کے لئے دعاء اور اپنے ستانے والے پر بددعاء بہت مقبول ہے۔ اور اولاد کے حق میں باپ کی دعاء قبول ہے اور بددعاء بھی مگر چونکہ باپ اکثر دعائیں ہی دیتا ہے اس لئے دعاء کا ذکر فرمایا والد سے مراد ماں باپ دونوں ہیں دادا بھی اس میں داخل ہیں کہ بالواسطہ وہ بھی والد ہے ماں کی دعاء بہت زیادہ مقبول ہوتی ہے۔

(مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۳۰۱)

(۲۱) پانچ دعائیں مقبول ہیں

عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال خَمسُ دَعوَاتٍ یُستَجابُ لَهُنَ دَعوةُ المَظلومِ حَتی یُنتَصَرَ ودَعوةُ الحَاجِّ حتی یَصدُرَ ودَعوةُ المُجَاهِدِ حتی یَقفُلَ ودَعوةُ المَرِیضِ حتی یَبرَأَ ودَعوةُ الأَخِ لأَخِیهِ بِظَهرِ الغیبِ وأَسرعُ هٰذِهِ الدَّعوَاتِ إِجَابةً دَعوةُ الأَخِ بِظَهرِ الغیبِ (جامع الاحادیث، ج ۱۲ ص ۳۰۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ دعائیں بہت قبول کی جاتی ہیں مظلوم کی دعا حتّٰی کہ بدلہ لے لے، حاجی کی دعا حتّٰی کہ لوٹ آئے، غازی کی دعاء حتّٰی کہ جنگ بند ہو جائے، بیمار کی دعاء حتی کہ تندرست ہو جائے اور مسلمان بھائی کی پسِ پشت دعا پھر فرمایا ان سب میں مسلمان بھائی کی دعا پسِ پشت زیادہ قبول ہوتی ہے۔

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یعنی مظلوم زبان سے یا ہاتھ سے حاکم کے ہاں فریاد کرے جس سے اس کی مظلومیت ختم ہو جائے۔ اور حج کرنے والے یا عمرہ کرنے والے کی دعا وطن واپسی تک مقبول ہے۔ اور غازی اپنے گھر لوٹ آئے اس وقت تک اس کی دعاء قبول ہے۔ اور

Marfat.com

پسِ پشت بھائی کی دعاء میں خلوص بہت ہوتا ہے نیز یہ دوسروں کے لئے مفید ہے۔
(مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۳۰۴)

(۲۲) اذان واقامت کے درمیان دعاء مقبول ہے

عن أَنَس بْنِ مَالِكٍ عن النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ (سنن ترمذی، ج ۱ ص ۴۱۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔

(۲۳) اپنی جان، مال واولاد کو بددعاء مت دو

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ (صحیح مسلم، ج ۸ ص ۲۳۲)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر بددعا نہ کرو اور نہ اپنی اولاد پر اور نہ اپنے مالوں پر ایسا نہ ہو کہ اتفاقاً وہ ایسی گھڑی ہو جس میں اللہ سے جو مانگا جائے وہ ملے اور تمہاری یہی دعاء قبول ہو جائے۔

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: لفظِ دعا کے بعد اگر علیٰ آجائے تو وہ بمعنی بددعاء ہوتی ہے اور اگر لام آئے تو بمعنی دعائے خیر ہوتی ہے یہاں علیٰ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ غصّے یا جوش میں اپنی جان، اولاد کو مت کوسو، اور مال، جانور، غلام کی ہلاکت کی دعا نہ کر بیٹھو، اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو ان بددعاؤں کے عادی ہو چکے ہیں، بات بات میں کہتے ہیں میں مرجاؤں، تو مٹ جائے، تجھے سانپ کاٹے، تجھے گولی لگے، تیری قبر میں کیڑے پڑیں، اگر

Marfat.com

کوئی ایسا حادثہ ہوجائے تو پھر سر پکڑ کر روتے چلاتے ہیں۔ کیونکہ قبولیت کی گھڑی صرف شبِ جمعہ یا شبِ قدر یا آخری رات ہی میں نہیں ہے اور وقت میں بھی قبولیت کی گھڑیاں پوشیدہ ہیں کبھی کبھی تو ہر ساعت میں احتمال ہوتا ہے کہ وہ قبولیت کی ہو اس لئے ہمیشہ اچھی دعائیں ہی مانگے۔ کبھی بددعاء منہ سے نہ نکالے خیال رہے کہ لعان میں ایسے ہی مباہلہ میں اپنے کو بددعا دینا اظہار حق کے لئے ہوتا ہے وہ محض بددعا نہیں ہوتی وہاں یہ کہا جاتا ہے کہ اگر میں حق پر نہیں ہوں تو ہلاک ہوجاؤں لہٰذا یہ حدیث آیت لعان اور آیت مباہلہ کے خلاف نہیں وہ آیات اپنی جگہ حق ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۴)

(۲۴) ربّ تعالیٰ سے حاجتیں مانگو

قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِيَسْأَلْ أَحَدكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا، حتى يسأَلَ شِسْعَ نَعلِهِ، إذَا انْقَطَعَ زاد فی روایة عن ثابت البُنَانی مرسلا حتى يسأله المِلْحَ، وحتى يسأله شِسْعَهُ إذا انْقَطَعَ (جامع الاحادیث، ج ۱۸ ص ۳۳۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے ربّ سے اپنی ساری حاجتیں مانگے حتیٰ کہ جب جوتا کا تسمہ کی ضرورت پڑ جائے تو اس سے مانگے۔ ایک روایت میں ثابت بنانی سے مرسلاً یہ زیادتی بھی ہے کہ ربّ تعالیٰ سے نمک تک مانگے اور جب تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ تک مانگے۔

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: بندہ یہ خیال نہ کرے کہ اتنے بڑے آستانے سے چھوٹی سی چیز کیوں مانگو کوئی بڑی حاجت مانگو گا نہیں بلکہ ہر حاجت مانگنی چاہئے۔ کیونکہ غلام اپنے آقا سے ہر چیز مانگا کرتے ہیں دیکھو موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ربّ تعالیٰ سے مدین پہنچ کر روٹی کا ٹکڑا مانگا، عرض کیا: رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ عرض کی اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لئے اتارے محتاج ہوں۔

Marfat.com

لہٰذا نمک وتسمہ جن کی قیمت چند روپے ہیں یہ بھی ربّ تعالیٰ سے مانگنی چاہئے۔
(مراٰۃ المناجیح، ج ۳ ص ۳۰۱)

(۲۵) دعاء میں برکت ہے

لَقَدْ بَارَكَ اللهُ لِرَجُلٍ فِيْ حَاجَةٍ أَكْثِرِ الدُّعَاءَ فِيْهَا (شعب الایمان، ج ۲ ص ۵۰)
بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا کی کثرت کرے۔

(۲۶) رحمت ونصرت کے دروازے کھلنے کی امید

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا کرتے رہو زیادہ دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا تو کھلنے کی امید ہوگی۔ (ابن ابی شیبہ، ج ۱۰ ص ۲۰۲)

(۲۷) اللہ دعا کرنے والے کے ساتھ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا! میں بندہ کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ دعا کرتا ہے۔ (مسند احمد، ج ۱۴ ص ۲۶۸)

(۲۸) اللہ خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کریم حیا کرنے والا ہے جب بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے دونوں ہاتھوں کو خالی نامراد واپس کرنے میں شرم آتی ہے۔ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۵۶)

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس میں ہاتھ پھیلانے کی حکمت کا بیان ہے انشاء اللہ عزوجل پھیلے

Marfat.com

ہوئے ہاتھ رب کی بارگاہ سے خالی نہیں لوٹائے جائیں گے خیال رہے کہ رب تعالیٰ حیاء و شرم وغیرہ کے ظاہری معنی سے پاک ہے۔اس کے لئے ان چیزوں کا نتیجہ مراد ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ بندہ کے پھیلے ہوئے ہاتھوں کو خالی پھیرے وہ ضرور مانگنے والوں کو عطا فرماتا ہے خواہ اس کی مراد پوری کردے یا کوئی آفت ٹال دے یا اس کے درجات بلند کردے۔(مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۹)

(۲۹) حضور ﷺ جامع دعائیں پسند فرماتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ (ابوداؤد، ج ۱ ص ۵۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جامع دعائیں پسند فرماتے تھے اور اس کے علاوہ دعائیں چھوڑ دیتے تھے۔

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جامع دعاء وہ کہلاتی ہیں جس کے الفاظ تھوڑے ہوں، معانی زیادہ جیسے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً۔ اور جیسے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ یہاں عمومی حالات مراد ہیں یعنی حضور انور ﷺ عام طور پر جامع دعائیں مانگتے تھے۔ خاص موقعوں پر خاص دعائیں بھی مانگی ہیں جیسے استسقاء میں بارش کی دعاء وغیرہ۔(مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۹)

(۳۰) مؤمن بھائیوں کے لئے دعاء میں اپنا ہی فائدہ ہے

عن اُمّ دَرداء قالت اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقول دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ (صحیح مسلم، ج ۸ ص ۸۶)

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی پسِ پشت دعا ضرور قبول ہے اس کے سر کے پاس فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ وہ جب اپنے بھائی کے لئے دعا

Marfat.com

خیر کرتا ہے تو مقرر فرشتہ کہتا ہے آمین! تجھے بھی اس جیسا ملے۔

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کسی کے سامنے اس کے لئے دعاء کرنے میں چاپلوسی، خوشامد، ریا وغیرہ کا احتمال ہے مگر پس پشت دعا میں ایسا کوئی احتمال نہیں اس میں اخلاص ہی ہوگا اسی لئے پسِ پشت کی قید لگائی اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی کی خدمت بہترین عبادت ہے اور اس کی خیر خواہی بہترین عمل ہے۔

اور جس فرشتہ کا حدیث میں ذکر آیا یہ الگ سے ایک فرشتہ ہے جو اس خدمت پر مامور ہے کہ مؤمن کے حق میں ہونیوالی دعاؤں پر آمین کہا کرے۔ یہ محافظ یا کاتب اعمال فرشتہ نہیں وہ فرشتے تو دائیں اور بائیں ہر وقت ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب تم مؤمن بھائیوں کے لئے دعا کرو تو یہ فرشتہ تمہارے لئے دعا کرتا ہے اگر تم نے فرشتہ کی دعا لینی ہے تو دوسروں کے لئے دعا کرو۔ بزرگانِ دین جب کوئی دعا کرنا چاہتے تو پہلے دوسروں کے لئے کرتے اور اپنے لئے بھی جمع کے صیغہ سے دعا کرتے، ان عملوں کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ پہلے اپنے لئے دعاء کرے پھر دوسروں کے لئے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: رَبَّنَا اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ۔ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو۔

(مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۳)

(۳۱) اپنی ذات سے دعاء کی ابتداء

عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ إِذَا ذَکَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَہُ بَدَأَ بِنَفْسِہِ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۴۶۳)

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کا ذکر کر کے اسے دعا دیتے تو اپنی ذات سے دعا شروع کرتے۔

Marfat.com

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس میں امّت کو تعلیم ہے کہ تم جب کسی کے لئے دعا کرو تو پہلے اپنے لئے کرو پھر اس کے لئے صرف دوسروں کے لئے دعاء کرنے میں اپنے استغناء یعنی بے پرواہی اور بے نیازی کا شبہ ہوتا ہے، مگر یہ قاعدہ اکثریہ تھا کلیہ نہ تھا (یعنی زیادہ تر حضور ﷺ جمع کے صیغہ کے ساتھ اپنے کو شامل فرماتے تھے) اور کبھی اس طرح بھی فرمائے: رحمۃ اللہ علیہ، اللہ اس پر رحم کرے یا فرماتے: اللھم صل علیٰ ابی اوفی، یعنی اے اللہ! ابی اوفی پر رحمت نازل فرما وغیرہ۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۳۰۳)

سعید بن یسار کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص کو یاد کر کے میں نے اس کے لیے دعائے رحمت کی۔ حضرت ابن عمر نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ''پہلے اپنے نفس سے ابتداء کرو''۔ (ابن ابی شیبہ)

امام نخعی فرماتے ہیں ''جب دعا کرے تو اپنے نفس سے ابتداء کرے۔ تجھے کیا خبر کہ کون سی دعا قبول ہو جائے''۔

صحاح ستہ کی روایتوں سے ثابت ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ جب کسی کے لیے دعا فرماتے اپنے نفس نفیس سے ابتداء فرماتے تاہم بارہا حضور اقدس ﷺ سے اس کا خلاف بھی ثابت ہے۔

امام بدر الدین زرکشی حواشی ابن الصلاح میں یوں تطبیق دیتے ہیں کہ اگر اپنے اور دوسرے کے لیے ایک ہی بات کی۔ دعا کرے تو اپنے نفس سے ابتداء کرے۔ مثلاً

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ

اے اللہ عزوجل! میری اور میرے والدین کی بخشش فرما۔ اور اگر الگ الگ مدعا ہو تو اختیار ہے۔ جیسے

اَللّٰھُمَّ اشْفِ فُلَانًا وَاغْفِرْلِیْ

Marfat.com

اے اللہ عزوجل! میرے فلاں بھائی کو شفا دے اور میری بخشش فرما۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَاقْضِ دَیْنَ فُلَانٍ

اے اللہ عزوجل! مجھ پر رحم فرما اور میرے فلاں بھائی سے قرض کا بوجھ اتار دے

شرح قصیدہ برہانیہ میں ہے کہ دعا میں اپنے نفس پر اپنے مسلمان بھائیوں کو مقدم رکھے۔ مگر یہ مرتبہ ایثار کا ہے۔ حدیث میں ہے جب بندہ اپنے بھائی مسلمان کے لیے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَبَّیْکَ اے میرے بندے! میں پہلے تجھ سے شروع کروں گا۔ اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہوگی اور قبولیت میں اس سے ہدایت ہوگی، تو مقام ایثار مقام عالی وشریف ہے۔ اور قصیدے کے آخر میں اختیار کی وضاحت بھی فرمادی کہ اگر چاہیں تو دعا میں اپنے آپ سے شروع کیجئے اور اگر چاہیں تو اپنے دوسرے بھائی سے ابتداء کیجئے۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں۔ ان اقوال میں یوں جمع کر سکتے ہیں کہ ہر امر کے لیے ایک مقام جداگانہ ہے اور ہر شخص کے لیے اس کی نیت۔ (احسن الدعاء)

(۳۲) دعاء کے صدقے تین چیزوں کا ملنا

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَدْعُو بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ فِیھَا إِثْمٌ وَلَا قَطِیعَۃُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاہُ اللّٰہُ بِھَا إِحْدَی ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ تُعَجِّلَ لَہُ دَعْوَتُہُ وَإِمَّا أَنْ یَدَّخِرَھَا لَہُ فِی الْآخِرَۃِ وَإِمَّا أَنْ یَصْرِفَ عَنْہُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَھَا قَالُوا إِذًا نُکْثِرُ قَالَ اللّٰہُ أَکْثَرُ (مسند احمد، ج ۳ ص ۱۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا کوئی مسلمان نہیں جو کوئی ایسی دعا مانگے جس میں نہ گناہ ہو نہ قطع رحمی مگر اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک ضرور دیتا ہے۔ یا تو اس کی دعا یہاں ہی قبول کر لیتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ کر دیتا ہے یا اس جیسی مصیبت ٹال دیتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا تب تو ہم خوب زیادہ دعائیں کریں گے، فرمایا: ربّ تعالیٰ کی عطا بہت زیادہ ہے۔

Marfat.com

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اس دعا میں نہ تو لازم گناہ ہو نہ متعدی، مثلاً کہے کہ فلاں اجنبیہ سے وصال نصیب کر یا مجھے دولت دے تا کہ میں اپنے عزیزوں کو اپنا غلام بنا کر رکھوں، کہ ایسی دعائیں ممنوع ہیں۔ اور دعاء یہاں قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں جلد ہی اس کی دعاء مستجاب ہو جاتی ہے اور منہ مانگی مراد مل جاتی ہے، یا پھر دنیا میں تو اس کی مراد پوری نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ آخرت میں اس دعاء کے عوض اس کے گناہ معاف فرما دیگا اور اس کے درجے بلند کر دے گا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا سے بلائیں دور ہوتی ہیں اس لئے اگر بظاہر مراد پوری ہوتی نظر نہ آئے تو دل ملول نہ ہونا چاہئے۔

آقا کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ ربّ کی عطا بہت زیادہ ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ اگر سارا جہاں ہمیشہ دعائیں مانگے تو ربّ تعالیٰ کے ہاں سے محروم نہ ہوگا۔

(۳۳) کاش دنیا میں کوئی دعا قبول نہ ہوتی

ایک اور روایت میں ہے کہ بندہ (جب آخرت میں اپنی دعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دنیا میں مستجاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تو) تمنا کرے گا، کاش! دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی۔ (مستدرک حاکم جلد ۲، صفحہ ۳۶۱، ۵۶۱)

پیارے بھائیو! دیکھا آپ نے! دعا رائیگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اس کا دنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اجر و ثواب مل ہی جائے گا۔ لہٰذا دعا میں سستی کرنا مناسب نہیں۔

(۳۴) دعاء میں سستی مت کرو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعاء کرنے میں عاجز نہ ہو جاؤ (یعنی سستی نہ کرو دعائیں کرتے رہو) اس لئے کہ دعا کی موجودگی میں کوئی شخص ہلاکت میں ہرگز نہیں پڑ سکتا۔

(الترغیب والترہیب، ج ۱ ص ۶۵۸ ضیاء القران پبلی کیشنز)

Marfat.com

(۳۵) دعاء دین کا ستون اور زمین وآسمان کا نور ہے

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لدُّعَاءُ سِلَاحُ المُؤمنِ، وعِمَادُ الدِّینِ، وَنُورُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ (مسند ابو یعلی، ج ۱ ص ۳۴۴)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعاء مؤمن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون اور آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔

(۳۶) جلد قبول ہونے والی دعاء

أَنَّ رَسُولَ اللہِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت جلد قبول ہونے والی دعاء غائب کی غائب کے لئے ہے۔ (سنن ابی داؤد، ج ۱ ص ۵۶۳)

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعائے خیر کرے تو بہت جلد قبول ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ شخص مسلمان بھائی کا خیر خواہ بھی ہے اور مخلص بھی۔ اور اس کے سامنے دعاء کرنے میں ریا دکھلاوے اور خوشامد کا احتمال ہوسکتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۹)

(۳۷) دعاء کروانا سنّت ہے

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِی الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِی وَقَالَ لاَ تَنْسَنَا یَا اَخِیْ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً مَا یَسُرُّنِی أَنَّ لِی بِهَا الدُّنْیَا۔ (وفی روایة الترمذی) فقال ای اَخِیْ أَشْرِكْنَا فِی دُعَائِكَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عمرہ کے لئے جانے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دی اور فرمایا اے میرے بھائی ہمیں

Marfat.com

اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا حضور ﷺ نے یہ ایسی بات فرمائی کہ مجھے اس کے عوض ساری دنیا مل جانا پسند نہیں۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میرے بھائی ہمیں اپنی دعاء میں یاد رکھنا۔ (ابوداؤد، ج ۱ ص ۵۵۵، ترمذی، ج ۵ ص ۵۵۹)

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضور پرنور ﷺ نے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھائی فرمایا یہ انتہائی کرم کریمانہ ہے جیسے سلطان اپنی رعایا سے کہے میں تمہارا خادم ہوں مگر کسی مسلمان کا حق نہیں کہ حضور انور ﷺ کو بھائی کہے۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔ (سورۂ نور، آیت ۶۳ پارہ ۱۸)، رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ اسی لئے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور انور ﷺ کو کبھی بھائی کہہ کر نہ پکارا۔

اور حضور انور ﷺ کا یہ فرمانا کہ ہمیں بھی دعاؤں میں یاد رکھنا، اس سے معلوم ہوا کہ حاجی سے دعاء کروانا اور وہاں پہنچ کر دعاء کرنے کے لئے کہنا سنت ہے۔ صوفیاء کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین اس جملہ کے معنی یہ کرتے ہیں کہ اے عمر! ہر دعاء میں ہم پر درود شریف پڑھنا ہمارے درود کو نہ بھولنا تاکہ اس کی برکت سے تمہاری دعائیں قبول ہوں۔ حضور انور ﷺ کے لئے اعلیٰ درجہ کی دعاء آپ پر درود شریف پڑھنا ہے۔ ہمارا بھکاری ہمارے دروازے پر آکر ہماری جان و مال اور اولاد کو دعائیں دیتا ہے اور ہم سے بھیک پاتا ہے لہٰذا ہم بھی ربّ تعالیٰ کے محبوب کو دعائیں دیں ربّ سے بھیک لیں۔

(۳۸) دعا نجات اور فراوانیٔ رزق کا باعث ہے

عن جابر بن عبد اللہ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا یُنْجِیكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَیَدُرُّ لَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ؟ تَدْعُوْنَ اللّٰہَ فِیْ لَیْلِكُمْ وَنَهَارِكُمْ فَاِنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ۔ (مسند ابویعلی، ج ۳ ص ۳۴۶)

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا! میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں جو تم کو تمہارے دشمنوں سے نجات دے اور تم پر رزق کی فراوانی کرے وہ یہ کہ تم شب و روز دعا میں لگے رہو۔ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔

(۳۹) دعا کا مقابلہ مصائب سے

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

لایغنی حذر من قدر، والدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل ان البلاء ینزل فیتلقاہ الدّعاء فیعتلجان الیٰ یوم القیمۃ رواہ الحاکم والبزار والطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال الحاکم صحیح الاسناد وکذا قال۔ (مستدرک حاکم، کتاب الدعاء)

تقدیر کے آگے احتیاط کی کچھ نہیں چلتی، اور دعا اس بلا سے جو اتر آئی اور جو ابھی نہیں اتری دونوں سے نفع دیتی ہے، اور بے شک بلا اترتی ہے دعا اس سے جا ملتی ہے دونوں قیامت تک کشتی لڑتی رہتی ہیں، یعنی بلا کتنا ہی اترنا چاہے دعا اسے اترنے نہیں دیتی۔

(۴۰) دعاء لشکرِ خداوندی ہے

بشیر بن اوس سے مرسلاً منقول ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا! دعا لشکر خداوندی میں سے ایک لشکر ہے۔ (ابن عساکر، اتحاف، ج ۴ ص ۳۰)

(۴۱) دعا میں ''یاربّ'' کہنے کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب بندہ کہتا ہے یاربّ یاربّ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! لبیک میرے بندے، مانگ! دیا جائے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا! خدائے پاک اسے برکت سے نوازتا ہے جو اپنی ضرورت میں خدا سے دعا کرتا ہے۔ خواہ اسے دے دیا جائے یا نہ دیا جائے۔ (یعنی آخرت کیلئے ذخیرہ کر دیا جائے) (بیہقی فی شعب الایمان، ج ۲ ص ۵۰)

Marfat.com

(۴۲) تنگ دستی کا سوال ربّ تعالیٰ سے کریں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللهِ فَيُوشِكُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ (الترغیب والترہیب، ج ۱ ص ۶۵۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے تنگ دستی پہنچی تو اس نے وہ لوگوں کے سامنے پیش کردی (یعنی لوگوں سے مانگنا، سوال کرنا شروع کردیا) تو اس کی تنگ دستی دور نہ ہوگی۔ اور جو شخص فقر و فاقہ کا شکار ہوا پھر اس نے اسے اللہ کے سامنے پیش کیا۔ (اس کے دور ہونے کی دعا کی) تو اللہ تعالیٰ اسے جلد یا دیر سے ضرور رزق عطا فرمائے گا۔

(۴۳) دعا نہ کرنے والے پر غضب

حدیث قدسی میں ہے:

قال اللہ تعالیٰ مَنْ لَّا يَدْعُونِي أَغْضَبُ عَلَيْهِ (کنز العمال، ج ۲ ص ۶۳)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ سے دعا نہ کرے گا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔

(۴۴) اللہ کی ناراضگی دعاء نہ کرنے میں ہے

دوسری روایت میں ہے:

أبو هريرة رضی اللہ عنه أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عليه (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۴۵۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے تو اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یعنی جو شخص غرور و تکبر اور اپنے کو ربّ تعالیٰ سے بے نیاز سمجھ کر دعا نہ مانگے وہ غضب و لعنت کا مستحق ہے، ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں جاتے وقت دعا نہ مانگی کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ میرے امتحان کا وقت ہے شاید دعا کرنا بے صبری میں شمار نہ ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ کے ذکر یا درود شریف کی کثرت دعاء سے روک دے تو اسے دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ ملے گا۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۷)

(۴۵) دعاء میں اپنی چاہت کا ذکر

قَال رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا دَعَا أَحَدُکُمْ فَلا یَقل اللّٰھمَّ اغفِرلی إن شِئْتَ، اِرْحَمْنِی إِن شِئْتَ، ارزُقْنِی إن شِئتَ، ولَیَعْزِم مَسَألَتَہُ، إِنَّہُ یَفْعلُ ما یَشاءُ، لا مُکْرِہَ لہ (صحیح بخاری، ج ۶ ص ۲۷۱۸)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو یوں نہ کہے الٰہی! تو چاہے تو مجھے بخش دے اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے بلکہ پورے عزم سے دعاء مانگے کیونکہ ربّ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''اگر تو چاہے'' کے الفاظ سے بے رغبتی سی ظاہر ہوتی ہے مطلب یہ نکلتا ہے کہ مجھے تو اس چیز کی ضرورت نہیں لیکن اگر تو چاہتا ہے تو دیدے، وہاں دل کی رغبت دیکھی جاتی ہے۔ پھر فرمایا پورے عزم سے دعا مانگے: یعنی تم دل کے یقین سے دعاء کرو اور عرض کرو مجھے یہ ضرور عطا فرمادے۔ رہی عطا وہ تو بہر حال اس کے کرم پر موقوف ہی ہے تم خود تو یقین قبول رکھو۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۲)

رہا یہ اعتراض کہ مصطفی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بھی تو اس طرح دعا فرمائی کہ اے رب ہمارے! اگر تو بخشش فرماتا ہے تو اپنے بندوں کے سارے گناہوں کو بخش دے۔ تیرا کون سا بندہ ہے جس سے گناہ سرزد نہ ہوتا ہو۔

اس حدیث پاک کو امام ترمذی و حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

مذکورہ بالا اعتراض کا جواب یہ ہے کہ سرکار نامدار ﷺ کے الفاظ مبارک میں لفظ اِنْ بمعنی (اگر) شک اور تذبذب کی بناء پر نہیں کہ اے اللہ عزوجل! اگر تو مغفرت فرمانا چاہے تو مغفرت فرمادے، بلکہ آپ کے مبارک کلام میں لفظ اِنْ تعلیل یعنی وجہ بیان کرنے کیلئے ہے کہ اے مولیٰ عزوجل! تو اپنے بندوں کی بخشش فرما، اس لیے کہ تو ہی بخشش فرمانے والا ہے۔

جیسا کہ باپ اپنے بیٹے سے کہتا ہے کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو یہ کام کر یعنی تو میرا حکم مان لے اور یہ کام کر ڈال اس لیے کہ تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ہوں۔

اسی طرح رعایا میں سے کسی کا حاکم سے کہنا کہ اگر تو حاکم ہے تو مجھ پر عطاؤں کی بارش فرما یعنی مجھے عطیات سے نواز دے، یہ نہیں کہ اگر تو حاکم ہے تو دے ورنہ نہیں۔

چنانچہ مذکورہ حدیث پاک کا معنی بھی یہی ہے کہ اے پروردگار! ہماری بخشش فرما، اس لیے کہ تو خوب بخشش فرمانے والا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمّد

(۴۶) ربّ تعالیٰ جو چاہے عطا فرما دیتا ہے

إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلاَ يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللهَ لاَ يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو یوں نہ کہے الٰہی! تو چاہے تو مجھے بخش دے لیکن عزم کرے اور خوب رغبت ظاہر کرے کیونکہ رب تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز بڑی نہیں جو چاہے عطا فرمادے۔ (صحیح مسلم، ج ۸ ص ۶۴)

وضاحت

اس حدیث مبارک کی شرح میں مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مانگتے وقت یہ کہے کہ خدایا یہ چیز مجھے ضرور دیدے مجھے اس کی

حاجت ہے میں تو تیرے دروازے سے لے کر ہی اٹھوں گا بتا تیرے سواء میرا دروازہ اور کون سا ہے وغیرہ وغیرہ

پھر فرمایا: رب تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز بڑی نہیں جو چاہے عطا فرمادے۔ جو چیز ہمارے لئے مشکل سے مشکل ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آسان سے آسان ہے اگر تمام جہان کی ساری تمنائیں پوری کردے تو یہ تمام اس کے سمندرِ کرم کا ایک قطرہ بلکہ اس سے بھی کم اس کے کُن فرمادینے میں ہمارا بیڑا پار ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۳ ص ۲۹۲)

(۴۷) اللہ تعالیٰ کو پیاروں کی آواز محبوب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ أَنَسِ بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال رَسُوْلَ الله ﷺ إن العبد المؤمن ليدعوا الله تعالیٰ فيقول الله تعالیٰ لجبريل لاتجبه فإنی أحب أن أسمع صوته، وإذا دعاه الفاجر قال يا جبريل اقض حَاجَتَهٗ فإنی أحبُّ أن أسمع صوته۔

بیشک بندہ مومن اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے تو رب جل وعلا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرماتا ہے: اس کی دعا قبول نہ کر کہ میں اس کی آواز سننے کو دوست رکھتا ہوں۔ اور جب فاجر دعا کرتا ہے رب جل جلالہ فرماتا ہے: اے جبریل! اس کی حاجت روا کردے کہ میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا (ابن النجار نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (کنز العمال بحوالہ ابن النجار، ج ۲ ص ۸۵، ۶۲۰)

(۴۸) گناہوں سے مغفرت کی دعاء

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے ابن آدم، تم سب گناہگار ہوں سوائے اس کے جسے میں عافیت دوں (جیسے انبیاء علیہم السلام) تم مجھ سے گناہوں کی مغفرت مانگا کرو میں تمہاری مغفرت فرمادوں گا۔ تم سب فقیر محتاج ہو سوائے اس کے جسے میں غنی کروں۔ لہٰذا مجھ سے مانگا کرو میں تمہیں عطا فرماؤں گا۔ تم سب گم کردہ راہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت بخشوں۔ تو تم مجھ سے ہدایت کا سوال کرتے رہا کرو

میں تمہیں سیدھی راہ چلاؤں گا۔

اگر تمہارے اگلے پچھلے، زندے مردے، تر اور خشک سب مجھ سے سوال کریں حتیٰ کہ ہر ایک اپنے سوالات کی انتہا کر دے پھر جو انہوں نے مانگا ہو ان کو عطا فرما دوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی نہیں ہوتی جتنی کہ اگر تم میں سے کوئی سوئی کے ناکے کو سمندر میں ڈبوئے۔ اور یہ اس لئے کہ میں ہی کریم، بزرگ اور اکیلا ہوں۔ میری عطا بھی کلام اور میری سزا بھی کلام ہے یعنی میری شان یہ ہے کہ جب میں کام کرنا چاہتا ہوں تو اسے کہتا ہوں: ہوجا! وہ ہوجاتا ہے۔ (الترغیب والترہیب، مترجم ج ۱ ص ۶۵۰)

(۴۹) اسمِ اعظم کے ساتھ دعاء

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ان الفاظ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۱۵)

کا ورد کرتے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اختیار کر کے دعا کی۔ یہ اسم اعظم ایسا ہے کہ اس کے ذریعے جو دعا مانگی جاتی ہے اللہ قبول فرماتا ہے۔

(۵۰) اسم اعظم کا وسیلہ

''سنن نسائی'' میں ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا، نماز کے بعد اس نے یہ دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ (سنن نسائی، ج ۳ ص ۵۲)

تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے واسطہ سے

دعا مانگی ہے اور اسم اعظم وہ نام ہے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے جو التجا کی جاتی ہے وہ پوری ہوتی ہے۔

(۵۱) آیت کریمہ کے صدقے دعائیں قبول

حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ خوش خصال، پیکر حسن و جمال، دافع رنج و ملال، صاحب جود و نوال، رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال ﷺ نے فرمایا: حضرت ذوالنون (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) نے مچھلی کے پیٹ میں یہ کلمات کہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ (پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء)

کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا)

لہٰذا جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا مانگے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ (سنن الترمذی ج ۵ ص ۳۰۲ حدیث ۶۱۵۳) اور مستدرک حاکم میں بالخصوص ''رنج والم'' کے الفاظ آئے ہیں۔

(۵۲) افضل ذکر و دعاء

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے شہنشاہ مدینہ، قرار قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور سب سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ج ۴، ص ۲۴۷، حدیث ۳۸۰۰)

(۵۳) بہترین دعاء اور بہترین کلمہ

حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہ خوش خصال، پیکر حسن و جمال، دافع رنج و ملال، صاحب جود و نوال، رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال ﷺ نے فرمایا: بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے اور سب سے بہتر کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے کے انبیاء علیہم السلام نے کہا (وہ یہ ہے):

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(جامع ترمذی، ج۵، ص۳۳۹، حدیث۳۵۹۶)

(۵۴) دعاؤں کے صدقے مغفرت

مدینے کے تاجدار ﷺ کا فرمان مغفرت نشان ہے، میری امت گناہ سمیت قبر میں داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مومنین کی دعاؤں سے بخش دی جائے گی۔ (المعجم الاوسط، ج۱، ص۵۰۹، حدیث۱۸۷۹)

(۵۵) دوسروں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی فضیلت

''جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے، اللہ عزوجل اس کے لیے ہر مومن مرد وعورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے''۔

(مجمع الزوائد، ج۱۰، ص۳۵۲، حدیث۱۷۵۹۸)

اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ

پیارے بھائیو! جھوم جایئے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آ گیا۔ ظاہر ہے اس وقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑ و بلکہ اربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری امت کی مغفرت کے لیے دعا کریں گے تو ان شاء اللہ عزوجل ہمیں اربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ میں اپنے لیے اور تمام مومنین ومومنات کے لیے دعا تحریر کر دیتا ہوں۔ (اول آخر درود شریف پڑھ لیں) ان شاء اللہ عزوجل ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ۔

یعنی اے اللہ! میری اور ہر مومن ومومنہ کی مغفرت فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(۵۶) اللہ عزوجل بندے کے گمان کے پاس ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم إن اللہ یقول أنا عند ظن عبدی فی وأنا

Marfat.com

معه إذا دعانی (سنن ترمذی، ج ۴ ص ۴۹۶)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھ سے دعا کرے''۔

احسن الدعاء میں ہے: یعنی وہ جیسا اللہ تعالیٰ سے گمان رکھتا ہے وہ اس سے ویسا ہی معاملہ فرماتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت سے ساتھ ہونا تو ہر شے کے لیے ہے۔ یہ خاص معیت کرم ورحمت ہے، جو دعا کرنے والے کو ملتی ہے۔ اس سے زیادہ کیا دولت و نعمت ہوگی کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔ ہزار حاجت روائیاں اس پر نثار اور لاکھوں مقصد اسی کے ذریعے پورے ہوتے ہیں۔

(۵۷) مستقل دعاء گناہوں کی بخشش کا سبب ہے

أنس بن مالك رضی الله عنه قال سمعتُ النبیَّ ﷺ یقول قال الله یا ابن آدم، إِنَّكَ ما دَعَوْتَنی و رَجَوْتَنی غفرتُ لك علی ما كانَ مِنكَ، ولا أُبالِی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرزند آدم! تو جب تک مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور میرا امیدوار رہے گا، میں تیرے گناہ کیسے بھی ہوں، معاف فرماتا ہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۴۸)

(۵۸) غیبت کا کفّارہ دعائے مغفرت ہے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كفارة من اغتبته أن تستغفر له (احیاء علوم الدین، ج ۳ ص ۱۵۳)

غیبت کا کفّارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

''یا عفوُ'' کے پانچ حروف کی نسبت سے 5 مدنی پھول

(1) پہلا فائدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے حکم کی پیروی ہوتی ہے کہ اس کا حکم ہے: مجھ

Marfat.com

سے دعا مانگا کرو۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (مومن:۶۰)

''مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا''۔ (کنز الایمان)

(2) دعا مانگنا سنت ہے کہ ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفی ﷺ اکثر اوقات دعا مانگتے۔ لہٰذا دعا مانگنے میں اتباع سنت کا بھی شرف حاصل ہوگا۔

(3) دعا مانگنے میں اطاعت رسول ﷺ بھی ہے کہ آپ ﷺ دعا کی اپنے غلاموں کو تاکید فرمایا کرتے تھے۔

(4) دعا مانگنے والا عابدوں کے زمرہ (یعنی گروہ) میں داخل ہوتا ہے کہ دعا بذات خود ایک عبادت بلکہ عبادت کا بھی مغز ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

(5) دعا مانگنے سے یا تو اس کا گناہ معاف کیا جاتا ہے یا دنیا ہی میں اس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دعا اس کے لیے آخرت کا ذخیرہ بن جاتی ہے۔

قبولیت دعاء کا خصوصی طریقہ

مسند دارمی میں ہے کہ 100 مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، جنتی زیور ص ۵۸۷)

ایمان پر خاتمہ کے چار وظائف اور دعائیں

ایک شخص بارگاہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں حاضر ہو کر ایمان پر خاتمہ بالخیر کے لیے دعا کا طالب ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے لیے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا:

(1) (روزانہ) 41 بار صبح (یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ) (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تو) اول و آخر درود شریف۔

(2) سوتے وقت اپنے سب اوراد کے بعد سورۂ کافرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضرورت ہو تو کلام کے بعد پھر سورۂ کافرون تلاوت کر لیں کہ

Marfat.com

خاتمہ اسی پر ہوان شاء اللہ عزوجل خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

(3) تین بار صبح اور تین بار شام اس دعا کا ورد رکھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَّعْلَمُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ

(اے اللہ عزوجل ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اس سے استغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے)

(الملفوظ حصہ ۲، ص ۲۳۴)

(4) بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ وُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ

(اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو) صبح وشام تین تین بار پڑھیے، دین، ایمان، جان، مال، بچے سب محفوظ رہیں گے۔

(شجرہ قادریہ رضویہ ص ۱۲)

صبح وشام کی تعریف

آدھی رات کے بعد سے لے کر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے اور ابتدائے وقت ظہر سے غروب آفتاب تک شام کہلاتی ہے۔ (الوظیفۃ الکریمۃ ص ۹)

جادو اور بلاؤں سے حفاظت کے لیے شش قفل

ان چھ دعاؤں کو ''شش قفل'' کہتے ہیں جو شخص رات کو ہمیشہ شش قفل پڑھتا رہے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ ہر خوف وخطرہ سے اور جادو سے اور ہر قسم کی بلاؤں سے ان شاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔ (جنتی زیور، صفحہ ۵۸۲)

قفل اول

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

قفل دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الخَلَّاقِ الْعَلِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ وَّهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ

قفل سوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ وَّهُوَ الْعَلِيْمُ الْبَصِيْرُ

قفل چہارم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ وَّهُوَ الْغَنِیُّ الْقَدِيْرُ

قفل پنجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ وَّهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ

قفل ششم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ وَّهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ الْحَكِيْمُ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

Marfat.com

چہل رَبّنَا (40)

قرآنی دعائیں

Marfat.com

قبولیتِ دعاء اور استقامت علی الایمان کے لئے دعائیں

(1) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ (البقرۃ، آیت ۱۲۷)

اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا۔

(2) رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ (البقرۃ، آیت ۱۲۸)

اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والے اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

دین و دنیا کی تمام بھلائیوں کے لئے

(3) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اِے ربّ ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (پارہ ۲ سورۂ بقرۃ، آیت ۲۰۱)

ثابت قدمی اور نصرت و فتح کے لئے ہر معاملات میں بالخصوص جنگ میں

(4) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾

اے رب ہمارے! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے پاؤں جمے رکھ کافر لوگوں پر ہماری مدد کر۔ (البقرۃ، آیت ۲۵۰)

(5) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

اے ہمارے رب! بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے۔ (آل عمران، آیت ۱۴۷)

Marfat.com

ہر مشکل اور پریشانی سے نجات کی دعاء

(6) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

اے رب ہمارے! ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں۔ (البقرۃ، آیت ۲۸۶)

بخشش ورحمت، فلاح دنیاوآخرت کے لئے

(7) رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا

اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا۔

(البقرۃ، آیت ۲۸۶)

(8) رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ (البقرۃ، آیت ۲۸۶)

اے رب ہمارے! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہربانی کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

عذاب جہنّم سے بچاؤ کے لئے

(9) رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

اے رب ہمارے! ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (آل عمران، آیت ۱۶)

(10) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾

اے ہمارے رب! ہم سے پھیر دے جہنّم کا عذاب بیشک اس کا عذاب گلے کا غل ہے۔ (فرقان، آیت ۶۵)

(11) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

اے رب ہمارے! تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (آل عمران، آیت ۱۹۱)

Marfat.com

دنیا و آخرت کی ذلّت و رسوائی سے بچنے کی دعا

(12) رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

اے رب ہمارے! بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (آل عمران، آیت ۱۹۲)

بخشش اور ایمان بالخیر و عافیت والی موت کی دعائیں

(13) رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا

اے رب ہمارے! ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ (آل عمران، آیت ۱۹۳)

(14) رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾

اے رب ہمارے! تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما دے، اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر۔ (آل عمران، آیت ۱۹۳)

(15) رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ (آل عمران، آیت ۱۹۴)

اے رب ہمارے! اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

خصوصی رحم و کرم اور مغفرت کی دعا

(16) رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۖ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

اے رب ہمارے! ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔ (اعراف، آیت ۲۳)

ہدایت اور دل کی کی اصلاح کے لئے

(17) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ

Marfat.com

اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (آل عمران، آیت ۸)

اے رب ہمارے! دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا۔

اللہ کے دوستوں سے ملاقات کے لئے

(18) رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے رب ہمارے! بے شک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دن کے لئے جس میں کوئی شبہ نہیں بے شک اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا۔ (آل عمران، آیت ۹)

فضیلت

جو شخص اللہ کے دوستوں سے ملنے کا آرزومند ہو تو وہ اس آیت کو کثرت سے پڑھے۔

ایمان پر استقامت کی دعاء

(19) رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اے رب ہمارے! ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ (آل عمران، آیت ۵۳)

(20) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (مائدہ، آیت ۸۳)

اے رب ہمارے! ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے۔

آزمائش و تنگی میں فراخی کے لئے دعائیں

(21) رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَاۗىِٕدَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

اے رب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ (مائدہ، آیت ۱۱۴)

Marfat.com

ظالموں سے نجات کی دعاء

(22) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾

اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر۔ (اعراف، آیت ۴۷)

بہترین کامیابی اور آپس میں صلح کیلئے دعاء

(23) رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿٨٩﴾

اے رب ہمارے! ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر۔

(اعراف، آیت ۸۹)

آزمائش و تنگی میں اور دعائے صبر و استقلال

(24) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾ (اعراف، آیت ۱۲۶)

اے رب ہمارے ہم پر صبر اُنڈیل دے اور ہمیں مُسلمان اٹھا۔

ظالموں اور کافروں کے فتنے سے بچنے کے لئے

(25) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ (یونس، آیت ۸۵، ۸۶)

الٰہی! ہم کو ظالم لوگوں کے لئے آزمائش نہ بنا۔ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے۔

(26) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾ (ممتحنہ، آیت ۵)

اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے اے ہمارے رب بیشک تو ہی عزّت و حکمت والا ہے۔

کام کی بہتری کیلئے دعاء

(27) رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾ (ممتحنہ، آیت ۴)

Marfat.com

اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

گمشدہ چیز کے ملنے کی دعاء

(28) رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَ مَا نُعْلِنُ ؕ وَ مَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾

اے ہمارے رب! تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور اللہ پر کچھ چُھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں۔ (ابراہیم، آیت ۳۸)

قبولیتِ دعاء کے لئے

(29) رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ (ابراہیم، آیت ۴۰)

اے ہمارے رب! اور میری دعا سن لے۔

والدین کے لیے مغفرت کی دعائیں

(30) رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔ (ابراہیم، آیت ۴۱)

رحمت وہدایت کی دعائیں

(31) رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾

اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر۔ (کہف، آیت ۱۰)

زیادتی اور شرارت سے بچنے کی دعاء

(32) رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾

اے ہمارے رب! بیشک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے

Marfat.com

پیش آئے۔(طٰہٰ، آیت ۴۵)

(33) رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿۵۰﴾ (طٰہٰ، آیت ۵)

ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لائق صورت دی پھر راہ دکھائی۔

بخشش، رحم وکرم کی دعاء

(34) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾

اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔(مؤمنون، آیت ۱۰۹)

نیک اور پاکیزہ اولاد کے لئے دعاء

(35) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ (فرقان، آیت ۷۴، پارہ ۱۹)

اے ہمارے رب! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

آیت مبارکہ سے زہریلے جانور کے کاٹنے کا علاج فضیلت

جس جگہ زہریلہ جانور کاٹ لے اس جگہ انگلی گھماتے ہوئے ایک سانس میں سات مرتبہ اس آیت مبارکہ کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے چھینٹا مارے یا کان میں دم کر دیں، ان شاء اللہ زہر کا اثر جاتا رہے گا۔

دین ودنیا میں قدر ومنزلت کیلئے دعاء

(36) اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۴﴾

بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔(فاطر، آیت ۳۴)

مؤمنوں کیلئے مغفرت وجنّت کی دعاء

(37) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ (غافر، آیت ۷)

اے رب ہمارے! تیرے رحمت وعلم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(38) رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَ عَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (غافر، آیت ۸)

اے ہمارے رب! اور انہیں بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں بیشک تو ہی عزّت وحکمت والا ہے۔

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ (غافر، آیت ۹)

ترقیٔ ایمان اور مغفرت کی دعائیں

(39) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (حشر، آیت ۱۰)

اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

Marfat.com

تکمیل نور ہدایت کے لئے

(40) رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨

اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔ (تحریم، آیت ۸)

لفظِ ''رَبّ'' سے

(27) قرآنی دعائیں

(1) نئے شہر یا ملک میں امن وسلامتی اور بہترین روزگار کے لئے

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

اے رب میرے! اس شہر کو امان والا کردے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے۔ (سورۃ البقرۃ، پارہ 1، 126)

(2) جس کو حمل نہ ٹھیرتا ہو، یا حمل ضائع ہوجاتا ہو

رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ (سورۂ آلِ عمران، پارہ ۳، آیت ۳۵)

اے رب میرے! میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تو مجھ سے قبول کرلے بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا۔

فضیلت

جس عورت کو حمل نہ ٹھیرتا ہو، یا حمل ضائع ہوجاتا ہو وہ ہونے والے بچے کو نیک کام میں وقف کرنے کی نیت سے دعا کرے، ان شاء اللہ عزوجل وہ اس دعا کے صدقہ اولاد کی نعمت سے بہرہ مند ہوں گی۔

(3) لڑکا گھر سے بھاگ گیا ہو تو

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

اے رب میرے! مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔ (سورۃ آل عمران، آیت ۳۸)

فضیلت

حضرت خواجہ اجمیری علیہ رحمۃ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی مہم درپیش ہو تو یا نیک بخت فرزند کا آرزومند ہو یا کسی کا لڑکا بھاگ گیا ہو تو اس دعا کو روزانہ ۳۳ مرتبہ پڑھے۔

Marfat.com

(4) اچھے برے کام کی اطلاع بذریعہ خواب

رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً (آل عمران، آیت ۴۱)

اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی کر دے۔

(5) نقصان دہ احوال سے بچنے کی دعاء

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَالَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾ (سورۂ ھود، آیت ۴۷، پارہ ۱۲)

اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں۔

(6) حضرت یوسف علیہ السلام کی دعاء

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾

اے میرے رب! بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے مِلا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں۔

(سورۂ یوسف، آیت ۱۰۱، پارہ ۱۳)

(7) اولاد کو نیک اور صالح بنانے کی دعا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ (سورۂ ابراہیم، پارہ ۱۳، آیت ۴۰)

اے میرے رب! مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو۔

(8) والدین پر خصوصی رحم و کرم کی دعا

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾ (اسراء، پارہ ۱۵، آیت ۲۴)

Marfat.com

اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

(9) حق وصداقت کے پرچار کے لئے یہ پڑھے

رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾ (اسراء، پارہ ۱۵، آیت ۸۰)

اے میرے رب! مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا، اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔

(10) حضرت زکریّا علیہ السلام کی دعاء

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ﴿۴﴾ (سورۂ مریم، آیت ۴، پارہ ۱۶)

عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا۔

(11) حافظہ مضبوط، زبان کی لکنت، سانس چڑھنے سے نجات کی دعا

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾ (سورۃ طٰہٰ، پارہ ۱۶، آیت ۲۵ تا ۲۸)

اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کھول دے، اور میرے لئے میرا کام آسان کر، اور میری زبان کی گرہ کھول دے، کہ وہ میری بات سمجھیں۔

فضیلت

جس شخص کا سینہ بولنے چلنے میں کمزور ہو سانس چڑھتا ہو یا اس کے مزاج میں رعب غالب رہتا ہو یا مجمع کثیر میں گھبراتا ہو تو وہ ہر روز صبح کی نماز کے بعد اکیس مرتبہ سورۃ طٰہٰ کی ان آیات کو پڑھے، ان شاء اللہ یہ سب باتیں جاتی رہیں گی۔

زبان کی لکنت دور کرنے کے لئے روزانہ ۳ مرتبہ پڑھیں، اور ذہنی کشادگی اور علم کی

ترقی کے لئے فجر کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

(12) علم میں زیادتی کی دعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (سورۃ طٰہٰ، پارہ ۱۶ آیت ۱۱۴)

اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔

(13) اولاد کے حصول کے لئے حضرت زکریّا علیہ السلام کی دعاء

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾

اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث۔

(سورۃ الانبیاء، پارہ ۱۷، آیت ۸۹)

فضیلت

روزانہ ہر نماز کے بعد ۱۴۱ بار پڑھیں اور دودھ پر دم کر کے دونوں میں میاں بیوی پئیں۔

(14) سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

اے میرے رب! حق فیصلہ فرما دے اور ہمارے رب رحمٰن ہی کی مدد درکار ہے ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو۔ (سورۂ انبیاء، آیت ۱۱۲، پارہ ۱۷)

(15) بہترین روزگار اور بہترین جگہ کے انتخاب کے لئے

رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾

اے میرے رب! مجھے برکت والی جگہ اتار، اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

(سورہ مؤمنون، پارہ ۱۸، آیت ۲۹)

(16) کفریہ عقائد، بدعقیدہ اور برے لوگوں سے محفوظ رہنے کی دعا

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۴﴾ (سورہ مؤمنون، پارہ ۱۸، آیت ۹۴)

Marfat.com

اے میرے رب! مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا۔

(17) نماز میں یا نماز کے باہر شیطانی وسوسے اور گندے خیالات سے نجات کی دعا

رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ (سورہ مؤمنون، پارہ ۱۸، آیت ۹۷)

اے میرے رب! تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے۔

(18) دعائے مغفرت

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ (سورہ مؤمنون، پارہ ۱۸، آیت ۱۱۸)

اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا۔

(19) حضرت لوط علیہ السلام کی دعاء

بدکاروں اور بدکاری سے محفوظ رہنے کے لئے

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ (سورۂ شعراء، پارہ ۱۹، آیت ۱۶۹)

اے میرے رب! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچا۔

فضیلت

شوہر، زوجہ، بچوں بلکہ تمام گھر والوں کو بدکاروں اور بدکاری سے بچانے کے لئے یہ دعاء مجرّب ہے۔ ہر نماز کے بعد تہہ دل سے تین مرتبہ اس دعاء کو پڑھیں۔

(20) نیکی کی توفیق اور شاکر بندہ بننے کے لئے

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا، اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے، اور مجھے اپنی

Marfat.com

رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قربِ خاص کے سزوار ہیں۔
(سورۂ نمل، پارہ ۱۹، آیت ۱۹)

(21) ظلم وزیادتی سے نجات کی دعاء

رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ (سورۂ قصص، آیت ۱۶، پارہ ۲۰)
عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے۔

(22) دہشت گردی، جارحانہ مظالم، اور ظالموں سے حفاظت کی دعاء

رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۱﴾ (سورۂ قصص، پارہ ۲۰، آیت ۲۱)
اے میرے رب! مجھے ستم گاروں سے بچالے۔

(23) بہترین روزی وروزگار کے لئے دعا

رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ﴿۲۴﴾ (سورۂ قصص، پارہ ۲۰، آیت ۲۴)
اے میرے رب! میں اس کھانے کا جو تو میرے لئے اتارے محتاج ہوں۔

(24) فتنہ وفساد اور فسادی لوگوں سے نجات کی دعاء

رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۳۰﴾ (سورۂ عنکبوت، آیت ۳۰، پارہ ۲۰)
اے میرے رب! میری مدد کر ان فسادی لوگوں پر۔

(25) نیک اولاد طلب کرنے کے لئے

رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰۰﴾ (سورۂ صٰفّٰت، پارہ ۲۳، آیت ۱۰۰)
الٰہی! مجھے لائق اولاد دے۔

(26) حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی دعاء

رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰىهُ وَ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَ اِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۵﴾

Marfat.com

اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔

(سورۂ احقاف، پارہ ۲۶، آیت ۱۵)

فضیلت

رب تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے، والدین اور اولاد کے لئے نیکی کی توفیق، اولاد کو تابع فرمان بنانے کے لئے یہ دعاء ہر نماز کے بعد کم از کم ایک بار ضرور پڑھیں۔

(27) حضرت نوح علیہ السلام کی دعاء

اپنے لئے، والدین کے لئے اور تمام مؤمنوں کے لئے دعاء مغفرت

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ (سورۂ نوح، آیت ۲۸، پارہ ۲۹)

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مَردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی۔

Marfat.com

باب سوم

احادیثِ کریمہ سے

ماخوذ دعاءِ عبادات

Marfat.com

عبادات میں دعا کا مقام

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ''عبادات میں دعا کی وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی''۔ (تنبیہ الغافلین، صفحہ ۶۱۲، حدیث ۷۷۵)

(1) خطاؤں کی معافی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ! نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (بخاری، الصحیح، ۱:۲۵۹، کتاب صفۃ الصلوٰۃ، رقم:۷۱۱)

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان ہے، اے اللہ! مجھے خطاؤں سے یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے''۔

(2) بخشش کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

''اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا گناہ صرف تو ہی بخشتا ہے مجھے اپنی بارگاہ میں بخشش عطا فرما دے اور مجھ پر رحم فرما یقیناً تو ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے''۔
(بخاری الصحیح، ۱:۲۸۶ کتاب صفۃ الصلوٰۃ، رقم:۷۹۹)

(3) دین و دنیا کی سلامتی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَ مَالِیْ۔

''اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے گھر والوں اور اپنے مال میں عفو اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں''۔ (ابوداؤد، السنن، ۴:۳۱۸، کتاب الادب، رقم: ۵۰۷۴)

Marfat.com

(4) دعاء مغفرت

اَللّٰھُمَّ! لَکَ أَسْلَمْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ أَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ لِیْ غَیْرُکَ۔ (بخاری، الصحیح، ۶: ۲۶۸۹، کتاب التوحید، رقم: ۶۹۵۰)

''اے اللہ! میں تیرا ہی تابع فرماں ہوا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع ہوا اور تجھی سے میں نے انصاف چاہا اور تجھی کو حاکم مانا تو مجھے بخش دے وہ لغزشیں جو مجھ سے پہلے ہوئیں یا جو بعد میں ہوں گی اور جو میں نے چھپ کر کیا اور جن کو میں نے علانیہ کیا تو میرا معبود ہے میرے لئے تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

(5) جسم کی سلامتی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔ (ابوداؤد السنن، ۴: ۳۲۴ کتاب الادب رقم: ۵۰۹۰)

''اے اللہ! میرے جسم کو سلامت رکھ اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ اے اللہ! میری روح کو سلامت رکھ تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

(6) معافی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

''اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرمادے''۔ (ترمذی الجامع الصحیح، ۵: ۵۳۴ ابواب الدعوات رقم: ۳۵۱۳)

(7) علم و عمل اور عزّت و سلامتی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ أَغْنِنِیْ بِالْعِلْمِ وَزَیِّنِّیْ بِالْحِلْمِ وَأَکْرِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَجَمِّلْنِیْ بِالْعَافِیَۃِ۔

(دیلمی، الفردوس، ۱: ۴۶۹ رقم: ۱۹۰۶)

''اے اللہ! مجھے علم کی دولت سے مالا مال فرمادے حلم سے مزین کردے تقویٰ کے

Marfat.com

ساتھ عزت بخش دے اور عافیت وسلامتی کے ساتھ آراستہ فرما"۔

(8) بہترین اعمال واخلاق کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ اَنْعِشْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ فَاِنَّهُ لَایَهْدِیْ لِصَالِحِهَاوَلَایَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۔

(طبرانی، المعجم الصغیر، ۱:۲۵۶ رقم:۶۱۰)

"اے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ معاف فرمادے اور مجھے بلند کر اور میری کمی کی تلافی کر اور مجھے اچھے اعمال اور اخلاق کی ہدایت دے بے شک اچھے اخلاق کی صرف تو ہی ہدایت دے سکتا ہے اور برے اعمال اور برے اخلاق سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے"۔

(9) خطاء وجہالت سے معافی کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ أَمْرِیْ وَمَاأَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ

"اے اللہ! میری خطاء وجہل اور کسی بھی معاملے میں کمی بیشی کو معاف فرمادے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے"۔ (بخاری الصحیح، ۵:۲۳۵۰ کتاب الدعوات رقم:۶۰۳۶)

(10) دین وایمان پر ثابت قدمی کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِیْ الْاَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِیْمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیْمًا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْب۔

(ترمذی الجامع الصحیح، ۵:۶۷۴ ابواب الدعوت رقم:۳۴۰۷)

"اے اللہ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی، تیری نعمت پر شکر، حسن عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں میں ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور ہر خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس گناہ سے

تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے یقیناً تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے''۔

(11) بھلائیوں کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرِّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ

(حاکم المستدرک، ۱:۷۰۶ رقم: ۱۹۲۴)

''اے اللہ! میں تجھ سے تمام خوبیاں اور بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور میں تمام برائیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہی ہاتھ ہیں۔

(12) علمِ نافع کی دعاء

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَ عَلِّمْنِیْ مَا يَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ۔

''اے اللہ! تو نے جو علم مجھے عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور مزید نفع بخش علم عطا فرما اور میرے علم میں اضافہ فرما ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں عذاب والوں کی حالت سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ (ترمذی الجامع الصحیح، ۵:۵۷۸ ابواب الدعوات رقم: ۳۵۹۹)

(13) اطاعت کی توفیق نصیب ہونے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِفْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِكْرِكَ وَاُرْزُقْنِیْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ۔ (طبرانی المعجم الاوسط، ۵:۲۸۹ رقم: ۵۳۴۱)

''اے اللہ! اپنے ذکر کے لئے میرے دل کے کان کھول دے اور مجھے اپنی اور اپنے رسول (ﷺ) کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کی توفیق عطا فرما''۔

(14) دین و دنیا کے احوال کی اصلاح کی دعاء

اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیْ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِیْ وَأَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَاشِیْ وَأَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیْ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ

Marfat.com

رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔ (مسلم الصحیح، ۴:۲۰۸۷ کتاب الذکر والدعا، رقم:۲۷۲۰)

''اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے جو میرے معاملے کا محافظ ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس سے میری روزی ہے اور میری آخرت کو درست کر دے جس میں میرا تیری طرف لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں میری زیادتی کا سبب بنا اور میری وفات کو ہر شر سے میرے لئے راحت بنا دے''۔

(15) صحت وعفت اور حسن خلق کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ۔

''اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، حسن خلق اور رضا بہ تقدیر ہونے کا سوال کرتا ہوں''۔ (بخاری الادب المفرد، ۱:۱۱۵ رقم:۳۰۷)

(16) فلاح وکامرانی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَ نَجَاحًا یَتْبَعُهُ فَلَاحٌ وَ رَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِیَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَ رِضْوَانًا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے صحت ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ اور ایسی نجات جس کے پیچھے فلاح ہو اور تیری رحمت، عافیت، مغفرت اور تیری خوشنودی چاہتا ہوں''۔ (حاکم المستدرک، ۱:۷۰۴ رقم:۱۹۱۹)

(17) ہر مشکل کی آسانی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ الْطُفْ بِیْ فِیْ تَیْسِیْرِ کُلِّ عَسِیْرٍ فَاِنَّ تَیْسِیْرَ کُلِّ عَسِیْرٍ عَلَیْكَ یَسِیْرٌ وَأَسْأَلُكَ الْیُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ۔ (طبرانی المعجم الاوسط، ۲:۶۱ رقم:۱۲۵۰)

''اے اللہ! ہر تنگی کو اپنے لطف وکرم سے مجھ پر آسان فرما دے پس بے شک ہر مشکل کو آسان کرنا تیرے لئے آسان ہے میں تجھ سے دنیا وآخرت میں آسانی اور عفو ودرگزر کا سوال کرتا ہوں''۔

Marfat.com

(18) دل وزبان کی اصلاح اور ہدایت کی دعاء

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ۔

(ترمذی الجامع الصحیح، ۵: ۵۵۴، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۵۱)

''اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھوڈال میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو قائم رکھ میری زبان کو درست رکھ میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے''۔

(19) بہترین انجامِ آخرت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ! اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْآخِرَةِ۔ (احمد بن حنبل المسند، ۴: ۱۸۱)

''اے اللہ! ہمارے تمام معاملات کے انجام کو حسین بنادے اور ہمیں دنیا کی ندامت اور عذاب آخرت سے بچا''۔

(20) جائز مقدّمہ وفیصلہ میں کامیابی کی بہترین دعاء

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ۔

(ترمذی الجامع الصحیح، ۵: ۵۵۴، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۵۱)

''اے میرے پروردگار! میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ کر مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما''۔

(21) پاکیزگیٔ اخلاق واحوال کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ

Marfat.com

الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتْمِمْهَا عَلَيْنَا۔

''اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت ڈال اور ہمارے درمیان صلح وصفائی رکھ اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اجالے سے اندھیرے کی طرف جانے سے بچا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے کانوں ہمارے دلوں اور ہماری بیویوں اور ہمارے اولاد میں ہمیں برکت دے اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والا بنا اپنا ثناخواں وقائل اور یہ نعمت ہم پر پوری فرما''۔ (ابوداؤد، السنن، ۱: ۲۵۴ کتاب الصلوٰۃ رقم: ۹۶۹)

(22) دل، زبان اور آنکھوں کی اصلاح کی دعاء

اَللّٰهُمَّ! طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔

(حکیم ترمذی نوادر الاصول فی احادیث الرسول، ۲: ۲۲۷)

اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک فرما اور میرے عمل کو رِیا سے میری زبان کو جھوٹ سے اور آنکھوں کو خیانت سے پاک فرما دے بے شک تو ہی آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور دلوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔

(23) دین و دنیا اور امورِ آخرت میں کامیابی کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيَاةِ وَ خَيْرَ الْمَمَاتِ وَ ثَبِّتْنِيْ وَ ثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَاتِيْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِيْ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ وَاَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ آمين۔

''اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دعاء بہترین کامرانی، بہترین عمل،

بہترین ثواب، بہترین زندگی اور بہترین موت مانگتا ہوں تو مجھے (حق پر) ثابت قدم رکھ اور میری (نیکیوں کی) ترازو (کا پلہ) بھاری کر دے اور میرے ایمان کو محکم (و مضبوط) کر دے اور میرے درجات بلند کر دے اور میری نماز قبول فرما اور میری خطاؤں کو معاف کر دے اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میں تجھ سے خیر و خوبی کی ابتداؤں کا اور خیر و خوبی کی انتہاؤں کا اور جامع خیر و خوبی کا اور اول و آخر کا اور ظاہر و باطن خیر کا اور جنت میں اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔

(حاکم، المستدرک، ۱:۱۰۷ رقم:۱۹۱۱)

(24) راہ راست اور اعمال کی خیر و خوبی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ مَا آتِیْ وَخَیْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَیْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَھَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ آمین۔ (حاکم، المستدرک، ۱:۱۰۷ رقم:۱۹۱۱)

''اے اللہ! میں ہر اس چیز کی خیر کا جو میں اختیار کروں اور ہر اس کام کی خیر کا جو میں کروں اور ہر اس کام کی خیر کا جو میں اختیار کروں اور جو ظاہر ہے اس کی خیر کا اور جو پوشیدہ ہے اس کی خیر کا اور جنت میں بلند درجات کا تجھ سے سوال کرتا ہوں آمین۔

(25) ظاہری و باطنی احوال کی اصلاح کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ آمین۔

''اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند کر دے اور میرا بوجھ ہلکا کر دے اور میرا ہر کام درست کر دے اور میرا دل پاک کر دے اور تو میری شرمگاہ کی حفاظت کر اور تو میرے دل کو روشن کر دے اور میرے گناہ بخش دے اور میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ درجات کی دعا بھی کرتا ہوں۔ آمین۔ (حاکم، المستدرک، ۱:۱۰۷ رقم:۱۹۱۱)

Marfat.com

(26) زندگی کے ہر شعبہ میں برکت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَفِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ اَھْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ فَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْاَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ آمین۔ (حاکم المستدرک، ۱:۷۰۱ رقم:۱۹۱۱)

''اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میرے کانوں میں، میری آنکھوں میں، میری روح میں، میرے جسم میں، میرے اخلاق میں، میرے گھر بار میں میری (پوری) زندگی میں میری موت میں اور میرے ہر عمل میں میرے لئے برکتیں عطا فرمادے تو میری نیکیوں کو قبول فرمالے میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ وارفع درجات کی دعا کرتا ہوں آمین۔

(27) رزق میں برکت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

اے اللہ! میرے گناہ کو بخش دے میرے گھر کو وسعت عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔ (ابویعلیٰ، المسند، ۱۳:۲۵۷، رقم: ۷۲۷۳)

(28) رزق حلال کے حصول کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَأَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔

اے اللہ مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور مجھے اپنے فضل وکرم سے اپنے ماسوا دوسروں سے بے نیاز کردے۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۶۰، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۶۳)

(29) ہدایت و پرہیز گاری کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غناء کا سوال کرتا ہوں۔

(مسلم، الصحیح، ۴:۲۰۸۷، کتاب الذکر والدعاء، رقم:۲۷۲۱)

Marfat.com

(30) ربّ تعالیٰ سے محبت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ الأَشْیَاءَ اِلَیَّ وَاجْعَلْ خَشْیَتَكَ أَخْوَفَ الأَشْیَاءِ عِنْدِیْ وَاقْطَعْ عَنِّیْ حَاجَاتِ الدُّنْیَا بِالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِكَ وَاِذَا أَقْرَرْتَ أَعْیُنَ أَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ دُنْیَاھُمْ فَأَقْرِرْ عَیْنِیْ مِنْ عِبَادَتِكَ۔ (دیلمی، الفردوس، ۱: ۴۸۰، ۴۸۱، رقم: ۱۹۶۵)

اے اللہ! تو اپنی محبت کو میرے لئے تمام چیزوں سے محبوب تر بنا دے اپنی خشیت کو تمام اشیاء کے خوف سے بڑھ کر نصیب فرما اور تو اپنی ملاقات کی شوق کے بدلے مجھے دنیوی حاجات سے بے نیاز فرما دے اور جب تو دنیا داروں کی نظروں کو ان کی دنیا سے بھرے تو میری نظر کو اپنی عبادت کے ذوق سے بھر دے۔

(31) علمِ نافع اور مقبول اعمال کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا۔

اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع، پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ (ابن ماجہ، السنن، ۱: ۲۹۸، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ، رقم: ۹۲۵)

(32) ہدایت کے راستے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا أَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۲: ۳۲۸، ابواب الصلوٰۃ، رقم: ۴۶۴)

اے اللہ! مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ہدایت دے، عافیت یافتہ لوگوں میں مجھے عافیت دے، مجھے اپنے دوستوں میں ایک دوست بنا، جو رزق تو مجھے دیتا ہے اس کو بابرکت فرما دے، تقدیر کے شر سے محفوظ رکھ بے شک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہوسکتا جس کو تو نے دوست بنایا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے۔

Marfat.com

(33) مال و دولت اور عزّت میں اضافہ کی دعاء

اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تُنْقِصْنَا وَأَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّ وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔

اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما کم نہ دے، ہمیں عزت دے ذلیل نہ کر، ہمیں عطا فرما محروم نہ رکھ، ہمیں چن لے اور ہم پر کسی دوسرے کو نہ چن ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی ہو۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۳۲۶، ابواب التفسیر، سورہ المومنون، رقم: ۳۱۷۳)

(34) رزق میں کشادگی کی بہترین دعاء

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ۔

اے اللہ! تو میرے (بڑھاپے) میں اور اخیر عمر میں زیادہ فراخ روزی مجھے عطا فرما۔

(حاکم، المستدرک، ۱:۷۲۶، رقم: ۱۹۸۷)

(35) ادائے قرض اور فقر و فاقہ سے نجات کی دعاء

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِیْنَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْإِنْجِیْلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَأَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۴۷۲، ابواب الدعوات، رقم: ۳۴۰۰)

اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار، اے ہمارے پروردگار! اور ہر چیز کے پروردگار: دانہ اور گٹھلی کو چیرنے والے اور اگانے والے، تورات انجیل اور قرآن کے نازل فرمانے والے ہر شر رساں چیز کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے اے اللہ! تو سب سے پہلے ہے پس تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی سب سے آخر میں ہے پس تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی سب سے ظاہر ہے پس تیرے اوپر کچھ نہیں اور تو چھپا ہوا ہے پس تیرے سوا کچھ نہیں میرا قرض ادا فرما اور مفلسی دور کر کے مجھے غنی کر دے۔

Marfat.com

(36) رحم وکرم کے حصول کی دعاء

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ۔

اے اللہ! فکر مندی دور فرمانے والے، غم کے مٹانے والے جولوگ مجبور حال ہوں گے ان کی دعاؤں کے قبول فرمانے والے، دنیا اور آخرت پر بہت مہربانی فرمانے والے تو مجھ پر رحم فرماتا ہے پس تو مجھ پر رحم فرما ایسی رحمت کے ساتھ جس کے ذریعے تو مجھے دوسروں کے رحم کرنے سے بے نیاز فرمادے۔ (حاکم، المستدرک، ۱:۶۹۶، رقم:۱۸۹۸)

(37) سستی، بزدلی، شدید بڑھاپا اور کنجوسی سے بچنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ۔ (بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۴۳، کتاب الدعوات، رقم:۶۰۱۰)

اے اللہ! میں سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زیادہ بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(38) قبر، جہنم، زندگی وموت کی آزمائش سے پناہ کی دعاء

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔ (بخاری الصحیح، ۱: ۴۶۳، کتاب الجنائز، رقم:۱۳۱۱)

اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(39) نقصان دہ احوال سے پناہ کی دعاء

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ (مسلم الصحیح، ۴: ۲۰۸۸، کتاب الذکر والدعاء، رقم:۲۷۲۲)

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جو ڈرتا نہ

Marfat.com

ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور ہیں دعاؤں سے جو قبول نہ کی جاتی ہو۔

(40) آنکھ، زبان، دل اور شرمگاہ کے شر سے پناہ کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مُنِیَّتِیْ۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۲۳ ابواب الدعوات، رقم: ۳۴۹۲)

اے اللہ! میں کان، آنکھ، زبان، دل اور خواہشات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(41) برے اخلاق و بدکاری سے پناہ کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَھْوَاءِ۔

اے اللہ! میں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۷۵ ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۹۱)

(42) برے اعمال سے پناہ کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

(مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۸۵، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۲۷۱۶)

اے اللہ! میں نے جو کام کئے ہیں ان کے شر سے اور جو کام میں نے نہیں کئے ان کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(43) عذاب الٰہی سے پناہ کی دعاء

اَللّٰھُمَّ أَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

(الصحیح المسلم، ۱: ۳۵۲، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۴۸۶)

اے اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے ہی تیری پناہ چاہتا ہوں میں تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

Marfat.com

(44) فقر، قلّت وذلّت سے پناہ کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فقر سے، قلت اور ذلت سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظالم یا مظلوم بنوں۔ (بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۲، رقم: ۱۲۹۲۹)

(45) بھوک وخیانت سے پناہ کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ، وَمِنْ لَیْلَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ۔

اے اللہ! میں برے دن، بری گھڑی، برے وقت، برے دوست، برے ہمسایہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۷: ۲۹۴، رقم: ۸۱۰)

(46) ہر برے وقت سے بچنے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ، وَمِنْ لَیْلَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ۔

اے اللہ! میں برے دن، بری گھڑی، برے وقت، برے دوست، برے ہمسایہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۷: ۲۹۴، رقم: ۸۱۰)

(47) مصیبت وتکلیف سے نجات کی دعاء

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور (ﷺ) کو کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ (ﷺ) یہ دعا پڑھتے:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیْثُ۔

اے (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے، اے (تمام مخلوق کو) قائم رکھنے والے رب! تیری ہی رحمت کے واسطہ فریاد کرتا ہوں۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۳۹، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۲۴)

Marfat.com

(48) شدّت کی بے چینی و پریشانی سے نجات کی دعاء

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور (ﷺ) شدت کی بے چینی کے وقت یہ دعاء پڑھتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا ہے، حلم والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے اور جو عظمت والے عرش کا رب ہے۔

(بخاری، الصحیح، ۵:۲۳۳۶، کتاب الدعوات، رقم:۵۹۸۶)

(49) ظلم وزیادتی اور بدسلوکی سے بچنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (یعنی الذی یرید) وَشَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ اَتْبَاعِهِمْ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰:۱۵، رقم ۹۷۹۵)

اے زمین وآسمان اور عظمت والے عرش کے رب! تو میرے فلاں شخص (متعلقہ شخص کا نام لیں) کے شر سے پناہ دینے والا بن جا اور (اس کے علاوہ دیگر تمام) جن وانس اور ان کے پیروکاروں کے شر سے پناہ دینے والا بن جا (میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ) ان میں سے کوئی بھی مجھ پر زیادتی کرے تجھ سے پناہ لینے والا (ہمیشہ) غالب ہوتا ہے اور تیری حمد وثناء بہت بڑی ہے اور تیرے سواء کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔

(50) دفع پریشانی کے لئے آپ (ﷺ) نے یہ دعا تلقین فرمائی

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ (عمل الیوم واللیلۃ، ۱: ۴۰۳)

اللہ ہی میرے لئے کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

Marfat.com

(51) دفع بلیّات کی دعاء

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

(حاکم، المستدرک، ۱:۶۸۹، رقم ۱۸۷۶)

میں نے اس پاک ذات پر بھروسہ کیا جو ہمیشہ سے زندہ ہے جسے کبھی بھی موت نہیں آئے گی سب خوبیاں اللہ کو سزاوار جس نے اپنے لئے کوئی بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو۔

(52) غم و پریشانی سے نجات کی دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْم اَللّٰهُمَّ اِذْهَبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔

(طبرانی، المعجم الاوسط، ۴:۱۲۶، رقم: ۳۲۰۲)

اللہ کے نام کے ساتھ دعاء مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ نہایت مہربان اور بہت رحم فرمانے والا ہے اے اللہ! مجھ سے غم و پریشانی کو دور فرما۔

(53) نفس و شیطان کے مکر و فریب سے پناہ کی دعاء

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِیْ سُوْءً أَوْ أَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۴۲)

اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے، تیرے سواء کوئی معبود نہیں تو ہی ہر چیز کا رب اور مالک ہے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان اور اس کے (دھوکہ فریب کے) جال سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز سے بھی کہ میں اپنے نفس پر کوئی برائی کروں یا کسی مسلمان پر برائی کا الزام لگاؤں (تو مجھے اپنی پناہ میں لے لے)۔

Marfat.com

(54) اعمال کی درستگی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْكَ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَأَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ كُلَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (ابوداؤد، السنن، ۴: ۳۲۴، کتاب الادب، رقم: ۵۰۹۰)

اے اللہ میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام معاملات کو درست کر دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

مریض کے لئے دعائیں

(55) بخار میں مبتلا ہو تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِیْرِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (الجامع الترمذی، ۴: ۴۰۵، ابواب الطب، رقم: ۲۰۷۵)

بزرگ و برتر اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو عظیم ہے جوش مارتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

(56) کسی کی آنکھ دکھے تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَأَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَأْرِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ۔ (حاکم، المستدرک، ۴: ۴۵۹، رقم: ۸۲۷۲)

اے اللہ! مجھے میری بینائی سے نفع عطا فرما اور میری بینائی کو میری شخصیت کا مظہر بنا اور مجھے میرے دشمن سے انتقام لے کر دکھا اور مجھ پر ظلم کرنے والے کے مقابلے میں میری مدد فرما۔

(57) مزاج پرسی کے وقت یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ (بخاری، الصحیح، ۵: ۲۱۴۷، کتاب المرضی، رقم، ۵۳۵۱)

اے اللہ! تکلیف کو دور فرما اے لوگوں کے پروردگار! اس بیمار کو شفا دے اور تو ہی شفا

Marfat.com

دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ایسی شفا دے جو ذرا سا مرض بھی نہ چھوڑے۔

(58) عیادت کی دوسری دعاء

اِمْسَحِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا أَنْتَ۔

(الصحیح بخاری، ۵:۲۱۶۸، کتاب الطب، رقم: ۵۴۱۲)

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور فرما دے تیرے دست قدرت میں شفاء ہے بے شک تیرے سوا کوئی تکلیف کو دور نہیں کر سکتا۔

(59) عیادت کی تیسری دعاء

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ۔

اللہ کے نام سے اے اللہ! تو اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول (ﷺ) (کے قول کی) تصدیق فرما۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۴:۴۱۰، ابواب الطب، رقم: ۲۰۸۴)

(60) ہر قسم کے مریض کو دم کرنے والی دعائیں

حضور (ﷺ) مریض پر یہ کلمات پڑھ کر تین مرتبہ دم فرماتے تھے:

بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ۔ (مسلم، الصحیح، ۴:۱۷۱۸، کتاب السلام، رقم: ۲۱۸۶)

میں آپ کو ہر ایذاء دینے والی چیز کے شر اور ہر نفس اور ہر حسد والی آنکھ کے ضرر سے اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں اللہ آپ کو شفا دے گا میں آپ کو اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں۔

(61) مریض کو دم کرنے والی دوسری دعاء

بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ وَاللهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ (ابن ماجہ، السنن، ۲:۱۱۶۴، رقم: ۳۵۲۳)

اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے شفا عطا فرمائے ہر اس بیماری

Marfat.com

سے جو تیرے وجود میں ہے گرہوں میں پھونکنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

جادو کی حقیقت سے متعلق کچھ معلومات

سورۂ بقرہ، آیت ۱۰۲، پارہ اوّل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ وَ مَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى یَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ یَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۫ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۲

اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنتِ سلیمان کے زمانہ میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بیشک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ ''تفسیر خزائن العرفان'' میں فرماتے ہیں: شانِ نُزول: حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے

Marfat.com

وہ کتابیں نکلوا کر لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے بنی اسرائیل کے صلحاء وعلماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جہال جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم بتا کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے۔ انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی سید عالم ﷺ کے زمانہ تک اسی حال پر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت میں یہ آیت نازل فرمائی۔ کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں ان کی طرف سحر کی نسبت باطل وغلط ہے کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے۔

وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی تہمت لگائی۔ پھر فرمایا گیا: تو اپنا ایمان نہ کھو۔ یعنی جادو سیکھ کر اور اس پر عمل واعتقاد کر کے اور اس کو مباح جان کر کافر نہ بن۔ یہ جادو فرماں بردار و نافرمان کے درمیان امتیاز و آزمائش کے لئے نازل ہوا جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل کرے کافر ہو جائے گا بشرطیکہ اس جادو میں منافی ایمان کلمات وافعال ہوں جو اس سے بچے نہ سیکھے یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اس کے کفریات کا معتقد نہ ہو وہ مومن رہے گا یہی امام ابو منصور ماتریدی کا قول ہے۔ مسئلہ: جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہو تو قتل کر دیا جائے گا مسئلہ: جو سحر کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قطاع طریق (ڈاکو) کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت۔

جادو کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق

حضرت علامہ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم صوفی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اپنی مایۂ ناز تصنیف ''تفسیر خازن'' میں سورۂ بقرہ کی آیت ۱۰۲ کے تحت فرماتے ہیں: جادو کو سحر اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا سبب پوشیدہ ہوتا ہے اور اس کو چھپ کر ہی کیا جاتا ہے۔ بعض کا قول یہ ہے کہ سحر کا معنیٰ ہے: دور کرنا اور کسی چیز کے اس کو ظاہری رخ سے پھیر دینا۔ اہل عرب کہتے ہیں: ''ماسحرك عن كذا'' یعنی کس بات نے تمہیں اس چیز سے دور کر دیا یا پھیر دیا۔ جادوگر بھی چونکہ باطل اور غلط بات کو سچ بنا کر پیش کرتا ہے اس لئے گویا اس نے

چیز کو اس کے ظاہری رخ سے پھیر دیا۔ یہ سحر کی لغوی تحقیق کا بیان ہے۔ جہاں تک جادو کی حقیقت کا تعلق ہے سو اس بارے میں بعض کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد ''تمویہ'' اور ''تخییل'' ہے یعنی خلاف واقعہ جھوٹا بیان سنانا اور کسی چیز کے بارے میں لوگوں کے اندر دوسرا تصوّر پیدا کرنا۔

جادو سے متعلق اہل سنّت کا مذہب

جادو سے متعلق اہل سنّت کا مذہب یہ ہے کہ اس کا وجود اور حقیقت ہے اور اس پر عمل کرنا کفر ہے۔ اور یہ اس صورت میں ہے جب (جادو کرنے والا) یہ عقیدہ رکھے کہ چیزوں کو ان کی حقیقت سے پھیرنے میں ستارے ہی مؤثر ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جادو لوگوں کی قوّت خیال کو تبدیل کر دیتا ہے، انہیں بیمار کر دیتا ہے اور بسا اوقات قتل بھی کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس شخص پر قصاص واجب ہوگا جس نے جادو کے ذریعے کسی کو قتل کیا۔ بعض علماء کرام کا قول ہے کہ چیزوں کو ان کی حقیقت سے پھیرنے میں جادو کا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ انسان کو گدھا اور گدھے کو کتا بنا دیتا ہے۔ اور بسا اوقات جادوگر ہوا میں اڑتا ہے لیکن یہ قول اہل سنّت کے نزدیک ضعیف اور کمزور ہے۔ کیونکہ اہل سنّت اس بات کے قائل ہیں کہ جادوگر کے عمل کے وقت جو چیزیں رونما ہوتی ہیں ان تمام کو پیدا کرنے اور انجام دینے والا اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ نہ کہ یہ بات کہ جادوگر ان چیزوں کو انجام دیتا ہے اور ان میں مؤثر ہوتا ہے اس بارے میں صحیح ترین بات یہ ہے کہ جادو لوگوں کی قوّت خیال کو تبدیل کر دیتا ہے۔ اور جسموں میں مختلف امراض، پاگل پن، اور موت کے ساتھ اثر انداز ہوتا ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ کلام طبیعتوں میں مؤثر ہوتا ہے۔ بعض اوقات انسان ناگوار باتیں سنتا ہے اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کئی لوگ مختلف باتیں سن کر مر جاتے ہیں۔ سو جادو کی حیثیت بالکل ایسی ہی ہے جیسے جسم میں مختلف بیماریاں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ''فتح الباری'' میں لکھتے ہیں:

سحر میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ صرف تخییل

Marfat.com

Imaginary ہے۔

علامہ ابو بکر رازی حنفی، علامہ استر باذی شافعی، ابن حزم ظاہری کی یہی رائے ہے۔ علامہ نووی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ سحر کی حقیقت ہے جمہور کے نزدیک یہ قطعی ہے اور عام علماء کرام کی یہی رائے ہے، اور کتاب وسنت صحیحہ ومشہورہ اس پر دال ہیں۔

اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ جادو سے حقیقت بدل سکتی ہے یا نہیں؟

جو سحر کو صرف تخییل Imaginary کہتے ہیں وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ اور جو اس کی حقیقت کے قائل ہیں ان کا بھی اس میں اختلاف ہے: کوئی کہتا ہے کہ جادو کی تاثیر صرف کسی چیز کے مزاج میں ہوتی ہے، جیسے تندرست وتوانا آدمی کو بیمار کر دینا۔ یا اس سے کسی چیز کی حقیقت بھی بدل جاتی ہے: جیسے پتھر کو حیوان بنا دینا۔ جمہور یہ کہتے ہیں کہ اس کا اثر صرف مزاج میں ہوتا ہے۔ اور بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اس سے حقیقت بدل جاتی ہے۔ علامہ مازری نے کہا کہ سحر، معجزہ اور کرامت میں فرق ہے کہ سحر بعض اقوال اور افعال خبیثہ سے مکمل ہوتا ہے، اور کرامت میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ عموماً اتفاقی طور پر صادر ہوتی ہے۔ اور معجزہ میں چیلنج ہوتا ہے، امام الحرمین نے یہ نقل کیا ہے کہ سحر صرف فاسق سے صادر ہوتا ہے اور کرامت کا ظہور فاسق سے نہیں ہوتا۔

(فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۲۲، طبع دار المعرفۃ بیروت)

سات ہلاک کرنے والی چیزیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کونسی سات چیزیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ایسی جان کو ناحق قتل کرنا جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، یتیم کا مال کھانا، سود خوری کرنا، جنگ والے دن بھاگ جانا، پاک دامن مؤمن اور انجان عورتوں پر غلط الزام لگانا۔

(صحیح بخاری، حدیث ۲۷۶۶، مشکوٰۃ، ص ۱۷)

Marfat.com

جادو کا شرعی حکم

جادو کا حکم یہ ہے کہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے جن سے ہمیں روکا گیا ہے اور اس کا سیکھنا حرام ہے۔ مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے جادو کو کبیرہ گناہوں میں شمار فرمایا ہے اور اس کو شرک کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ہمیں اس سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ (تفسیر خازن)

جادو کی اقسام اور ان کا شرعی حکم

جادو کی دو قسمیں ہیں:

ایک قسم وہ ہے کہ کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ آدمی یہ عقیدہ رکھے کہ اس کام میں اس کی اپنی طاقت کا دخل ہے اور اس کی اپنی ذات مؤثر ہے یا یہ عقیدہ رکھے کہ ستارے ہی اثر کرنے والے اور کام کرنے والے ہیں۔ جب جادو اس حد تک پہنچ جائے تو آدمی اللہ تعالیٰ کی ذات کا منکر ہو جاتا ہے۔ اور اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ تلوار سے اس کی گردن اڑا دی جائے۔ (سنن ترمذی، حدیث ۱۴۶۰)

جادو کی دوسری قسم تخییل Imaginary یعنی نظر بندی ہے۔ یہ قسم نجیات (حقیقت پہ پردہ ڈالنا) اور شعبدہ بازی سے ملتی جلتی ہے۔ اسکا کرنے والا یہ عقیدہ نہیں رکھتا ہے کہ اس میں اس کی اپنی طاقت کا دخل ہے اور نہ ہی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ستارے حقیقتاً مؤثر ہیں۔ بلکہ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ قدرت اللہ عزوجل ہی کی ہے اور وہی حقیقی مؤثر ہے۔ تو اس قدر جادو سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ لیکن یہ گناہ ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور اس کا کرنا بھی حرام ہے۔ اگر جادو کرنے والے نے اپنے جادو کے ذریعہ کسی کو قتل کر دیا تو قصاص میں جادو کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔ کیونکہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی باندی کو قتل کر دیا جس نے حضرت حفصہ پر جادو کیا تھا۔ حالانکہ حضرت حفصہ اس کو مدبّرہ (یعنی جس کو اس

Marfat.com

کے مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ جب میں مرجاؤں تو تم آزاد ہو) کر چکی تھیں لیکن انہوں نے اس کے قتل کا حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ (موطا امام مالک: حدیث ۱۶۷۲)؛

جادو کے شرعی حکم سے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ

ردالمحتار میں ہے: جادوگر جب تک کسی کفریہ امر کا اعتقاد نہ کرے اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ النہر الفائق میں اسی پر اعتماد کیا ہے اور علامہ حصکفی نے بھی اس کی اتباع کی ہے کہ جادوگر کو مطلقاً قتل کر دیا جائے گا۔ فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ جو شخص کسی آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کے لئے عمل کرے، وہ مرتد ہے اور اس کو قتل کر دیا جائے گا مگر شرط یہ ہے کہ وہ جدا کرنے میں اس عمل کے مؤثر ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو۔ اور جو شخص لوگوں کو تکلیف پہنچانے کے لئے جادو کرتا ہو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور جو تجربہ کے لئے کرتا ہو اور اس پر اعتقاد نہ رکھتا ہو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا جادو کرنا اس کے اقرار یا گواہی سے ثابت ہو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس سے توبہ نہیں طلب کی جائے گی، اس معاملے میں مسلمان، ذمی، آزاد اور غلام سب برابر ہیں۔ جادوگر سے مراد وہ شخص نہیں ہے جو معوّذات (قرآن کی آخری دو سورتوں) سے جادو کو دور کرتا ہو، نہ طلسم کرنے والا (شعبدہ باز Prestidigitator) مراد ہے۔

علامہ ابن ہمام نے ہمارے بعض اصحاب سے سحر کا حکم کفر نقل کیا ہے وہ اس پر مبنی ہے ہے کہ سحر کی حقیقت کلمات کفریہ کہنے پر موقوف ہے ہو۔

علامہ حصکفی نے لکھا ہے کہ اگر پکڑے جانے سے پہلے جادوگر نے توبہ کر لی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور قتل نہیں کیا جائے گا ورنہ توبہ قبول نہیں ہوگی اور قتل کیا جائے گا۔

(ردالمحتار ج ۱۶ ص ۳۰۵، ۳۰۶)

ہر قسم کے جادو اور بندش کی کاٹ کا طریقہ

جمعۃ المبارک کے دن اوّل و آخر سات سات مرتبہ درود شریف درمیان میں سات

Marfat.com

مرتبہ سورۂ فاتحہ، سات مرتبہ آیۃ الکرسی، سات سات مرتبہ چاروں قل شریف پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں اور پانی پر دم کر کے پی لیں۔

(62) میت کے لئے دعاء

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

اے اللہ! اس (فوت شدہ شخص) کی مغفرت فرما اس پر رحم فرما اس کو عافیت میں رکھ اور اس کو معاف فرما اس کی عزت کے ساتھ مہمانی کر اس کے مدخل (قبر) کو وسیع کر اس کو پانی برف اور اولوں سے دھو ڈال اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اس کے (دنیاوی) گھر کے بدلے میں بہتر گھر جنت میں عطا فرما اس کے (دنیاوی) گھر والوں کے بدلہ میں بہتر گھر والے عطا فرما اس کی (دنیاوی) بیوی کے بدلے میں اس سے بہتر بیوی عطا فرما اس کو جنت میں داخل فرما اس کو عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔ (مسلم، الصحیح، ۲: ۶۶۲، کتاب الجنائز، رقم: ۹۶۳)

(63) حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دعائے نور

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا مِنْ بَیْنَ یَدَیَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ اَللّٰھُمَّ أَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَأَعْطِنِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا۔

اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے میری قبر میں میرے آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر اور نیچے نور ہی نور پھیلا دے اے اللہ! میرے کانوں میری آنکھوں میرے بالوں میری جلد میرے گوشت میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے اے اللہ!

Marfat.com

میرے لئے نور کو بڑا فرما مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور بنا دے۔

(ترمذی، ۵: ۸۴۲، ابواب الدعوات، رقم: ۳۴۱۹)

(64) دعائے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ عزوجل کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِيْنِكَ

''اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ''۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد ۴۔ صفحہ ۵۱۱، حدیث ۱۳۶۹۷)

(65) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر فرض نماز کے بعد کی دعاء

حضرت عمرو بن میمون الاودی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی ایسے تعلیم دیتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے، فرماتے: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے)

اللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (صحیح بخاری، ج ۳ ص ۱۰۳۸)

اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ذلّت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

استخارہ کی فضیلت

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ اسْتِخَارَتُهُ اللهَ وَمِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَاهُ اللهُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللهِ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ

Marfat.com

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کی خوش بختی میں سے اللہ سے خیر طلب کرنا ہے اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا ہے اور ابن آدم کی بدبختی میں سے اللہ سے خیر مانگنے کو چھوڑ دینا ہے اور اللہ کے فیصلے سے ناراض ہونا ہے۔ (سنن ترمذی، ج ۴ ص ۴۵۵)

جو استخارہ کرے نقصان نہ اٹھائے گا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا خَابَ مَنْ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنْ اسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنْ اقْتَصَدَ (المعجم الاوسط، ج ۶ ص ۳۶۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو استخارہ کرے گا نقصان نہ اٹھائے گا، جو مشورہ کرے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا، جو درمیانی خرچ رکھے گا وہ فقیر نہ ہوگا۔ (المعجم الاوسط، ج ۶ ص ۳۶۵)

استخارہ صرف مباح اور مستحب کام میں جائز ہے

فیض القدیر میں ہے: مصطفی جان رحمت ﷺ اکثر یہ دعاء فرماتے تھے:

خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ (اے باری تعالیٰ! میرے لیے بہتری فرما اور بہتر کو منتخب فرما)۔

حضرت ابن ابی جمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عام ہے، (یعنی بندہ ہر جائز و مستحب کام سے قبل اس دعاء کو پڑھ لے تو دو کاموں میں سے ایک کو منتخب کرنے میں مدد ملے گی۔ اور ان شاء اللہ دل خود ہی خیر و بھلائی کی طرف مائل ہوگا اور اس کام میں برکت بھی ہوگی) اور اس سے خاص صورت مراد ہے۔ (یعنی یہ دعاء صرف جائز و مباح اور مستحب کاموں میں پڑھی جائے کیونکہ) واجب اور مستحب عمل کے درمیان استخارہ نہیں۔ اور نہ ہی حرام اور مکروہ کے چھوڑنے میں استخارہ ہے۔ استخارہ صرف مباح اور مستحب کام کے کرنے پر منحصر ہے۔ جب ان دونوں کاموں میں تعارض ہو جائے کہ کس کام سے ابتداء کی جائے یا کس کام پر اکتفاء کیا جائے۔ (فیض القدیر، ج ۵ ص ۵۶۴)

Marfat.com

(66)استخارہ کی دعاء

(۹) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور (ﷺ) ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے آپ (ﷺ) نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا پختہ ارادہ کرلے تو دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الْأَمْرَ (وتسمیه باسمه) خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ أَرْضِنِیْ بِهٖ۔

(بخاری، الصحیح، ۱:۳۹۱، ابواب التطوع، رقم:۱۱۰۹)

اے اللہ! میرے تیرے علم سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قوت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین میں میرے معاش اور میرے انجام میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما اور اسے میرے لئے آسان فرما پھر اس میں میرے لئے برکت عطا فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور بھلائی جہاں کہیں ہو میرے لئے مقدر فرما پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔

نماز استخارہ میں کون سی سورتیں پڑھیں

مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور دوسری میں قل ھو اللہ اور پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی رکعت میں

Marfat.com

وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ (پارہ ۲۰، القصص ۶۸، ۶۹) اور دوسری رکعت میں وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۶) پڑھے۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۷۰)

سات مرتبہ استخارہ کرنا بہتر ہے

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: ''اے انس! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب عزوجل سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا کہ بیشک اسی میں خیر ہے۔

اور بعض مشائخ کرام رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ دعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو جائے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے اس سے بچے۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۷۰)

استخارہ اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

(بہار شریعت حصہ ۴، ص ۲۳)

استخارہ کی مختصر دعائیں

سیدہ عائشہ صدیقہ بنتِ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یہ دعاء فرماتے:

اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۳۵)

اے اللہ! میرے لئے بہتری فرما اور دونوں امروں میں سے بہتر کو منتخب فرما۔

اس کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ دعاء پڑھنے سے ان شاء اللہ عزوجل اس کام میں خیر و برکت ہوگی۔ (یعنی استخارہ کرنے کا موقع نہ ملے تو یہ دعاء پڑھ لے ان شاء اللہ عزوجل خود ہی درست راہ کی طرف دل مائل ہو جائے گا اور کام میں

برکت بھی ہوگی)۔

حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں:

اور اگر کام میں جلدی ہو تو پھر یہ دعاء کرے:

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَاجْعَلْ لِیَ الْخِیَرَۃَ

اے اللہ! میرے لئے بہتری فرما اور دونوں امروں میں سے بہتر کو منتخب فرما۔ اور میرے لئے افضل و بہترین کو متعین فرما۔

یا پھر یہ دعاء کرے:

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ

اے اللہ! میرے لئے بہتری فرما اور دونوں امروں میں سے بہتر کو منتخب فرما اور میرے اختیار پر مت چھوڑ۔

اس دعاء کو شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ انصاری علیہ رحمۃ نے نقل فرمایا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح م، ج ۴ ص ۴۷۱)

حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری مزید فرماتے ہیں:

دینی و دنیاوی امور میں سے کسی خاص کام کے لئے استخارہ کرنا مستحب ہے۔ اور استخارہ کی مختصر دعاء وہ ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ اور افضل و اکمل یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھے پھر وہ مشہور دعاء جو سنّت سے ثابت ہے، وہ پڑھے۔ (مرقاہ المفاتیح، ج ۱۵ ص ۲۳۳)

قرآنی آیتوں کے ذریعے استخارہ

تیسری صدی ہجری کے ایک بزرگ حضرت ابو یوسف سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی فارسی کی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں: سورۂ زلزال کی آخری دو آیتیں:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝

کو تین تین مرتبہ لکھیں، اب ان کی چھ پرچیاں بنا کر تہہ (Fold) کر لیں، اب ان چھ ۶ پرچیوں کو کسی پیالے وغیرہ میں رکھ کر جائے نماز کی سیدھی جانب رکھ دیں اب دو رکعت نفل

Marfat.com

استخارہ کی نیت سے ادا کریں ،سلام کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک پرچی اٹھا کر کسی خالی پیالے وغیرہ میں رکھ دیں ، پھر دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے ادا کریں ،سلام کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک اور پرچی اٹھا کر کسی خالی پیالے وغیرہ میں رکھ دیں ، پھر دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے ادا کریں ،سلام کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک اور پرچی اٹھا کر کسی خالی پیالے وغیرہ میں رکھ دیں ،اس طرح یہ چھ ٦ نوافل ہو گئے اور تین پرچیاں آپ نے اٹھا کر خالی پیالے میں رکھ دیں ، اب اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعاء کریں ،اور پھر دعا کے بعد پرچیاں کھول کر دیکھیں اگر دو مرتبہ (خیرا یرہ) والی آیت آئی ہے تو وہ کام اپنے حق میں بہتر سمجھیں اور اگر تین مرتبہ (خیرا یرہ) والی آیت آئی ہے تو وہ کام اپنے حق میں بہترین سمجھیں۔ اور اگر ایک مرتبہ خیر آیا اس کام کو نہ کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں شر زیادہ ہے اور خیر کم ہے۔

(67) کفن پر لکھنے کی دعائیں

جو یہ دعا میت کے کفن پر لکھے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس سے عذاب اٹھا لے۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ یَا عَالِمَ السِّرِّ یَا عَظِیۡمَ الۡخَطَرِ یَا خَالِقَ الۡبَشَرِ یَا مُوۡقِعَ الظَّفَرِ یَا مَعۡرُوۡفَ الۡاَثَرِ یَا ذَا الطَّوۡلِ وَالۡمَنِّ یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالۡمِحَنِ یَا اِلٰہَ الۡاَوَّلِیۡنَ وَالۡاٰخِرِیۡنَ فَرِّجۡ عَنِّیۡ ھُمُوۡمِیۡ وَاکۡشِفۡ عَنِّیۡ غُمُوۡمِیۡ وَصَلِّ اَللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمۡ

جو یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذاب قبر نہ ہوگا اور نہ منکر نکیر نظر آئیں گے اور وہ دعا یہ ہے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ

(فتاویٰ رضویہ مخرج، ج۹، ص ۱۰۸، ۱۱۰)

مدنی پھول: بہتر یہ ہے کہ یہ پرچہ (بلکہ عہد نامہ اور شجرہ وغیرہ) میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب (قبر کی اندرونی دیوار میں) طاق کھود کر اس میں رکھیں۔

(بہار شریعت، ج۱، صفحہ ۸۴۸)

مدنی مشورہ: کچھ پرچے اپنے پاس رکھ لیجئے اور مسلمانوں کی فوتگی کے مواقع پر پیش کر کے ثواب کمایئے نیز کفن فرشتوں اور تجہیز و تکفین کرنے والے سماجی اداروں کو بھی پیش کیجئے کہ وہ ہر مسلمان کے لیے کفن کے ساتھ ایک پرچہ فی سبیل اللہ دے دیا کریں۔

(68) پنج وقتہ نمازوں کے بعد کی دعاء

ہر نماز کے بعد پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ

(مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۱۴۴، حدیث ۱۶۹۷۱)

''اللہ عزوجل کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمن و رحیم ہے، اے اللہ عزوجل مجھ سے غم و رنج کو دور کر دے''۔ یہ دعا پڑھنے کے بعد ہاتھ کھینچ کر پیشانی تک لائے تو ہر غم و پریشانی سے محفوظ رہے گا۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے مذکورہ دعا کے آخر میں مزید ان الفاظ کا اضافہ فرمایا ہے، وَعَنْ اَهْلِ السُّنَّةِ یعنی اور اہل سنت سے۔

(69) پنج وقتہ نمازوں کے بعد کی دوسری دعاء

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

میں اللہ عزوجل سے معافی مانگتا (مانگتی) ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا (کرتی) ہوں)۔ تین تین بار اس کے گناہ معاف ہوں اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہوا ہو۔

(سنن الترمذی، ج۵، ص۳۳۶، حدیث ۳۵۸۸)

(70) پنج وقتہ نمازوں کے بعد کی تیسری دعاء

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم، رحمت عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، رسول محتشم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۸۰ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۸۱ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۸۲ (صافات ۱۸۰ تا ۱۸۳)

پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے (کنز الایمان)۔ تین بار پڑھے گا گویا اس نے اجر کا بہت بڑا پیمانہ بھر لیا۔ (تفسیر در منثور للسیوطی، ج ۸، ص ۱۴۱)

(71) فرض نمازوں کے بعد کی دعا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعاء مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

''اے اللہ عزوجل تو اپنے ذکر و شکر اور اچھی طرح عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما''۔ (سنن ابی داؤد، ج ۲، ص ۱۲۳، حدیث ۱۵۲۲)

(72) فرض نمازوں کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

''اے اللہ عزوجل! تو سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے تو برکت والا ہے اے جلال و بزرگی والے''۔ (صحیح مسلم، ص ۲۹۸، حدیث ۵۹۲)

Marfat.com

(73) فرض نماز کے بعد کی دعاء

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں دعا فرمایا کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر شئے پر قادر ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہ دے گی۔ (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۲۸۹)

(74) ہر حاجت کی دعاء

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص بارگاہ نبوی (ﷺ) میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ میری بینائی لوٹا دے اس پر حضور (ﷺ) نے انہیں مخصوص الفاظ کے ساتھ دعاء مانگنے کا طریقہ سکھایا جس کی بدولت ان کی بینائی لوٹ آئی اور آج بھی دعاء اگر کوئی شخص اپنی حاجت کا ذکر کر کے مانگے تو وہ پوری ہو جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ (ﷺ) نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیْ (وتذکر حاجتك) اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمت محمد (ﷺ) کے وسیلہ جلیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں اے محمد (ﷺ)! میں آپ کے توسل سے آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری فلاں (اپنی حاجت کا ذکر کریں) حاجت پوری فرمائے اے اللہ! تو اپنے نبی کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرما۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۶۹، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۷۸)

Marfat.com

وضو کرتے وقت کی دعائیں

(75) کلی کرتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

اے اللہ عزوجل! تو اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما۔

(ردّالمحتار، ج ا ص ۳۴۶)

(76) ناک میں پانی چڑھاتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ أَرِحْنِی رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِی رَائِحَۃَ النَّارِ

اے اللہ! مجھے جنّت کی خوشبو سونگھا اور دوزخ کی بو سے بچا۔ (ایضاً)

(77) چہرہ دھوتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِی یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ (ایضاً)

اے اللہ! میرا چہرہ اس دن روشن کرنا جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ۔

(78) سیدھا ہاتھ دھوتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ أَعْطِنِی کِتَابِی بِیَمِینِی وَحَاسِبْنِی حِسَابًا یَسِیرًا

اے اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے سیدھے ہاتھ میں عطا فرمانا اور میرا حساب خوب آسان فرمانا۔ (ایضاً)

(79) الٹا ہاتھ دھوتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِی کِتَابِی بِشِمَالِی وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَھْرِی (ایضاً)

اے اللہ میرا نامۂ اعمال نہ میرے الٹے میں عطا فرمانا اور نہ کمر کے پیچھے سے۔

(80) سر کا مسح کرتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ أَظِلَّنِی تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ

Marfat.com

اے اللہ! مجھے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمانا جس دن تیرے عرش کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ (ایضاً)

(81) کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنْ الَّذِینَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ (ایضاً)

اے اللہ! مجھے ان میں کر دے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

(82) گردن کا مسح کرتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ أَعْتِقْ رَقَبَتِی مِنْ النَّارِ

اے اللہ! میری گردن آگ سے آزاد کر دے۔ (ایضاً)

(83) سیدھا قدم دھوتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِی عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ (ایضاً)

اے اللہ میرا قدم پل صراط پر ثابت قدم رکھ جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔

(84) الٹا قدم دھوتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِی مَغْفُورًا وَسَعْیِ مَشْکُورًا وَتِجَارَتِی لَنْ تَبُورَ

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بار آور کر دے اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔ (ایضاً)

(85) وضو سے فارغ ہو کر پڑھنے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کر دے۔ (ایضاً)

Marfat.com

بابِ چہارم

احادیثِ کریمہ سے ماخوذ دعاءِ معاملات

Marfat.com

(۱) سوتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

''الٰہی! میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں''۔

(صحیح البخاری، ج ۴، ص ۱۹۳، حدیث ۶۳۱۴، راوی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت

حدیث مبارک میں موت اور زندگی سے مراد سونا جاگنا ہے۔ رب تعالیٰ کا اسم اقدس ممیت بھی ہے اور محیی بھی یعنی تیرے ہی نام پر میرا سونا ہے اور تیرے ہی نام پر میرا جاگنا ہے گویا دکانِ زندگی بند بھی تیرے نام پر کر رہا ہوں اور تیرے نام پر کھولوں گا۔ یعنی میں کسی وقت نہ تو تجھ سے لا پروا ہوں اور نہ تجھ سے غافل اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ قال بھی نصیب فرمائے اور یہ حال بھی۔

جب بستر پر جائیں تو پہلے بستر کو کسی کپڑے سے جھاڑیں یہ اس صورت میں ہے جب کہ بستر پہلے سے بچھا ہوا ہو البتہ اگر اسی وقت بستر بچھایا ہے تو اب جھاڑنے کی حاجت نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹیں پھر چت لیٹیں اور اس کے بعد پھر بائیں کروٹ پر پھر دوبارہ داہنی کروٹ پر پھر اسی طرح لیٹ کر سو جائے کہ داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے ہو۔ داہنی کروٹ پر سونے سے غفلت زیادہ نہیں ہوتی۔ اور وقت پر آنکھ کھل جاتی ہے کیونکہ دل بائیں طرف ہے لہٰذا داہنی کروٹ پر لیٹنے سے دل معلق رہتا ہے۔ یہ فرق ہمارے لیے ہے ورنہ حضور ﷺ کسی کروٹ بھی آرام فرمائیں آپ کو غفلت آتی ہی نہیں۔ یاد رہے کہ یہ تمام معاملات ہمارے پیارے آقا و مولا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں لہٰذا ان معمولات پر عمل کرنا ہمارے لیے باعث اجر و ثواب ہے اور غفلت و کوتاہی کرنا ثواب سے محرومی کا سبب ہے۔ آخر میں یہ بات یاد رکھیں کہ پیارے مصطفی ﷺ کی پیاری سنت کے مطابق لیٹنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ قبر کی یاد تازہ ہوتی ہے کیونکہ قبر میں میت کو اسی

Marfat.com

ہیئت پر لٹایا جاتا ہے۔

باوضو سونا مستحب ہے

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو وضو کرلو جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے ہو''۔

(بخاری و مسلم راوی حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(۲) نیند سے بیدار ہونے کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے''۔

(صحیح البخاری، ج ۴، ص ۱۹۳، حدیث ۶۳۱۴، راوی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، بخاری شریف)

وضاحت

اس دعاء میں نیند اور بیداری کے لیے ممات و حیات کے الفاظ آئے ہیں اس میں حکمت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ چنانچہ مسلمان بندہ جب صبح بیدار ہو کر یہ دعا پڑھتا ہے تو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ میرا رب جس طرح سونے کے بعد بیدار کرنے پر قادر ہے اسی طرح وہ قادر مطلق مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

دوسری حکمت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ جب بیدار ہوتے ہی اس دعا کو پڑھے گا تو اپنی زندگی کو بے مقصد نہ جانے گا اور موت کو یاد رکھے گا۔ یعنی اس بات کی فکر کرے گا کہ جب تک حیاتِ دنیا کا چراغ منور ہے موت کے لیے تیاری کرے۔ الیہ النشور سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب ہماری زندگی کا چراغ گل ہو جائے گا تو ہم عالم دنیا سے عالم برزخ کی طرف پھر قیامت کے دن اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اگر ہمارے اعمال

Marfat.com

اچھے ہوں گے تو فبہا ورنہ ہمارے لیے عذاب الٰہی ہوگا۔ لہٰذا ہم اس وقت کو یاد کریں اور گناہوں سے اجتناب کر کے نیکیوں کا ارتکاب کریں۔ وہ مسلمان جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپنی قیمتی زندگی کو اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے مطابق گزارنے کے بجائے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو لغویات و خرافات میں برباد کرتا ہے وہ اس سے نصیحت پکڑے ورنہ جب موت آگھیرے گی تو پچھتانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

(۳) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں''۔ (راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ)

(۴) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دوسری دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

''اے اللہ میں ناپاک جنوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ، بخاری شریف)

وضاحت

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے ان دونوں دعاؤں میں سے کسی ایک کو پڑھ لیں۔ لیکن دونوں دعائیں پڑھ لی جائیں تو بہت ہی اچھا ہے۔ جب پہلی دعا آپ نے پڑھی تو حدیث کے مطابق شیاطین اور بیت الخلاء میں داخل ہونے والے کے ستر کے درمیان پردہ ہو جائے گا۔ حدیث ہے:

جب کپڑے اتارے تو جنوں کی آنکھوں اور اس کی برہنگی کے درمیان پردہ یہ ہے کہ بسم اللہ کہے۔ (راوی ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن ابی شیبہ)

اور پھر جب دوسری دعا پڑھی تو اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کی جا رہی ہے کیونکہ شریر جن اور شیاطین (مذکر و مونث) ہر ایک ہمیں نظر نہیں آتے۔ اور ناپاک جگہیں ان کا بسیرا

Marfat.com

ہیں تو لازمی تھا کہ ایسے ایذا پہنچانے والے شریر جنوں کے شر اور فساد سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو ایسی ذات مقدسہ کی پناہ میں دیں جو زبردست قوت وطاقت کا مالک ومختار ہے۔

گویا نبی کریم علیہ السلام نے ہمیں تعلیم دی کہ جب تم بیت الخلاء میں داخل ہو جو شریر جن وشیاطین کا ڈیرہ ہے اور ان سے تمہیں اذیت پہنچنے کا اندیشہ ہے پھر وہ تمہیں نظر بھی نہیں آتے اور جو دشمن نظر نہ آئے وہ بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ تو تم ایسی ہستی کی پناہ تلاش کرو جو تمہارا حقیقی حافظ وناصر ہے۔ اور وہ ذات بابرکات رب ذوالجلال کی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو بندہ تعلیمات رسول اللہ (ﷺ) پر عمل کرتے ہوئے بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے۔

(۵) بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا

غُفْرَانَکَ (راوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ابن حبان)

''(اے اللہ!) میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں''۔

(٦) بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دوسری دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی''۔

(راوی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نسائی)

وضاحت

مندرجہ بالا دعائیں بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد پڑھی جائیں صرف ایک دعا پڑھ لی جائے تو کافی ہے۔ لیکن اگر دونوں کو پڑھ لیا جائے تو نور علی نور ہے۔ غور کیجئے جب پہلی دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ جو غفار ہے اس کی بارگاہ میں عرض کیا گیا، اے ایمان والوں کی بخشش فرمانے والے! میں بھی ایمان والا ہوں اور تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے اللہ! مجھے بخش دے میری مغفرت فرما دے۔ اور بندہ عاجز کا عمل بھی یہی ہونا چاہیے کہ ہمیشہ بندہ نواز

Marfat.com

سے اپنی مغفرت کی التجاء کرتا رہے۔ گویا یہ دعا پڑھ کر بندہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اے اللہ! نہ تو میں تیری ذات باقی کو بھولا ہوں اور نہ ہی اپنی ذات فانی کو۔ پس تجھے صفت غفار سے یاد کیا اب تو اپنی رحمت سے مجھے گناہوں کی زحمت سے بچا کر اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرما اور میری مغفرت فرما کر حیات جاودانی عطا فرما۔

اور جب دوسری دعا پڑھی تو دعائے مغفرت کے ساتھ ساتھ اس ذات مقدسہ کا شکر ادا کیا جو ساری خوبیوں کا مالک ہے اور اسے ہر برائی وعیوب سے منزہ اور مبرا مانا اور اس کے ساتھ یہ اعلان بھی کیا کہ اے میرے رب! مجھے قضاء حاجت کی وجہ سے جو تکلیف تھی تو نے ہی اسے دفع کیا۔

(۷) گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (ابوداؤد، راوی حضرت مالک اشعری)

''اے اللہ میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بھلائی طلب کرتا ہوں اللہ کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ کے نام سے باہر نکلے اور اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے''۔

وضاحت

غور کیجئے اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کریں تو ہمارے لیے دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ اور آخرت میں بھی بفضل خدا مامون ہوں گے جب بندہ اس دعا کو پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ اے میرے مالک ومولا! میں تجھ سے گھر میں آنے کی بھلائی مانگتا ہوں۔ گویا عبد اپنے معبود سے التجا کر رہا ہے کہ میری ذات سے میرے گھر میں فتنہ وفساد نہ پھیلے اور نہ دوسرا میری ذات کو ہدف کا نشانہ بنائے۔

اسی طرح پھر بندہ عرض کرتا ہے کہ اے مالک ومختار! جہاں میں تجھ سے گھر میں آنے کی بھلائی مانگتا ہوں ساتھ ہی گھر سے باہر جانے کی بھلائی بھی مانگتا ہوں۔ گویا نیاز مند بندہ

Marfat.com

اپنے بے یاز رب سے یہ التجا کر رہا ہے کہ گھر سے باہر نکلنے پر دنیا کی شہوتیں اور لذتیں اور شیطانی جال میرا انتظار کر رہے ہیں۔ یا الٰہ العالمین میں عاجز و ناتواں ہوں تو مجھے تمام شہوانی و شیطانی شر سے محفوظ فرما۔ کیونکہ کہ میرا نکلنا اور داخل ہونا تیرے نام کے ساتھ ہے پس تو اپنے نام مبارک کی برکت سے مجھے تمام برائیوں و فحاشیوں سے محفوظ و مامون فرما اور آخر میں یہ کہہ کر تو ہی ہمارا رب (پالنے والا) ہے اور ہمارا تجھ پر ہی بھروسہ ہے، اپنی عرض کو کامل و اکمل کرنا ہے۔

جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھ کر گھر والوں کو سلام کرنا چاہیے اگرچہ صرف بیوی ہی گھر میں ہو آج کل بڑی عجیب بات ہے کہ وہ لوگ جو باہر تو سلام کرتے ہیں لیکن وہ بیوی جو اس کی رفیق حیات ہے اس پر سلامتی کے لیے دعا نہیں کرتے۔ یعنی اسے سلام سے محروم رکھتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ بیوی کو سلام کرنا منع نہیں ہے بلکہ وہ بھی اس کی حق دار ہے۔

اگر گھر میں کوئی بھی موجود نہ ہو تو یوں سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

''اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو''۔

کیا عجب ہے کہ سلام قبول ہو جائے اور جواب میں سلامتیوں اور رحمتوں سے نوازا جائے۔ کیوں کہ حضور اقدس ﷺ کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں موجود ہوتی ہے۔ (ردالمحتار، مرقاۃ)

اگر ایسے وقت گھر میں داخل ہو کہ احباب سو رہے ہوں تو آہستہ سے سلام کرے۔ آواز بلند نہ کرے جیسا کہ ابتداء میں بیان کیا گیا کہ گھر میں داخل ہو تو پہلے دعا پڑھے پھر داخل ہو کر گھر والوں کو سلام کرے۔ سلام کرنے کے بعد کا ایک ایک عمل تحریر کیا جاتا ہے اس پر عمل کیجئے کہ وہ رزق کی کشادگی کے لیے بڑا مفید ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت بابرکت میں آ کر اپنی مفلسی و محتاجی کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جب تم

Marfat.com

اپنے گھر میں داخل ہوا کرو اگر وہاں کوئی موجود ہو اس کو سلام کہو اگر کوئی موجود نہ ہو تو مجھ پر سلام بھیجو۔

اور ایک بار سورۂ اخلاص پڑھو اس شخص نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا مال و زر عطا فرمایا کہ اس نے اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی اعانت کی۔ (یعنی مالی امداد کی)
(تفسیر قرطبی)

(۸) گھر سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

(ابوداؤد، راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ طاقت سے (گناہوں سے بچنے کی) اور نہ قوت ہے (نیکیاں کرنے کی)''۔

وضاحت

گھر سے مراد رہنے کی جگہ ہے خواہ وہ گھر ہو جس میں بال بچوں کے ساتھ رہتے ہیں یا مسجد کا حجرہ یا خانقاہ وغیرہ جہاں صوفیہ، طلباء اور مشائخ وغیرہ رہتے ہیں غرض کہ ہر شخص اپنے ٹھکانے سے نکلتے وقت مذکورہ بالا دعا پڑھ لیا کرے۔ (مراۃ المناجیح)

جب کوئی مسلمان اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو غیبی فرشتہ دعا پڑھنے والے کو خطاب کرتے ہوئے جو کلمات کہتا ہے حدیث مبارک میں ان کلمات کو یوں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

''(اے دعا پڑھنے والے!) تجھے ہدایت و کفایت دی گئی اور تو محفوظ کر دیا گیا پھر شیطان دور بھاگ جاتا ہے اور اس سے دوسرا شیطان کہتا ہے: تجھے اس شخص سے کیا تعلق ہے جسے ہدایت و کفایت دی گئی اور جو محفوظ کیا گیا''۔ (ابوداؤد)

اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے صاحب مراۃ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اس دعا کو پڑھنے پر غیبی فرشتہ کہتا ہے کہ (اے دعا پڑھنے والے!) تو نے بسم اللہ کی

برکت سے ہدایت پائی اور توکل علی اللہ کی وسیلہ سے کفایت اور لاحول کے واسطہ سے حفاظت، تین چیزوں پر تین نعمتیں ملیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم جس قدر اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی فرمانبرداری کریں گے اسی قدر ہم پر انوار وتجلیات اور انعام واکرام کے بادل برسیں گے۔

اس دعا کے پڑھنے پر غیبی فرشتہ پڑھنے والے سے کہتا ہے کہ تو نے بسم اللہ کی برکت سے ہدایت پائی اور توکلت علی اللہ کے وسیہ سے کفایت اور لاحول کے واسطہ سے حفاظت۔
(مراۃ المناجیح، ج ۴، ص ۴۸)

(۹) مؤمن سے مؤمن کی ملاقات کے وقت کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

''تم پر سلامتی ہو''۔ (ابوداؤد، راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے۔ سلام کے لیے السلام علیك بھی کہہ سکتے ہیں۔ مگر جمع صیغہ یعنی السلام علیکم کہنا افضل ہے۔ اس کے علاوہ جتنے طریقے اغیار کے سلام کرنے کے ہیں ان سے بالکل پرہیز کیا جائے۔ اور جو عام طور پر مسلمانوں میں دیگر طریقے رائج ہو گئے ہیں مثلاً آداب عرض وغیرہ سے بھی احتراز ضروری ہے۔

سرور کونین ﷺ نے سلام کے بے شمار فضائل بیان کیے ہیں۔ چند احادیث تحریر کی جاتی ہیں:

ترمذی وابوداؤد نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور السلام علیکم کہا۔ حضور اقدس ﷺ نے اسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کے لیے دس نیکیاں پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

کہا، آپ ﷺ نے جواب دیا۔ وہ بیٹھ گیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کے لیے بیس نیکیاں پھر تیسرا شخص آیا اور اس نے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

کہا آپ ﷺ نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں (معاذ بن انس کی روایت میں ہے کہ پھر ایک شخص آیا اس نے کہا: السلام علیکم و رحمة الله وبرکاته و مغفرته

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کے لیے چالس نیکیاں ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہر موقع و محل پر سلام سے غفلت نہ برتیں تا کہ ہم نیکیوں سے محروم نہ رہیں۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اگر کسی کی خوشامد سے ہمیں چند روپوں کا فائدہ ہو تو ہماری زبان اس کی تعریف کرتے نہیں تھکتی مگر السلام علیکم کہنا ہماری زبان پر بھاری لگتا ہے حالانکہ اس میں ہمارے لیے اجر و ثواب ہے۔

(۱۰) مصافحہ کرتے وقت کی دعا

مصافحہ کرتے وقت یہ درود پڑھنا چاہیے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

''اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد (ﷺ) پر اور ان کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں اتار جو تیرے نزدیک مقرب ہو''۔ (مدارج النبوت)

(۱۱) مصافحہ کرتے وقت کی دوسری دعاء

یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ

''اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے''۔ (مشکوٰۃ)

فضائل مصافحہ

طبرانی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے (یعنی سلام کے بعد مصافحہ

Marfat.com

کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی میں خشک درخت کے پتے، اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

امام مالک نے حضرت عطا خراسانی سے روایت کی کہ فرمایا! رسول اللہ ﷺ نے! آپس میں مصافحہ کرو دل کی کپٹ (کدورتیں رنجشیں) جاتی رہیں گی۔

ابن النجار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے کی عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے قبل اللہ تعالیٰ دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخشش دے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم محبت کے ساتھ اپنے بھائی سے سلام و مصافحہ و معانقہ کریں۔ یہ نہ ہو کہ بظاہر تو شریعت پر عمل کریں اور دل میں کدورت اور حسد ہو کہ یہ ظاہر و باطن میں تضاد ہے اور مومن کی شان کے خلاف ہے۔ کامل و اکمل مومن کی شان یہ ہے کہ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہوں۔

وضاحت

سلام کے بعد مصافحہ کرنا چاہیے اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا سنت ہے اور بزرگان دین کا اسی پر عمل رہا ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ ارشاد فرمایا: پورا تحیت (سلام) یہ ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابوامامہ ہیں۔

مصافحہ کا طریقہ

مصافحہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ہتھیلی دوسرے کی ہتھیلی سے ملائے۔ فقط انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے۔ سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے۔ دونوں کے ہاتھوں کے درمیان کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو۔ (ردالمحتار، بحوالہ بہار شریعت)

بعض لوگ مصافحہ کرتے وقت تکلف سے کام لیتے ہیں اور انگلیوں ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ وہ اس بارے میں غور کریں کہ اس طرح مصافحہ کی سنت ادا نہیں ہوتی۔ دعوت فکر ہے کہ اگر انہیں دنیاوی مال دیا جائے تو ایسے پکڑتے ہیں کہ چھوڑنے کا نام نہیں لیتے۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ہمیں کامل طریقے سے شریعت پر کاربند بنائے۔

مصافحہ کرتے وقت مصافحہ کرنے والے درود شریف پڑھیں کہ اس کے بڑے فضائل ہیں۔ درود شریف جو آسان لگے وہ پڑھ لے اس میں کوئی قید نہیں ہے۔ لیکن جو درود شریف پڑھنے کے لیے اس باب میں تحریر کیا گیا ہے اس کی بڑی فضیلت ہے اور مختصر بھی ہے۔

اس سے بڑی اور کیا بات ہے کہ ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب العزت ہمیں اپنے محبوب کی شفاعت نصیب فرمائے۔

(۱۲) کسی مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ (بخاری، راوی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ تجھے ہنستا رکھے''۔

وضاحت

جب اپنے کسی بھائی کو خوش وخرم دیکھیں تو اس کے لیے یہ دعا کریں جو تحریر کی گئی ہے۔

معلوم ہوا کہ اپنے مسلمان بھائی کی خوشی وفرحت پر حسد نہ کرے بلکہ اس کے لیے دعا کرے کہ تیری زندگی یونہی راحت ومسرت کے ساتھ بسر ہو یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اس دعا میں ہنسنے سے ٹھٹھا یا قہقہہ مراد نہیں ہے کیونکہ آواز کے ساتھ قہقہہ مارنا مکروہ ہے۔ یہاں ضحک سے مراد تبسم یا بغیر آواز کے ساتھ مسکرانا کہ دانت اور عام ڈاڑھیں نظر آجائیں۔

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تمام حدیثوں سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ بڑی سے بڑی حالتوں اور اکثر اوقات میں تبسم سے آگے تجاوز نہیں فرماتے تھے۔

ممکن ہے کبھی اس سے تجاوز بھی کیا ہو مگر ضحک (تبسم) کی حد سے آگے نہیں بڑھے۔ لیکن یہ قہقہہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ مکروہ ہے اور کثرت کے ساتھ ہنسنے اور اس میں زیادتی کرنے سے آدمی کا وقار جاتا رہتا ہے۔

بیہقی نے بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ ضحک فرماتے تھے تو دیواریں روشن ہوجاتی تھیں۔ (مدارج النبوت)

سبحان اللہ ! بے شک ایسی شان و کمال سے ہمارے نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے متصف فرمایا کہ آپ تبسم فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں ظلمتیں دور ہو جاتیں۔ اس کے برعکس اگر ہم اپنا منہ کھول کر کسی کے قریب ہنسیں تو وہ ضرور کہے گا۔ اے بھائی! ذرا منہ دور رکھیں بدبو آ رہی ہے۔ لہٰذا یاد رہے کہ امتی امتی ہوتا ہے اور نبی نبی ہوتا ہے۔ (ﷺ)

(۱۳) مغفرت کی دعا دینے پر جواب

غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ (نسائی، راوی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ تیری (بھی) مغفرت فرمائے''۔

وضاحت

جو مسلمان بھائی ہمارا خیر خواہ ہو تو ہمیں بھی لازم ہے کہ ہم بھی اس کے خیر خواہ ہوں۔ بلکہ جو ہم سے برائی کرے اس وقت بھی ہمارا عمل یہ ہونا چاہیے کہ ہم اسے بھلائی کے ساتھ جواب دیں۔

طبرانی میں ہے کہ افضل ترین فضیلت یہ ہے کہ جو تجھ سے توڑے تو اس سے جوڑ اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے دے اور جو تجھے گالی دے تو اس سے درگزر کر۔ (مکاشفۃ القلوب)

(۱۴) محسن کا شکریہ ادا کرنے کی دعا

جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا (ترمذی، راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ تجھے (احسان کرنے کی) جزائے خیر دے''۔

جہاں ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی سپاس گزاری میں شکر گزاری کا دامن نہ چھوڑیں وہاں ہمیں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ بظاہر اگر ہمارا کوئی بھائی ہم پر احسان کرے تو ہم اس کا بھی شکریہ ادا کریں اور اس کے لیے بھی دعائے خیر کریں۔ احسان فراموشی سے کام نہ لیں۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ

''جس شخص نے لوگوں کا شکر یہ ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا نہ کیا

(اپنے محسن کے لیے دعا کرنے کا فائدہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ دعا کرنے والے نے اس کا حق ادا کر دیا)۔

ترمذی نے امامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کے ساتھ احسان کیا گیا اور اس نے احسان کرنے والے کے لیے یہ کہا جزاك الله خیرا تو پوری ثناء کر دی۔ (بہار شریعت)

(۱۵) ہدیہ لیتے وقت کی دعا

بَارَكَ اللهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ (بخاری، راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ تیرے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے''۔

وضاحت

ہدیہ دینا بڑی فضیلت کی بات ہے۔ اس کی حکمت ہمیں یہ بتائی گئی ہے کہ:

امام بخاری نے ادب المفرد میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، فرمایا: باہم ہدیہ دو کہ اس سے محبت پیدا ہوگی۔

ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ روایت کیا، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے: کہ ہدیہ دو کہ اس سے سینے کا کھوٹ دور ہوتا ہے اور پڑوس والی عورت پڑوسن کے لیے کوئی چیز حقیر نہ سمجھے اگر چہ بکری کا کھر ہو۔ (بہار شریعت)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام بخاری نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ خوشبو کو واپس نہیں فرماتے تھے اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کو پھول پیش کیا جائے تو واپس نہ کرے کہ اٹھانے میں ہلکا ہے اور بو اچھی ہے۔

ہدیہ کا قبول کرنا سنت ہے ہمیں چاہیے کہ ہم آپس میں ہدیے کو رواج دیں تا کہ ہمارے اندر آپس میں محبت و مودت کی فضاء قائم ہو۔ اگر چہ تھوڑی چیز میسر ہو تو وہی بطور ہدیہ دے

دیں یہ نہ سمجھیں کہ ذرا سی چیز کیا ہدیہ کی جائے یا کسی نے تھوڑی چیز ہدیہ کی تو اسے نظر حقارت سے نہ دیکھیں۔ بلکہ خلوص کے ساتھ قبول کرلیں۔

سبحان اللہ اسلامی تعلیمات میں کتنی نعمتیں مضمر ہیں۔ دیکھیے ہمیں تعلیم دی گئی کہ جو ہدیہ لیں تو اس کے اہل وعیال، مال ومنال کے لیے برکت کی دعا کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو ہدیہ کی صورت میں خرچ کرنا بھی نیکی کا کام ہے۔ اور جو شخص اپنا مال نیک کام میں خرچ کرے تو وہ مال اس کے لیے نعمت ورحمت ہے۔ گویا مال میں برکت کی دعا کر کے ہدیہ لینے والا یہ بات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ یارب العالمین! تیرے اس بندے نے مجھے ہدیہ دیا تیرے دیئے ہوئے مال کو تیرے محبوب کی تعلیم کے مطابق خرچ کیا تو اس کے مال میں اور زیادہ برکت دے تا کہ تیری راہ میں مال خرچ کرتا رہے اور اجر وثواب پاتا رہے۔ بے شک جو اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ

''سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے، آگ (جہنم) سے دور ہے''۔ (مشکوٰۃ)

(۱۶) ادائے قرض کی دعا

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

(ترمذی، راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اے اللہ! مجھے کفایت دے اپنا حلال رزق دے کر حرام رزق سے بچا اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز کردے''۔

وضاحت: بلاضرورت قرض سے بچیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مسلمانو! قرض لینے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ رات کے وقت رنج وفکر پیدا کرتا ہے

Marfat.com

اور دن کو ذلت میں مبتلا کرتا ہے''۔ (بیہقی شعب الایمان)

اگر ضرورتاً قرض لے تو لیتے وقت واپس دینے کا ارادہ رکھے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی قرض لیتا ہے اور اس کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے قرض کو ادا کر دے گا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ قرض خواہ کو راضی کر دے گا) اور جو قرض لے کر ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا اور اسی حالت میں مر جاتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا کہ اے میرے بندے! تو نے خیال کیا تھا کہ میں اپنے بندے کا حق تجھ سے نہیں لوں گا پھر مقروض کی کچھ نیکیاں قرض خواہ کو دے دی جائیں گی اور اگر مقروض نے نیکیاں نہ کی ہوں گی تو قرض خواہ کے کچھ گناہ لے کر مقروض کو دے دیئے جائیں گے۔ (حاکم مستدرک)

اس دعا میں مومن کے لیے بڑی نصیحت ہے کہ اگر وہ کبھی ضروریات کے لیے قرض لے اور حالات سازگار نہ رہیں، خستہ حالی کا ڈیرہ لگ جائے مگر پھر بھی وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس کی بارگاہ میں یہی عرض کرتا رہے کہ یا رب العزت! تو ہی خیر الرزاقین ہے۔ میں تیری ہی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ تو مجھے حلال رزق اس کفایت کے ساتھ عطا فرما کہ میں قرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔

غور کیجئے بندہ مومن اس معاشی بدحالی میں بھی حرام مال، چوری، ڈاکے سے گریز کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے خوش اور قرض کی سبکدوشی کے لیے عرض کرتا ہے۔ کیونکہ مؤمن کی شان یہی ہوتی ہے کہ حالات کیسے بھی بگڑ جائیں لیکن وہ شریعت کا دامن نہیں چھوڑتا۔

(۱۷) ادائے قرض پر قرض خواہ کی دعا

اَوْ فَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِکَ (بخاری شریف، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ تجھے پورا ثواب عطا فرمائے کہ (تو نے) میرا پورا قرض ادا کیا''۔

وضاحت

اس دعا سے معلوم ہوا کہ قرض خواہ کو جب مقروض اس کا قرض واپس لوٹائے تو قرض

Marfat.com

خواہ مقروض کے لیے ثواب کی دعا کرے کیونکہ مقروض کی وجہ سے قرض خواہ کو بے شمار ثواب ملا یہ اس کا بدلہ ہے۔

ارشاد فرمایا گیا: جس نے تنگدست کو ایک معین مدت کے لیے قرض دیا تو مقررہ وقت آنے تک قرض خواہ کے لیے صدقہ (یعنی ایک ثواب کا ثواب ملے گا) ہے۔ (مسند امام احمد، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جن کے رزق میں اللہ تعالیٰ نے کشادگی دی ہے انہیں چاہیے کہ اپنے حاجت مند مسلمان بھائی کی حاجت کے وقت کام آئیں۔ اسی لیے قرض دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ (ترغیب وترہیب)

''ہر قرض صدقہ (ثواب کی چیز) ہے''۔

لیکن اس بات کا خیال رکھے کہ وہ شخص جو جوا کھیلنے کا عادی ہے یا نشہ باز ہے یا دھوکہ باز غاصب ہے کہ قرض لے کر ادا نہ کرے گا، یا پہلے دو شخص جوا کھیل کر یا نشہ کر کے مال ختم کر دیں گے۔ ایسے آدمیوں کو قرض نہ دیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مقروض جب قرض خواہ کو قرض واپس لوٹائے تو قرض خواہ اس کے لیے ثواب کی دعا کرے کیونکہ کہ قرض لے کر اپس کر دینا یہ بھی بڑی سعادت ہے کہ قرض کا لوٹانا فرض ہے اور قدرت کے باوجود نہ دینا حرام۔ لہٰذا وہ حرام سے بچ کر قرض ادا کرتا ہے جس میں اس کے لیے اجر وثواب ہے۔ قرض لے کر ادا نہ کرنا بہت قبیح وشنیع فعل ہے جس میں دنیا وآخرت کی ذلت ورسوائی ہے۔

ابو داؤد ونسائی شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مالدار کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا اس کی آبرو اور سزا کو حلال کر دیتا ہے۔ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے، ان کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب گناہوں سے بڑا یہ ہے کہ آدمی اپنے بعد قرض چھوڑ کر

Marfat.com

مرجائے اوراس نے ادا کرنے کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو۔

البتہ ہمارے اندر یہ جذبہ ہونا چاہیے کہ اگر کوئی ہمارا بھائی واپس دینے کے قابل نہ ہو نہایت ہی مفلس ومحتاج ہوتو ہم بھلائی سے کام لیں اور قرض کو معاف کر دیں۔ بلاشبہ یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

صحیح مسلم میں ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کی سختیوں سے اللہ تعالیٰ اسے نجات بخشے تو وہ تنگدست کو مہلت دے یا معاف کردے۔ (بہار شریعت)

تفصیلی مسائل وفضائل کے لیے بہار شریعت کا گیارہواں حصّہ کا مطالعہ کیجئے۔

(۱۸) غصہ آنے کے وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (بخاری، راوی حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں''۔

وضاحت

غصہ کیا ہے اس بارے میں اچھی طرح ذہن نشین رکھیے کہ غصہ بذات خود نہ اچھا ہے نہ برا۔ درحقیقت غصہ کی اچھائی اور برائی کا دارومدار موقع اور محل کی اچھائی اور برائی پر ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ قبرستان سے گزر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک نوجوان قبرستان میں میں طنبورہ (ستارنما ساز) سے دل بہلا رہا ہے۔ آپ نے اس پر افسوس کیا اور فرمایا! اے نوجوان! یہ عبرت کی جگہ ہے۔ بجائے اس کہ کہ تم یہاں آکر عبرت حاصل کرتے یہاں غفلت کے کام میں مشغول ہو یہ سن کر اس نوجوان کو غصہ آگیا اور طنبورہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر دے مارا۔ طنبورہ سر پر لگنے سے ٹوٹ گیا۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت کرنے پر اس نوجوان کو غصہ آجانا بے موقع تھا۔ اس نوجوان کو بجائے غصہ کے نصیحت کو سن کر اس پر عمل کرنا چاہیے تھا۔ ایسے غصہ ہی کو حدیث میں برا کہا گیا ہے۔

Marfat.com

کیونکہ ایسے بے جا غصے سے اکثر اوقات قتل بھی ہو جاتا ہے۔ بھائی بھائی کی جدائی ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ایسے بے موقع غصے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ جب بے محل غصہ آئے تو اس سے بچنے کا طریقہ ہمیں بتایا گیا ہے اور ایسے غصے سے اپنے آپ کو محفوظ کر لینا بہت بڑی فضیلت کی بات ہے۔ آیئے احادیث شریف کی روشنی میں ہم استفادہ کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا:

غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا اور آگ پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے۔ لہٰذا جب کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے۔

دوسری روایت میں آیا جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر غصہ چلا جائے تو فبہا ورنہ لیٹ جائے۔ (ابوداؤد، ترمذی بحوالہ بہار شریعت)

جو ایسے بے محل اور شیطانی غصہ کے آجانے پر اپنے آپ کو قابو میں رکھتا ہے بے شک وہ بہت بڑا پہلوان ہے۔ اور ایسے غصہ پر قابو پا لینے میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ہے۔

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا:

قوی وہ نہیں جو پہلوان ہو کہ دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ قوی وہ ہے جو (بے محل) غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

دوسری روایت میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے جس بندہ نے غصہ کا گھونٹ پی لیا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں۔ (بخاری و احمد بحوالہ بہار شریعت)

ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ زمین و آسمان میں سب سے سخت ترین چیز کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: ہر شے سے سخت ترین چیز اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب ہے کہ اس سے دوزخ بھی لرزتی ہے۔

اس شخص نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

ارشاد فرمایا: غصہ پر قابو پانا سیکھو کہ غصہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔

(مثنوی شریف)

یاد رکھیے بے محل اور بے موقع غصہ جس کی شریعت نے مخالفت کی ہے، اس غصہ کے آنے پر انسان شیطان کے لیے گیند کی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر شیطان اسے جہاں چاہتا جیسے چاہتا ہے بھٹکائے پھرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غصہ میں انسان اپنے پرائے اور عزت و آبرو بلکہ ایمان و کفر میں بھی تمیز نہیں رکھتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس برائی سے مامون فرمائے۔ لہٰذا ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی جائے۔ بے شک وہی ہمیں شیطان کے حملوں سے محفوظ فرمانے والا ہے۔

(۱۹) وسوسہ دور کرتے وقت کی دعا

اَللّٰہُ اَحَدٌ، اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

''اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے، میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں''۔

وضاحت

جب دل میں وسوسہ آئے چاہے اعتقاد کے متعلق ہو یا اعمال کے تو اس دعا کو کفوا احد تک پڑھ کر تین مرتبہ اپنی بائیں جانب تھتکار دیں اور پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھیں جب تھتکارنے سے قبل دعا پڑھے گا تو وہ تمام فاسد وسوسے جو عقائد کے متعلق ہوں گے نیست و نابود ہو جائیں گے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی احدیت وصمدیت کا بیان ہے۔ اور جب تعوذ پڑھے گا تو وہ سارے وسوسے کافور ہو جائیں گے جو اعمال کے متعلق ہیں۔

یاد رہے کہ شیطان جہاں مسلمان کو قضا و قدر کے متعلق گمراہ کرنے کی کوششیں کرتا ہے وہاں وضو، نماز وغیرہ دوسرے اعمال میں بھی وسوسے ڈالتا ہے۔ ولہان ایک شیطان ہے جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی کا وضو ہو اور اسے شک ہے کہ میرا وضو ہے یا نہیں؟ تو

Marfat.com

دوبارہ وضو کرنا بہتر ہے نہ کرے تو بھی حرج نہیں۔ اور اگر شیطان لعین کے وسوسہ میں مبتلا ہو تو ہرگز وضو نہ کرے کہ یہ احتیاط نہیں بلکہ شیطان کی پیروی ہے۔ (ملخصاً بہار شریعت)

اسی طرح نماز میں بھی شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔

بخاری و مسلم اور امام مالک و ابوداؤد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اذان کہی جاتی ہے شیطان گوز (ریح خارج کرتا ہوا) مارتا ہوا بھاگتا ہے۔ یہاں تک کہ اذان کی آواز اسے نہ پہنچے جب اذان پوری ہو جاتی ہے چلا آتا ہے۔

پھر جب اقامت کہی جاتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے جب پوری ہو لیتی ہے پھر آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے۔ کہتا ہے فلاں بات یاد کرو، فلاں بات یاد کرو۔ جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کتنی (رکعت) پڑھیں۔ (بہار شریعت)

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر نماز کو پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی جاتی ہے تو جواب یوں دیتے ہیں کہ جناب کیا کریں ہم نماز پڑھتے تھے لیکن جب بھی ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو طرح طرح کے وسوسے ہمارے دلوں میں آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے سوچا کہ ایسی نماز کیا پڑھنی جس میں وسوسے آئیں۔ ایسے لوگوں کے لیے عرض ہے کہ وہ قرآن و حدیث یا ائمہ کرام ہی کا کوئی قول ہمیں بتا دیں جس میں یہ بات مذکور ہو کہ جب نماز میں وسوسے آئیں تو نماز چھوڑ دے تو وہ حضرات یہ قول ہرگز پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ قیاس فاسد کیسے کر لیا کیا آپ مجتہد ہیں؟ ویسے بھی واضح حکم کے ہوتے ہوئے قیاس کی اجازت ہرگز نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نماز میں اپنے لشکر کی تیاریوں کے متعلق سوچتا ہوں۔ اس قول کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بحالت نماز سوچ و بچار کرنا چاہیے بلکہ مقصود یہ بتانا ہے کہ چونکہ اس سے بچنا بہت دشوار ہے تو اگر نماز کی حالت میں کسی کام کے متعلق خیال آ جائے تو اس سے نماز فارغ نہیں ہوگی لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ دوران نماز سوچ

Marfat.com

بچار کیا جائے بلکہ حتی المقدور وسوسوں کو دفع کرنے کی کوشش کرے کہ نماز میں وسوسہ آنے پر اس کو دفع کر کے نماز میں انہماک رکھنا یہ بھی ثواب ہے کہ وہ نمازی نفس امارہ وشیطان سے جہاد کرنے والا ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں نمازی کو نماز سے، غافل کرنے والی ہیں۔

لہٰذا یہ مسئلہ یاد رہے کہ اگر نمازی نماز کے ارکان وغیرہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا رہے اور اگر دوران نماز کسی بات کا خیال آجائے اور وہ سوچنے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن یاد آنے پر اسے دفع کرے اور نماز کی طرف توجہ لگائے۔ ہاں اگر نمازی نماز میں ایک رکن کی مقدار کھڑا سوچتا رہا تو اس وجہ سے سجدہ سہو کرے گا۔ کیونکہ ارکان میں تاخیر ہوئی۔ آخر میں عرض ہے کہ ہمیں وسوسوں کو چھوڑنا چاہیے نہ کہ نماز کو چھوڑ دیں۔ (ملخصاً فیوض الباری فی شرح صحیح بخاری) تفصیلی مسائل کے لیے فیوض الباری فی شرح صحیح بخاری پارہ پنجم دیکھیے)

(۲۰) تھکن کے وقت کی دعا

(۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ 33 بار ''تمام پاکیاں اللہ تعالیٰ کے لیے''۔

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 33 بار ''تمام خوبیاں اللہ کے لیے''۔

(۳) اَللّٰہُ اَکْبَرُ 34 بار ''اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے''۔

(بخاری شریف: راوی حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

وضاحت

اس دعا میں تسبیح وتحمید وتکبیر سب کی تعداد مل کر سو ہوتی ہے۔ اسے تسبیح فاطمی بھی کہتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

مسند امام احمد میں بروایت حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثابت ہے کہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے کاشانہ اقدس میں اس غرض سے آئیں کہ وہ حضور ﷺ سے ایک باندی حاصل کریں جو خدمت کرے۔ منقول ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دست مبارک چکی پیسنے اور پانی کھینچنے سے سرخ ہو گئے تھے اور ان کا چہرہ مبارک کا رنگ جھاڑو دینے کے غبار سے اور کھانا پکانے کے دھوئیں سے متغیر ہو گیا تھا۔

Marfat.com

چنانچہ جب وہ آئیں تو حضور ﷺ کو گھر میں موجود نہ پایا۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

میری صاحبزادی کیوں آئی تھیں؟ بتایا گیا باندی مانگنے آئی تھیں۔ اس کے بعد حضور ﷺ خود حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے سرہانے بیٹھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! تم باندی چاہتی ہو؟ حالانکہ اس وقت کوئی باندی موجود نہیں ہے اور جب کہیں سے آئے تو بتانا ہم تمہیں عنایت فرمادیں گے۔ اس کے بعد فرمایا: اے فاطمہ! دنیاوی محنت ومشقت بہت آسان ہے۔ جس طرح بھی گزرے۔ اے فاطمہ! حق تعالیٰ کی بندگی اور تقویٰ اختیار کرو اور اپنے شوہر کی خدمت گزاری کرو۔ میں تمہیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں جو خادمہ سے بہتر ہو اور وہ یہ ہے کہ سونے سے پہلے 33 مرتبہ اللہ کی تسبیح کرو اور 33 مرتبہ اس کی حمد کرو اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ (مدارج النبوت)

اس حدیث سے ہمیں بہت سی نصیحتیں ملیں ایک یہ ہے کہ اگر شادی شدہ بیٹی اپنی والد سے گھریلو پریشانیاں ظاہر کرے تو والد کو چاہیے کہ اسے تسلی اور صبر کی تلقین کرے۔ اگر صاحب حیثیت ہو تو اس کی اعانت کرے اور اسے آخرت کی فکر دلائے۔ مگر آج کل معاملہ اس کے برعکس ہے کہ ایسی صورت میں باپ اپنی بیٹی کو گھر روک لیتا ہے اور اس کے شوہر کو برا بھلا کہتا ہے جس سے گھر اجڑ جاتا ہے۔ یہ نادانی کی بات ہے کہ اپنی بیٹی کا گھر اجاڑ کر سمجھتا ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کے ساتھ بھلائی کی ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعض امراء اپنی جسمانی تھکن دور کرنے کے خدمت گار رکھتے ہیں اور انسان سے اپنی جسم کی مالش کرواتے ہیں، اپنے جسم دبواتے ہیں۔ اور بعض لوگ جو صاحب حیثیت نہیں وہ راتوں کو سڑکوں پر فٹ پاتھوں پر مالش کرنے والوں سے مالش کرواتے ہیں۔ لیکن اس وقت وہ اپنے ستر کا بالکل خیال نہیں رکھتے کہ ان کے گھٹنے بلکہ رانیں تک کھلی رہتی ہیں اس فعل سے بچنا لازمی ہے۔ کیونکہ اپنا ستر عورت (جسم کا وہ حصہ جس کا چھپانا واجب ہے) دوسرے کے سامنے بلاضرورت کھولنا حرام ہے۔ ذرا غور کیجئے

Marfat.com

کہ اپنی معمولی سی تھکن کی خاطر ایک بڑے گناہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

خدمت گار یا عام مالش والوں کی وجہ سے صرف جسمانی طور پر سکون ملتا ہے۔ لیکن اللہ کے ذکر اور ثنا کرنے سے جسمانی کے ساتھ ساتھ روحانی راحت بھی حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ (پارہ ۱۳، سورۂ رعد، آیت ۲۸)

''سن لو اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کا چین ہے''۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو تھکن دور کرنے کے ناجائز طریقوں سے محفوظ فرمائے اور شریعت کے مطابق اللہ کا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(۲۱) چھینک آنے پر دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں''۔

وضاحت

جب کسی کو چھینک آئے تو متذکرہ دعا پڑھے کہ یہ دعا سنت کی ادائیگی میں کفایت کرتی ہے۔

(۲۲) چھینک آنے پر پڑھنے کی ایک اور دعا

صاحب مراۃ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو کوئی چھینک آنے پر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

کہے وہ اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

(۲۳) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی چھینک کی دعا

امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری ''الادب المفرد'' میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جو کوئی چھینک آنے پر یوں کہے یعنی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (الادب المفرد، للبخاری، ج ا ص ۳۱۹)

تو اسے کبھی داڑھ اور کان کا درد نہ ہوگا۔

چھینک کے وقت اپنا پورا چہرہ یا پورا منہ کپڑے یا ہاتھ سے ڈھانپ لینا سنت ہے کہ اس سے رطوبت کی چھینٹیں نہیں اڑیں گی اور اپنے یا دوسرے کے کپڑے خراب نہ ہوں گے اور چھینک کی آواز حتی الامکان پست کرنا بھی سنت ہے۔ لہٰذا چھینک کی آواز پست ہو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کی بلند ہو۔ (مراۃ)

بعض لوگ بلند آواز سے چھینکتے ہیں ان کو احتیاط کرنی چاہیے بالخصوص لوگوں کے اجتماع میں اور اس سے زیادہ احتیاط مسجد میں کرنی چاہیے۔

(۲۴) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے والے کے لیے دعا

یَرْحَمُکَ اللّٰہُ

''اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے''۔

وضاحت

جب کوئی چھینکنے پر الحمد للہ کہے تو سننے والے پر جواب دینا واجب ہے (ردمحتار) یعنی وہ یرحمک اللہ کہے۔

(۲۵) چھینک آنے پر کوئی جواب دینے والا نہ ہو تو اس وقت کی دعا

یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ

''اللہ تعالیٰ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے''۔ (مرقات بحوالہ مراۃ)

وضاحت: چھینک آنے پر جب کوئی الحمد للہ کہے اور کوئی جواب دینے والا نہ ہو تو چھینکنے والا متذکرہ دعا پڑھے کیونکہ فرشتے اس کی چھینک کا جواب دیتے ہیں چھینکنے والا ان کی نیت سے دعا کرے۔ (مراۃ)

Marfat.com

(۲۶) غائب شخص کی چھینک پر جواب دینے کی دعا

یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنْ حَمِدْتَ اللّٰہَ

''اگر تو نے اللہ کی حمد کی ہو تو اللہ تجھ پر رحم فرمائے''۔ (مراۃ)

وضاحت

کسی شخص نے دیوار کے پیچھے چھینک ماری تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متذکرہ دعا پڑھی البتہ اگر ایسے شخص کی آواز کے ساتھ الحمد للہ کی آواز بھی آجائے تو پھر یرحمک اللہ یایرحمہ اللہ کہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جو چھینک آنے پر اللہ کی حمد نہ کرے تو اسے جواب نہیں دیا جائے گا۔ جیسا کہ احادیث سے پتہ چلتا ہے۔

حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے راویت کرتے ہیں:

چھینکنے والے کو تین بار جواب دو پھر جو زیادہ کرے تو اگر چاہو جواب دو اگر چاہو تو جواب نہ دو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

صاحب مراۃ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مسلمان کی تین چھینکوں کا جواب دینا سنت ہے مگر چوتھی چھینک کا جواب دینا سنت نہیں تمہاری مرضی پر ہے لیکن اگر جواب دیا تو ان شاء اللہ ثواب ملے گا کہ مسلمان کو دعا دینا عبادت ہے (دوسری بات یہ ہے کہ حدیث مبارک میں) یہ ارشاد نہیں ہوا کہ خود چھینکنے والا چوتھی چھینک پر الحمد للہ کہے یا نہ کہے ظاہر یہ ہے کہ کہے حمد الٰہی بہتر ہے۔

(۲۷) چھینک کا جواب دینے والا اگر کافر ہو تو اس وقت کی دعا

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ

(ترمذی، ابوداؤد، راوی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے''۔

Marfat.com

وضاحت

یہودی لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس چھینکا کرتے تھے (یعنی دیدۂ دانستہ ناک میں تنکا ڈال کر) اس امید پر کہ رسول اللہ ﷺ ان سے فرمائیں۔ یرحمک اللہ یعنی اللہ تم پر رحم کرے مگر تاجدار مدینہ ﷺ ان کلمات کے بجائے یہ ارشاد فرماتے:

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ

(۲۸) جب کوئی چھینک کا جواب دے تو چھینکنے والے کی اس کے لیے دعا

یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ (ترمذی، ابوداؤد، راوی حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے''۔

وضاحت

چھینکنے والے کا الحمد للہ کہنا سنت اور جو کوئی دوسرا سنے اس کو جواب دینا واجب پھر چھینکنے والے کا جواب دینے والے کے لیے دعا کرنا مستحب ہے یعنی وہ دعا کرے جو اوپر ذکر کی گئی ہے۔

چونکہ چھینک اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لہٰذا اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی چاہیے پس اس حمد سے اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر کی لہٰذا سننے والے نے اسے دعا دی اور اس طور پر اس نے چھینکنے والے پر احسان کیا لہٰذا احسان کا بدلہ احسان سے ادا کرتے ہوئے چھینکنے والے نے جواب دینے والے کو دعا دی غرض یہ کہ پیارے مصطفی ﷺ کی پیاری پیاری سنتوں میں حکمتوں کے خزینے پنہاں ہیں۔

(۲۹) جماہی کے وقت کی دعا

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

''نہیں طاقت (گناہوں سے بچنے کی) اور نہیں قوت (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی مدد سے جو بلند و بالا، عظمت والا ہے''۔

جب کوئی جماہی (یا جمائی) لیتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔ (بخاری، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

جماہی سستی کی علامت ہے اس سے جسم میں جمود طاری ہوتا ہے چھینک رب تعالیٰ کو پسند ہے اور جماہی شیطانی پسند ہے اس لیے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو جماہی کبھی نہیں آتی تھی۔

جماہی دفع کرنے کی تین تدبیریں ہیں جب جماہی آنے لگے تو ناک کے ذریعے زور سے سانس نکال دے۔ یا نیچے کا ہونٹ دانتوں میں دبا لے یا یہ خیال کرے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جماہی نہیں آتی۔ جب جماہی نہ رکے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی یا انگلیوں کی پشت منہ پر رکھ لے کیونکہ حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ:

جب تم میں سے کوئی جماہی لینے لگے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے ورنہ شیطان داخل ہو جاتا ہے۔ (مسلم، راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بعض لوگ جماہی لیتے وقت منہ سے قہقہہ سے ملتی جلتی عجیب و غریب آواز نکالتے ہیں یہ ناپسندیدہ ہے لہٰذا اس سے احتیاط کی جائے بالخصوص مسجد میں یونہی بعض لوگ مسجد میں ڈکار اس قدر بلند آواز سے لیتے ہیں گویا کہ کوئی بکرا ذبح کیا جا رہا ہو کھانسی کے متعلق بھی چاہیے کہ مسجد میں بلا عذر نہ کھانسے بلکہ عذر کی صورت میں بھی یہی کوشش کرے کہ کھانسی کی آواز بلند نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آداب مسجد کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔ جماہی کے وقت کی دعا مجھے کتابوں میں نہیں ملی۔ حدیث مبارک کی روشنی میں یہ دعا لکھ دی کہ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جماہی میں شیطانی اثر پایا جاتا ہے لہٰذا شیطان لعین کو بھگانے کے لیے مذکورہ دعا لکھ دی گئی ہے۔ جماہی لیتے وقت ہاتھ رکھ لینے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ گرد و غبار اور کیڑے مکوڑے منہ میں داخل نہ ہوں گے کیونکہ اس وقت منہ کھل جاتا ہے۔

Marfat.com

(۳۰) کوئی بھی نیا کام شروع کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾

''اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے''۔ (پارہ ۱۲، سورۂ ہود، آیت ۴۱)

(۳۱) علم میں اضافے کی دعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (پارہ ۱۶، سورۂ طٰہٰ، آیت ۱۱۴)

''اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے''۔

(۳۲) کفر کی نشانی (مثلاً مندر، گرجا، گردوارہ وغیرہ) دیکھتے وقت کی دعا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَّا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ معبود یکتا ہے ہم عبادت نہیں کرتے مگر صرف اسی کی''۔ (غنیۃ الطالبین)

مندر ہندوؤں کی، گرجا عیسائیوں کی اور گردوارہ سکھوں کی پوجا گاہ کا نام ہے۔ اور یہ لوگ بلاشبہ کافر ہیں اور ان کی پوجا گاہیں کفر کی نشانیاں ہیں۔ یہاں پر کفر و شرک ہوتا ہے لہٰذا ان کی عمارتوں کو دیکھ کر یہ دعا جو اوپر تحریر کی ہے، پڑھی جائے۔

حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث روایت فرمائی کہ سرور دو عالم ﷺ فرماتے ہیں، جو کفر کی کوئی بات دیکھے یا سنے اور اس وقت مندرجہ بالا دعا پڑھے تو

اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكَاتِ

دنیا میں جتنے مشرکین مرد و عورت ہیں ان سب کی تعداد کے برابر اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مندروں کے گھنٹے

Marfat.com

اور سنکھ (ناقوس یعنی بڑی کوڑی جو مندروں میں بجائی جاتی ہے) کی آواز اور گرجا وغیرہ کی عمارت کو دیکھ کر بھی یہ دعا پڑھے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)

اندازہ لگائیے کہ روئے زمین پر کتنے مشرک مرد و عورتیں ہوں گی کہ چھٹا نک بھر زبان کو اتباع مصطفی ﷺ میں حرکت دینے سے کروڑ ہا نیکیاں ہمارے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔ اے عاجز انسان، یہ نہ سوچ کہ دعا اتنی مختصر اور اجر و ثواب اتنا کثیر۔ پس یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھ کہ جو ذات مقدس ثواب عطا فرمانے والی ہے وہ ہر عجز و نقص سے منزہ و مبرا ہے۔ تو مانگتے مانگتے تھک جائے لیکن وہ ذات مقدس دیتے دیتے نہ تھکے۔ اس کی رحمتوں کے خزانے لامحدود ہیں۔

(۳۳) مصیبت زدہ کو دیکھتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی۔ جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی''۔ (ترمذی، راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما)

وضاحت

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ برادرم مولانا حسن رضا خان صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) ایک طبیب کو لائے۔ کیونکہ مجھے بخار بہت شدید تھا اور کان کے پیچھے گلٹیں (گانٹھ یا غدود وغیرہ) ہوگئی تھیں۔ ان دنوں شہر بریلی میں مرض طاعون بشدت تھا۔ طبیب صاحب نے مجھے دیکھ کر کئی مرتبہ کہا یہ وہی ہے (یعنی طاعون ہے) میں بالکل کلام نہیں کر سکتا تھا اس لیے انہیں جواب نہ دے سکا۔ حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ طبیب صاحب غلط کہہ رہے ہیں۔ نہ مجھے طاعون ہے اور نہ کبھی ان شاء اللہ العزیز ہوگا۔ اس لیے کہ میں طاعون زدہ کو دیکھ کر وہ دعا پڑھتا تھا جو حضور سرور کائنات ﷺ نے تعلیم فرمائی۔

آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر دعا الحمد للہ الذی عافانی الخ پڑھے گا تو اس بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ پھر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

فرمایا کہ ہر انسانی و آسمانی بلا میں مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ سکتا ہے۔ لیکن تین چیزوں میں یہ دعا نہ پڑھی جائے۔

(۱) زکام: کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

(۲) کھجلی: کہ اس سے امراض جلدیہ اور جذام وغیرہ کا انسداد ہو جاتا ہے۔

(۳) آشوب چشم: کہ یہ نابینائی کو دفع کرتا ہے۔

کیونکہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ ان تین بیماریوں کو مکروہ نہ رکھو۔

اس دعا کو پڑھتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اتنی آواز کے ساتھ نہ پڑھے کہ مصیبت زدہ سن لے۔ کیونکہ بلند آواز کے ساتھ پڑھنے سے اس کی دل شکنی ہوگی۔

(۳۴) نیا چاند دیکھتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ (ترمذی، راوی حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''یا الٰہی! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی، اسلام اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ نکال جس سے تو راضی ہوتا ہے اور پسند کرتا ہے۔ (اے پہلی رات کے چاند) میرا تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے''۔

وضاحت

ہلال پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ لہٰذا پہلی رات کے چاند کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ مشرکوں کے معبودان باطلہ بے شمار تھے اور اب بھی انہوں نے اپنے بہت سے جھوٹے معبود بنائے ہوئے ہیں۔ نمرود کے زمانے میں لوگ چاند کو رب مانتے تھے۔ لیکن رسول اکرم ﷺ کا امتی چاند دیکھ کر اس کے نہ صرف رب ہونے کا انکار کرتا ہے بلکہ مشرکوں کا بھی رد بلیغ کرتا ہے کہ اے چاند! تو رب نہیں ہے بلکہ تیرا اور میرا رب، رب ذوالجلال ہے۔ جو خالق کائنات ہے۔ بہت سے لوگ تجھے معبود مان کر گمراہ ہوئے لہٰذا میں اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے مالک حقیقی خداوند قدوس سے اپنے ایمان و اسلام کی سلامتی چاہتا

Marfat.com

ہوں۔ اور عقائد کے علاوہ ان اعمال کی آرزو رکھتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو کہ میری زندگی کا مقصود رضائے الٰہی ہے۔ کیونکہ میں اس نبی کریم ﷺ کا امتی ہوں جس کی انگشت مبارکہ سے چاند دو ٹکڑے ہوا۔ معلوم ہوا کہ اس دعا کو پڑھ کر بندہ مومن اللہ تعالیٰ کی واحد انیت و ربوبیت کی شہادت دیتا ہے اور حضور ﷺ کی عظمت و حشمت کا اظہار کرتا ہے۔

(۳۵) جب بھی چاند پر نظر پڑے اس وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْغَاسِقِ (ترمذی، راوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

''میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں اس تاریک ہو جانے والے کی برائی سے''۔

وضاحت

جس طرح دن میں اللہ تعالیٰ نے سورج کی حرارت سے اجالے کا انتظام کیا ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ سورج کی حدت فصلوں اور انسانوں کی ضروریات زندگی کے لیے بہت ضروری ہے۔ اسی طرح رات میں چاند کی چاندی نے روشنی کا انتظام فرمایا اور اس میں حکمت یہ ہے کہ رات کا وقت آرام کے لیے ہے۔ لہٰذا اس وقت میں ٹھنڈی روشنی کا انتظام ہی مناسب تھا جب چاند چھپ جاتا ہے تو تاریکیاں چاروں طرف پھیل جاتی ہیں اور لیٹروں ٹولیاں کی نکل آتی ہیں۔ یا تاریکی میں انسان برائی کی طرف جلد راغب ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی جارہی ہے کہ یا الٰہی! مجھے ڈوبنے والے اور اپنے نفس کی برائی سے مامون و محفوظ فرما۔

(۳۶) آئینہ دیکھتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ (ابن حبان)

''یا اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت (اخلاق) بھی اچھی کر دے''۔

وضاحت

یہ دعا جو بظاہر مختصر ہے لیکن اگر اس کی معنوی گہرائیوں میں جائیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ

یہ دعا اپنے اندر کتنی جامعیت وافادیت لیے ہوئے ہے۔ غور کیجئے کہ جب بندۂ مومن آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو بارگاہ مصطفوی ﷺ سے اسے یہ تعلیم دی گئی کہ یوں دعا کرے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ الخ، سبحان اللہ! جب بندہ مومن اپنا چہرہ آئینے میں دیکھتا ہے تو بارگاہ الٰہی میں یوں عرض کرتا ہے کہ یا اللہ! جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے پس میری سیرت بھی اچھی بنادے۔ گویا یہ بتایا گیا کہ مومن کی شان یہ ہے کہ یہاں وہ اپنی صورت کو آئینہ میں دیکھتا ہے تو وہاں اپنی سیرت کے خوب تر ہونے کی بھی التجا کرتا ہے۔ کیونکہ اصل الاصول چیز سیرت وکردار کا جامع کمالات سے متصف ہونا ہے۔ اور یہ بات ہم میں جب ہی پیدا ہوسکتی ہے جب ہم اپنی سیرت کو سیرت نبوی کے آئینہ مقدسہ میں ڈھال لیں۔

اللہ اکبر! ہمارے نبی کریم ﷺ کا اخلاق کیا تھا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ حضور ﷺ کا اخلاق کیا تھا؟ تو آپ نے مختصر مگر جامع الفاظ میں جواب عنایت فرمایا:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ

''حضور ﷺ کا اخلاق قرآن ہے''۔

یعنی قرآن پاک نے جن محاسن اوصاف اور مکارم اخلاق کو اپنانے کا حکم دیا ہے، حضور ﷺ ان سے کمال درجہ متصف تھے۔ اور جن بیکار باتوں اور فضول کاموں سے بچنے کی ترغیب دی ہے حضور ﷺ ان سب سے پوری طرح منزہ ومبرا تھے۔ گویا حضور علیہ السلام افعال جمیلہ وخصال حمیدہ کے مجسم پیکر تھے۔ لہٰذا امتیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور اپنے کردار کو اخلاق حسنہ سے مزین کریں۔ کیونکہ یہ سب سے بڑی سعادت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

اِنَّ اَكْمَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا

''یقینا مومنوں میں بلحاظ ایمان زیادہ کامل وہ ہے جو اخلاق میں ان سے (یعنی دوسرے مومنوں سے) بہتر ہو''۔

Marfat.com

بیان یہ ہو رہا تھا کہ مومن آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر اپنی سیرت کی بھی فکر کرے اور اسے سنوارنے کی سعی کرے۔ مگر آج کا نوجوان جب آئینے کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے سراپا میں گم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی یہ فکر ہوتی ہے کہ میری صورت کی زینت میں کوئی کسر نہ رہ جائے۔ اس کے ہاتھ بالوں کو سنوارتے سنوارتے نہیں تھکتے۔ اور ہونٹوں پر دعائے مصطفی ﷺ کی بجائے فلمی گیت کی گنگناہٹ ہوتی ہے۔ یہ دعا ہمیں اس بات کا درس دیتی ہے کہ بھائی اپنی سیرت کی بھی فکر کر ایسا نہ ہو کہ کہیں تیری خوبصورتی بدکرداری کی وجہ سے دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سبب بن جائے۔ (العیاذ باللہ)

(۳۷) ستاروں کو دیکھتے وقت کی دعا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

''اے ہمارے رب! تو نے اس کو بے کار نہ بنایا۔ پاکی تیرے لیے۔ پس ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا''۔ (پارہ ۴ سورۂ آل عمران، آیت ۱۹۱)

وضاحت

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جس نے ستاروں کو دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے عجائبات میں تفکر کر کے آیت: ربنا ما خلقت الخ پڑھی تو اس کے نامہ اعمال میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان کی نیکیاں ستاروں کے برابر ہیں اور ہم صرف یہ مختصر دعا پڑھیں اور ہمیں ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں مل جائیں تو یوں ہمیں معاذ اللہ ان کی برابری حاصل ہو جائے گی۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی کسی ادنیٰ صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا تو پھر ہم اور آپ کس گنتی میں ہیں۔ بلکہ اس کو یوں سمجھئے کہ نیکیوں کی تعداد کا برابر ہونا الگ بات ہے اور ان کے ثواب کا کم یا زیادہ ہونا

Marfat.com

ہی الگ بات ہے۔ مثلاً

حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ جو خانہ کعبہ کے طواف کے قصد سے گھر سے چلے اور اونٹ پر سواری کرے تو جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے نیکی لکھتا ہے۔ اور خطا مٹاتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے۔ (بیہقی، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کی طرف اٹھنے والا ہر قدم نیکی کا مستحق اور خطا کی معافی اور درجہ کی بلندی کا باعث ہے۔ مگر جس کا قدم جس قدر اخلاص کے ساتھ اٹھے گا اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب اس کے لیے زیادہ ہوگا۔ اور اتنا ہی زیادہ قرب خداوندی حاصل ہوگا۔ لہٰذا وہ اتنا ہی زیادہ مرتبہ وفضیلت والا ہوگا۔ سمجھنے کے لیے اس مثال کو لے لیں کہ لوہے کے چالیس گلاس ایک ایک کلو کے ہیں اور ایک ایک کلو کے چالیس گلاس سونے کے ہیں۔ بظاہر تو تعداد برابر ہے لیکن ان کی قیمت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لہٰذا تعداد کی برابری دیکھ کر اگر کوئی لوہے کے گلاس والے کو سونے کے گلاس والے کے برابر سمجھ لے تو یہ اس کی نادانی ہوگی۔

(۳۸) مرغ کی بانگ سن کر پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ (بخاری، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''یا الٰہی! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں''۔

وضاحت

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب مرغ کے بولنے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو۔ کیونکہ مرغ اس وقت فرشتے کو دیکھتا ہے۔ بے شمار پرندے اس دنیا میں موجود ہیں لیکن کسی دوسرے پرندے کے بولنے پر کسی دعا کے پڑھنے کی روایت نہیں ملتی۔ (واللہ اعلم) مگر مرغ کے بولنے پر دعا کی تعلیم دی گئی اور اس کی علت یہ بتائی گئی کہ وہ فرشتہ دیکھتا ہے۔ اور فرشتے نوری مخلوق ہیں۔ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

(۳۹) گدھے کے رینکنے (آواز نکالنے) پر پڑھنے کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (ترمذی، راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے''۔

(۴۰) کتے کے بھونکنے پر پڑھنے کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (ابوداؤد، راوی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے''۔

وضاحت

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کتے کو بھونکتے اور گدھے کو رینکتے سنو تو تعوذ پڑھنی چاہیے۔ مندرجہ بالا تعوذ کے علاوہ دوسرا تعوذ بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی علت یہ بتائی گئی کہ یہ دونوں جانور شیطان کو دیکھتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جب جانوروں کے شیطان کو دیکھنے پر اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے تو یہ بات اولیٰ تر ہوئی کہ جب کسی کو شیطانی فعل کرتے دیکھے تو پناہ طلب کرے اور حسب استطاعت برائی کرنے والے کو برائی سے روکے۔

(۴۱) طلب باراں کی دعا

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا (بخاری و مسلم، راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''یا الٰہی ہمیں پانی دے، یا الٰہی ہمیں بارش دے''۔

وضاحت

جب قحط سالی ہو اور بارش کی ضرورت ہو تو متذکرہ دعا پڑھے۔ اگر پہلی دعا پڑھ لی تو کافی ہے۔ مگر ہر ایک دعا کو تین مرتبہ پڑھنا بہتر ہے۔

ابن ماجہ کی روایت حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں۔ وہ قحط، ظالم بادشاہ اور

Marfat.com

شدت موت (یعنی موت کی سختی) میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو۔ بڑا قحط تو یہ ہے کہ بارش ہو اور زمین پر (وہ بارش) کچھ نہ اگائے۔ معلوم ہوا کہ معاملات وعبادات میں کوتاہی کی صورت میں قحط کی وعید ہے۔ چاہے وہ بارش نہ ہونے کی صورت میں ہو یا دیگر طریقوں سے۔

نماز استسقاء

استسقاء کی نماز جماعت سے جائز ہے۔ مگر جماعت سنت نہیں۔ چاہے تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ پڑھے۔

نماز استسقاء کے لیے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر خشوع وخضوع وتواضع کے ساتھ برہنہ سر پیدل جائیں اور ننگے سر ہوں تو بہتر ہے۔ نماز کے لیے جانے سے پہلے صدقہ وخیرات کریں۔ اور تین دن پہلے سے روزے رکھیں اور توبہ واستغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں پر بھی توبہ کریں۔ صرف زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے توبہ کریں۔ اور جن کے حقوق ذمہ ہیں ان کو ادا کریں یا معاف کرائیں۔ بوڑھوں، بچوں، کمزوروں کے توسل سے دعا کریں اور سب آمین کہیں۔ غرضکہ توجہ رحمت کے تمام اسباب مہیا کریں۔ اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں اور دعا کریں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر (یعنی بلند آواز سے) کے ساتھ نماز پڑھائے۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربك اور دوسری رکعت میں ھل اتك پڑھے۔ اور نماز کے بعد کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے بعد جلسہ کرے۔ یا ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دعا، تسبیح واستغفار کرے۔ اور اثنائے جلسہ میں چادر لوٹائے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے۔ خطبہ ختم کر کے لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگے سب سے بہتر وہ دعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں ان میں سے ایک دعا بیان کی جاتی ہے۔

(۴۲) نماز استسقاء میں پڑھی جانے والی دعاء

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ

(ابوداؤد: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''یا اللہ! ہمیں ایسی بارش کا پانی پلا جو خوب برسنے والی ہو، نفع پہنچانے والی ہو۔ نقصان پہنچانے والی نہ ہو، جلدی برسنے والی ہو، دیر سے آنے والی نہ ہو''۔

سنن ابوداؤد میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی (یعنی متذکرہ دعا) آپ نے یہ دعا پڑھی ہی تھی کہ بادل گھر آئے (یعنی بارش شروع ہوگئی)۔

(۴۳) بادل آتا ہوا دیکھتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ (ابوداؤد، راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

''یا الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں (یعنی بادلوں سے برسنے والی وہ بارش جو جانی و مالی نقصان کا باعث بنے) ہے''۔

وضاحت

جب بادل آتا دیکھے تو متذکرہ دعا پڑھے۔ کیونکہ تجربہ و مشاہدہ تو یہ ہے کہ بادل اپنے ساتھ بارش لے کر آتے ہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ ان بادلوں سے برسنے والی بارش ہمارے لیے سود مند ہے یا کہ نقصان دہ۔ لہٰذا بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے معبود کی بارگاہ میں التجا کی جائے کہ اے تمام جہانوں کے پالنے والے! اگر یہ بادل برسات کا باعث بنے تو ایسی بارش ہو جو مالی و جانی نقصان کا باعث نہ بنے بلکہ ہمارے لیے مفید ترین ہو۔

(۴۴) بادل کے کھلتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ابوداؤد، راوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

''تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے''۔

Marfat.com

وضاحت

جب بادل آئے اور بارش نہ ہو بلکہ بادل چھٹ جائیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرے کیونکہ ہوسکتا تھا کہ ان بادلوں سے برسنے والی بارش ہمارے لیے نفع بخش نہ ہوتی بلکہ نقصان دہ ہوتی لہٰذا بادل کے کھل جانے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور ہمیشہ اس بات کا اعتقاد رکھے کہ احکم الحاکمین کے ہر فعل میں حکمتوں کے خزینے پوشیدہ ہیں۔

(۴۵) بارش کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ سُقْیًا نَّافِعًا (ابوداؤد، راوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

''یاالٰہی! ایسا پانی برسا جو نفع پہنچائے''۔

وضاحت

جب بارش برسنا شروع ہو جائے تو مذکورہ دعا پڑھے۔ کیونکہ زیادہ بارش فصلوں، مکانوں اور بالخصوص وہ مکان جو کچے ہوتے ہیں ان کے لیے نقصان کا باعث ہوسکتی ہے۔ لہٰذا جب بارش ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ سے ہونے والی بارش کا نفع مانگے۔

(۴۶) بارش کی زیادتی کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَ مَنَابَتِ الشَّجَرِ

''یاالٰہی! ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا یاالٰہی! ٹیلوں اور پہاڑں اور نالوں اور وادیوں اور درخت اگنے کے مقامات پر (یعنی جہاں جانی و مالی نقصان ہونے کا اندیشہ نہ ہو)''۔ (صحیح بخاری)

وضاحت

جب بارش اس قدر ہو جائے کہ اب اس کی زیادتی نقصان کا باعث بن سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں متذکرہ دعا کے ذریعے التجا کرے تاکہ بارش کی زیادتی نقصان کا سبب

Marfat.com

نہ بن سکے۔

(۴۷) بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ

''یا الٰہی! تو اپنے غضب سے ہم کو قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور اس کے آنے سے قبل ہمیں عافیت دے''۔ (ترمذی، راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما)

وضاحت

جب بادل زور سے گرجتے ہیں اور بجلی کی کڑک کانوں کو لرزا دیتی ہے تو ایسے موقع پر ہونے والی بارش اکثر طوفان کی صورت اختیار کر لیتی ہے جو ہلاکت و تباہی کا باعث بنتی ہے۔ لہٰذا ایسے موقع پر مذکورہ دعا پڑھے تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر آسمانی و زمینی بلا سے عافیت دے۔

(۴۸) آندھی کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَ مَا فِیْھَا وَ خَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا اُرْسِلَتْ بِهٖ (مسلم، راوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

''یا الٰہی! میں تجھ سے اس (یعنی آندھی) کی اور جو کچھ اس میں ہے اور جو کچھ اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس (آندھی) کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو کچھ اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے''۔

وضاحت

جب آندھی چلے تو مذکورہ دعا پڑھے۔ اگر اندھیرا بھی چھا جائے تو سورۂ معوذتین (یعنی سورۃ الناس و سورۃ الفلق) بھی پڑھے۔

(۴۹) سورج گہن اور چاند گہن کے وقت کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (بخاری راوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

Marfat.com

''اللہ بہت بڑا ہے''۔(بلاشبہ تمام بڑائیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں)۔

وضاحت

ایام جاہلیت میں سورج یا چاند گہن (جسے گرہن بھی کہتے ہیں) ہو جاتا تو کفار و مشرکین اس موقع پر ایسے اعتقاد کا اظہار کرتے تھے جس میں بوئے شرک پائی جاتی تھی۔ اس کے برعکس ہمارے آقا و مولیٰ نے ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کی کبریائی و بڑائی بیان کرنے اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی تعلیم فرمائی تا کہ شرک کا رد بلیغ ہو۔ اور اس بات کا اظہار ہو کہ تمام طاقتیں اور قوتیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ وقدرت میں ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ نماز کے علاوہ ایسے موقع پر اللہ کی رضا کے لیے صدقہ وخیرات کرے۔

سورج گہن کی نماز

سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے۔ اگر جماعت سے پڑھی جائے تو تمام شرائط جو نماز جمعہ کے لیے ہیں سوائے خطبہ کے وہ اس نماز کے لیے بھی ہیں۔ نماز کسوف اس وقت پڑھیں جب سورج کو گہن لگا ہو تھوڑا یا زیادہ بلکہ گہن والے سورج پر ابر آجائے جب بھی پڑھیں۔ البتہ اگر گہن ختم ہو گیا ہو تو اب نماز نہیں پڑھیں گے۔

اسی طرح ایسے وقت میں سورج کو گہن لگا جب نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ یعنی زوال اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت تو نماز کسوف پڑھنا جائز نہیں۔ سورج گہن کی دو رکعت نماز پڑھے۔ جس طرح نفل پڑھتے ہیں۔ اس نماز کے لیے نہ اذان ہے نہ اقامت اور نہ بلند آواز سے قراءت۔ دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ لی جائیں تو حرج نہیں۔ نماز کو طول دینے کے لیے طویل سورت پڑھے ورنہ تخفیف کرے۔ البتہ دعا کو طول دے۔ امام دعا کے لیے منبر پر نہ جائے۔ سورج گہن کی نماز کے وقت اگر نماز جنازہ آجائے تو پہلے نماز جنازہ پڑھے بعد میں نماز کسوف پڑھے۔

Marfat.com

چاند گہن کی نماز

چاند گہن کی نماز میں جماعت مستحب نہیں۔ مگر فی زمانہ مفتیانِ کرام نے جماعت کی اجازت دے دی ہے۔ چاند گہن کی نماز بھی نفل نماز کی طرح پڑھی جاتی ہے۔ اور وقت کے بارے وہی مسئلہ ہے جو سورج گہن کے بیان میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض مواقع اور بھی ہیں کہ اس وقت دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے (۱) تیز آندھی آئے (۲) دن میں سخت تاریکی ہو جائے (۳) رات میں خوفناک روشنی ہو جائے (۴) لگاتار کثرت سے بارش برسے (۵) بکثرت اولے برسیں (یعنی برف کی مانند چھوٹے چھوٹے گولے) جو فصلوں کو خصوصاً تباہ کرتے ہیں (۶) آسمان تیز سرخ ہو جائے (۷) آسمانی بجلیاں گریں (۸) بکثرت تارے ٹوٹیں (۹) طاعون یا دوسری وباء پھیل جائے (۱۰) زلزلے آئیں (۱۱) دشمن کا خوف ہو (۱۲) دہشت ناک واقعہ ہو جائے۔ (عالمگیری، بحوالہ بہار شریعت)

غرضیکہ بندۂ مومن ہر مصیبت پر نماز کے ذریعے اللہ کی مدد طلب کرے اور شکر بجا لائے۔ بے صبری کا اظہار نہ کرے۔

(۵۰) طلوع آفتاب کے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے آج کے دن ہمیں معافی دی اور ہمارے گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ کیا''۔ (مسلم، راوی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

جب سورج نکل آئے تو مذکورہ دعا پڑھے کوئی شخص نہیں جانتا کہ میں کب مروں گا سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ مطلع کر دے۔ لہٰذا مومن دن کی ابتداء کو پائے تو شکر الٰہی بجا لائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایام میں سے ایک یوم اور عطا فرمایا۔ اس نعمت کا شکر یوں کرے کہ توبہ سے اپنے گناہوں کی سیاہی کو دھوئے۔ اور عمل اخلاص سے اپنے نامہ اعمال کو منور

کرے اور عہد کرے کہ جب تک زندگی باقی ہے اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی فرمانبرداری میں گزارے گا۔ یہی دنیا و آخرت کی فلاح و کامرانی کا تاج ہے۔

(۵۱) غروب آفتاب کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَآئِكَ فَاغْفِرْلِیْ

(ابوداؤد، راوی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

''یا الٰہی یہ رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں (مؤذنوں) کی آواز (اذان) کا وقت ہے پس مجھے بخش دے''۔

وضاحت

مغفرت کی اذان کے وقت یعنی بعد غروب آفتاب مذکورہ دعا پڑھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا (جو تحریر کی گئی) مغرب کی اذان کے وقت پڑھنی بتلائی۔

(۵۲) ستارہ ٹوٹتا دیکھتے وقت کی دعا

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

''جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ کوئی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی (مدد) سے''۔ (ابن السنی)

درس: بعض دفعہ رات کے وقت ہمیں آسمان سے ستارہ ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے ایسے وقت میں مذکورہ دعا پڑھنی چاہیے۔

(۵۳) بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترمذی، راوی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے۔ اور اسی کے لیے حمد ہے، وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ وہ (ایسا) زندہ ہے جسے

Marfat.com

موت نہیں۔تمام بھلائیاں اسی کے دست قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

وضاحت

جب بازار میں داخل ہوتو مذکورہ دعا پڑھیں۔ اس دعا کے پڑھنے کی بہت فضیلت حدیث شریف میں آئی ہے۔

دس لاکھ نیکیاں

حدیث: جوشخص بازار میں داخل ہوتے وقت (جو دعا تحریر کی گئی) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا۔ اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دے گا۔ اور دس لاکھ درجے بلند کرے گا اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

(ترمذی، راوی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب وہ بازار میں داخل ہوتو متذکرہ دعا پڑھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو بازار میں کچھ کام نہ بھی ہوتا تو بازار چلے جاتے تاکہ اس دعا کی فضیلت کو پائیں۔ یعنی صرف دعا پڑھ کر اجر وثواب پانے کے لیے۔

(۵۴) پھل لیتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ کَمَآ اَرَیْتَنَآ اَوَّلَہٗ فَاَرِنَآ اٰخِرَہٗ

''یاالٰہی جس طرح تونے ہمیں اس کا اول دکھایا ہے تو اس کا آخر دکھا''۔

(بیہقی فی الدعوات کبیر راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

جب کوئی پھل کا ہدیہ پیش کرے تو درود شریف پڑھ کر پھل کو آنکھوں اور ہونٹوں پر لگائے اور پھر متذکرہ دعا پڑھے۔

حدیث: بیہقی نے دعوات کبیر میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ جب نیا پھل حضور ﷺ کی خدمت اقدس

Marfat.com

میں پیش کیا جاتا تو اسے آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور یہ دعا (یعنی متذکرہ دعا) پڑھتے۔ پھر جو بچہ حاضر ہوتا اسے دیتے۔ (بہار شریعت)

(۵۵) وضو سے پہلے کی دو دعائیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ابوداؤد، راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحمت والا ہے''۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ (معجم صغیر طبرانی، راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

''اللہ کے نام سے شروع اور تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں''۔

وضاحت

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنے سے وضو میں بھی برکت ہو جاتی ہے۔

دار قطنی اور بیہقی اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ پڑھ کر وضو کیا تو اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔ معلوم ہوا جس نے بسم اللہ پڑھ کر وضو کیا تو ایسی برکت ہوئی کہ بدن کے وہ حصے بھی پاک ہو گئے جو وضو میں نہیں دھوئے گئے۔ لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوا تو یقین جانیے اس میں ہمارا بہت بڑا فائدہ ہے۔ وہ یوں سمجھئے کہ امام مالک ونسائی، حضرت عبداللہ صنابحی سے راوی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے۔ اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے۔ جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ناخنوں کے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں کے اور جب پاؤں کو دھویا تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں کی۔ معلوم یہ ہوا کہ وضو کرنے سے متوضی (وضو کرنے والا) کے گناہ جھڑتے ہیں۔ مگر ان اعضاء کے جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں۔ لیکن جب بسم

Marfat.com

اللہ پڑھی تو فرمایا گیا کہ تمام بدن پاک ہوگیا۔ بس معلوم ہوا کہ تمام بدن کے گناہ نکل گئے۔

سبحان اللہ! یہ بخششیں یہ فضیلتیں یہ عنایتیں مگر ان کے لیے جو اتباع رسول کو اپناتے ہیں جو تمام غلامیوں کو چھوڑ کر صرف اور صرف غلامیٔ مصطفی ﷺ کو قبول کرتے ہیں کیونکہ وہ اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ غلامیٔ مصطفی ﷺ کو پا کر تمام غلامیوں سے آزادی حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسے سچے غلاموں ہی کے لیے جہنم سے آزادی کا مژدہ جانفزا ہے۔

یاد رکھیے کہ وضو سے حاصل ہونے والی نورانیت ایسی دائمی ہے کہ قیامت کے دن بھی ختم نہ ہوگی۔ اعضائے وضو سے آثار وضو کی ایسی نورانی شعاعتیں پھوٹ رہی ہوں گی جو دوسری امتوں کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہوں گی۔ کیونکہ یہ اعزاز صرف محمد مصطفی ﷺ کی امت کو حاصل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں، قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ، ہاتھ اور پاؤں آثار وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کر لے۔ (امام بخاری و امام مسلم)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں۔ (یعنی وضو کامل نہیں) (ترمذی شریف و ابن ماجہ) لہٰذا وضو بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں۔

(۵۶) وضو کے درمیان پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

''اے اللہ! مجھے بخش دے اور میرے گھر میں برکت و کشادگی دے اور میرے گھر روزی میں برکت عطا فرما''۔ (نسائی، راوی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

وضو کرتے وقت اس دعا کو پڑھنے کی بہت ہی فضیلت ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے

Marfat.com

لیے وضو کا پانی لے کر آیا۔ آپ نے وضو شروع کیا اور میں نے سنا کہ آپ وضو کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔ اللھم اغفرلی الخ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں نے کوئی چیز چھوڑ دی۔ (نسائی)

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ یہ دعا ایسی فضیلت رکھتی ہے کہ اگر وضو کرتے ہوئے اسے پڑھا جائے تو گویا بندہ، بندہ نواز سے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں مانگ لیتا ہے۔

(۵۷) وضو کے درمیان پڑھنے کی دوسری دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

اللہ کے نام سے (وضو کرتا ہوں) اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو تو بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھ لیا کرو کہ جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے تمہارے لیے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (معجم صغیر طبرانی)

وضاحت

اس حدیث سے اس دعا کی فضیلت بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ جب وضو کرنے والا اس دعا کو پڑھ لے گا تو اس کا یہ وضو جب تک ختم نہ ہوگا اس وقت تک برابر کراماً کاتبین اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

(۵۸) مسجد کو دیکھتے وقت کی دعا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اے اللہ کے رسول! آپ پر درود و سلام ہو اور اے اللہ کے حبیب! آپ کی آل و اصحاب پر بھی۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب)

وضاحت

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف جذب القلوب الخ میں

Marfat.com

تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد کے پاس سے گزرتے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے لہٰذا مسجد کو دیکھتے وقت کی دعا میں ایک آسان اور مشہور و معروف صیغے والا درود لکھ دیا ہے اگرچہ اس کے علاوہ کوئی اور درود شریف پڑھنا چاہے تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے۔

(۵۹) مسجد میں داخل ہونے کی تین دعائیں

(1) بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

''میں اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔

(ابن ابی شیبہ، راوی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

(۶۰) مسجد میں داخل ہونے کی دوسری دعا

(2) اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

''یا اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

(ابن ماجہ، راوی حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۶۱) مسجد میں داخل ہونے کی تیسری دعا

(3) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

''یا اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔ (ابن ماجہ، راوی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

وضاحت

مسجد میں داخل ہونے کے باب میں تین دعائیں تحریر کی ہیں۔ ان میں ایک دعا کا پڑھ لینا کافی ہے اور اگر تینوں دعائیں پڑھنا چاہے تو اسی ترتیب سے پڑھے جیسے تحریر کی گئی ہیں۔

تمام دن شیطان کے شر سے محفوظ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے، فرماتے ہیں کہ جو اس دعا کو پڑھے گا وہ تمام دن

Marfat.com

شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (مشکوٰۃ)

مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ

جب بھی مسجد میں داخل ہو تو دایاں قدم اندر رکھ کر مسجد میں داخل ہو اور مسجد سے نکلتے وقت بایاں قدم باہر رکھ کر مسجد سے نکلے۔

(۶۲) نفلی اعتکاف کی دعا

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَافِ لِلّٰہِ تَعَالٰی

''میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی اللہ تعالیٰ کے لیے''۔

وضاحت

اعتکاف کی نیت کر لینے والے یعنی معتکف کو جب تک مسجد میں رہے گا بغیر محنت اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یہ اعتکاف نفلی ہے لہٰذا مسجد سے خارج ہوتے ہی یہ اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ چاہے مسجد سے حاجت کے لیے نکلے یا بلا ضرورت۔

دوسرا فائدہ معتکف کو یہ حاصل ہو گا کہ مسجد میں کھانا پینا اور سونا ناجائز ہے تو جب اعتکاف کی نیت کر لی تو اس کے لیے مسجد میں کھانا پینا اور سونا جائز ہو جائے گا۔ لیکن اعتکاف کا مقصود حصول ثواب ہو پھر ضمناً یہ فائدہ حاصل ہو گا لیکن آداب مسجد ہمیشہ پیش نظر رہیں۔

نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص مسجد جماعت میں (جہاں پنج وقتہ نماز جماعت سے پڑھائی جاتی ہو) مغرب اور عشاء کے درمیان اعتکاف کرے اور نماز و تلاوت قرآن کے سوا کلام نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ جنت میں اس کا محل تیار کرے۔ (کشف الغمہ)

(۶۳) مسجد سے نکلتے وقت کی تین دعائیں

(1) بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

''اللہ تعالیٰ کے نام سے (داخل ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔

(ترمذی شریف، راوی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

(۶۴) مسجد سے نکلتے وقت کی دوسری دعا

(2) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

''اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں''۔

(مسلم شریف، راوی حضرت حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۶۵) مسجد سے نکلتے وقت کی تیسری دعا

(3) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ

''اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔ (ترمذی شریف، راوی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

وضاحت

مسجد سے جب نکلے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اور ان دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھ لے۔ اور اگر تینوں دعائیں اسی ترتیب سے پڑھ لے تو بہت ہی اچھا ہے۔

بعض لوگ مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں نکالنے کے بجائے پہلے دایاں پاؤں باہر نکالتے ہیں اس وجہ سے کہ پہلے سیدھا جوتا یا چپل پہننے کی عادت ہوتی ہے اور یہ عادت ہونی بھی چاہیے کہ حدیث میں یہی آتا ہے کہ جوتا پہنتے وقت ابتداء دائیں سے کریں۔ لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ مسجد سے پہلے بایاں قدم باہر نکالے تو اب کیا طریقہ اختیار کیا جائے کہ دونوں باتوں پر عمل ہو جائے۔

چونکہ مسجد سے باہر آتے وقت پہلے بایاں قدم نکالنے کا حکم فرمایا گیا ہے لہٰذا جب فاضل بریلوی احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے باہر نکلتے تو اس موقع پر بایاں قدم بائیں جوتے کے بالائی حصے پر رکھتے پھر دایاں پاؤں باہر نکال کر پہلے سیدھا جوتا پہنتے اور بعد میں الٹا جوتا پہنتے۔ اس طرح دونوں باتوں پر عمل ہو جاتا۔

Marfat.com

(٦٦) نماز وتر کے بعد کی دعا

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ (ابوداؤد، راوی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''تمام پاکیاں اس بادشاہ کے لیے (جو تمام جہانوں کا مالک حقیقی ہے) جو عیوب سے منزہ ومبرا ہے۔ (ابوداؤد، راوی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

اس دعا کو تین مرتبہ پڑھیے اور تیسری مرتبہ بلند آواز کے ساتھ القدوس میں جو واؤ مدہ ہے اسے تین الف کے برابر کھینچ کر پڑھیے۔

غور کیجئے جب بندہ مومن اس بات کا اعلان کرے کہ میرا معبود وہ ہے جو ہر طرح کے عیوب و نقائص سے پاک ہے اور خود عیوب کا مجسمہ بن جائے تو یہ بات قول وعمل میں موافقت کے خلاف ہے۔ لہٰذا یہ دعا اسے اس بات کا درس دیتی ہے کہ وہ اس بات کا عہد کرے کہ آئندہ وہ اپنے اعضاء کو تمام عیوب ونقائص سے پاک وصاف رکھنے کی سعی کرے گا تا کہ وہ اپنے معبود کی صفات کا مظہر بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر استقامت عطا فرمائے وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بعد درود پڑھنا افضل ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت، نظام شریعت)

(٦٧) فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَ مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ (حاکم، راوی حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''یا الٰہی! جبرائیل ومیکائیل اور اسرافیل ومحمد (ﷺ) کے پروردگار میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(٦٨) نماز فجر کے لیے نکلے تو اثنائے راہ میں پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّ

Marfat.com

خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا (بخاری، راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

''یا الٰہی! میرے دل میں اور میری بینائی میں اور میری سماعت میں نور کردے اور میرے دائیں اور میرے بائیں نور کردے اور میرے پیچھے نور کردے در مجھے سراپا نور کردے''۔

وضاحت

یہ دعا بڑی بابرکت ہے مگر ہم یہ دعا تب بھی پڑھ سکتے ہیں جب ہم گھر میں فجر کی سنتیں پڑھ کر مسجد میں نماز فجر کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں ویسے بھی سنن و نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہیں۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جس آدمی کو اس دعا پر مداومت کرتے دیکھا تو اس کے پاس ایک برکت اور نورانیت معلوم ہوتی تھی۔ (عوارف المعارف)

(۶۹) ہر نماز کے بعد کی دعائیں

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمَ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ الْھَمَّ وَالْحُزْنَ

اللہ کے نام کے ساتھ دعا مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ نہایت مہربان اور بہت رحم فرمانے والا ہے اے اللہ! مجھ سے غم و پریشانی کو دور فرما۔

(طبرانی فی الاوسط راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

فرض نماز پڑھنے کے بعد دایاں ہاتھ پیشانی یعنی سر کے اگلے حصے پر رکھے اور اس دعا کو پڑھے اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔ ان شاء اللہ العزیز سر درد سے محفوظ رہے گا۔

(۷۰) ہر نماز کے بعد کی دوسری دعا

(2) سُبْحَانَ اللّٰہِ 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 33 بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ 33 بار،

Marfat.com

اور ایک مرتبہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(مسلم شریف راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس دعا کی بڑی فضیلت ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ہر نماز کے بعد 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد للہ، 33 بار اللہ اکبر کہے۔ یہ کل ننانوے اور یہ کلمہ طیبہ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) پڑھ کر سو (100 عدد کی تسبیح) پورا کرے تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی اگرچہ سمندر کے جھاگ کے مثل ہوں۔ (بہار شریعت)

(۱۷) ہر نماز کے بعد کی تیسری دعا

(3) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

(پارہ ۳، سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 255)

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔

آیت الکرسی، ایک بار۔ (بیہقی، راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

بیہقی شعب الایمان میں راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

Marfat.com

نے رسول اللہ ﷺ کو اسی منبر پر فرماتے ہوئے سنا جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوائے موت کے۔ (یعنی انتقال کے بعد جنت میں داخل ہو) کیونکہ بغیر موت کے جنت میں داخلہ ممکن نہیں۔ (مدارج النبوت)

(۷۲) ہر نماز کے بعد کی چوتھی دعا

(4) رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

''اے میرے پروردگار! تو اپنے ذکر، شکر اور حسن عبادت، پر میری مدد فرما''۔

(ابوداؤد، راوی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

امام احمد، ابوداؤد اور نسائی روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے معاذ! میں تجھے محبوب رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں بھی حضور کو محبوب رکھتا ہوں۔ تو ارشاد فرمایا: تو ہر نماز کے بعد یہ کہنا (رب اعنی الخ) نہ چھوڑنا۔ (بہار شریعت)

(۷۳) فرض نماز کے بعد کی دعا

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (مدارج النبوت)

''میں بخشش چاہتا ہوں اس ذات مقدس سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور کارخانہ عالم کا قائم رکھنے والا ہے۔ اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یا الٰہی! تو سلام ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے۔ اے بزرگی و عزت والے! تو برکت والا ہے''۔

وضاحت

حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث علماء کے نزدیک معروف ہے۔ اور (واللہ انی لاحبک) کے ساتھ مسلسل ہے اور یہ فقیر (یعنی علامہ

Marfat.com

عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) بھی علماء کے طریقہ پر اس کی برکت سے مشرف ہوتا ہے۔ (مدارج النبوت)

حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد کے اذکار میں پہلی دعا استغفار ہے جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تین مرتبہ ان لفظوں سے پڑھتے۔ (استغفر اللہ الذی الخ)

(۷۴) فرض نماز کے بعد کی دوسری دعا

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے یعنی سلام پھیرتے تو تین بار استغفار کرتے اور دعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اس دعا میں جو استغفار تحریر کیا گیا ہے اس کی فضیلت حدیث شریف میں یوں بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ جو شخص بستر پر لیٹتے وقت تین بار استغفار پڑھے تو اس کے گناہ اگرچہ دریا کے جھاگ، درختوں کے پتوں، عالج کی (ایک صحرا کا نام ہے) ریت یا زمانہ کے برابر (یعنی دنوں کے) ہوں، بخش دیئے جائیں گے۔

(۷۵) نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دعا

(1) اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ (ابوداؤد، راوی حضرت مسلم بن حارث رضی اللہ عنہ)

"یا الٰہی! مجھے دوزخ کی آگ سے بچا"۔

وضاحت

اس دعا کی فضیلت میں آتا ہے کہ جو اسے نماز فجر و مغرب کے وقت سات مرتبہ پڑھے گا اور اس دن یا رات میں اس کا وصال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ مگر یہ دعا بغیر کسی سے بات کیے پڑھنی چاہیے۔

حدیث: حضرت مسلم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

نے ان کو خصوصیت کے ساتھ تلقین فرمائی کہ جب تم مغرب کی نماز ختم کرو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھو (اللھم اجرنی من النار) تم نے مغرب کے بعد یہ دعا کی اور اسی رات تم کو موت آ گئی تو دوزخ سے تمہارے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہی فضیلت بعد نماز فجر پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ (سنن ابن ماجہ)

گویا اگر اس دعا کو بعد نماز فجر بھی پڑھا جائے اور اس دن موت آ جائے تو پڑھنے والے کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (سبحان اللہ)

(۷۶) نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دعا

(2) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت (تمام جہانوں پر) ہے۔ اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اسی کے قبضہ قدرت میں تمام خیر و بھلائی ہے۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہی (ذات مقدس) ہر چیز پر قادر ہے''۔

وضاحت

اس دعا کی فضیلت حدیث میں یوں بیان فرمائی گئی کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مغرب اور صبح (فجر) کی نماز کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے دس بار یہ دعا پڑھے (لا الہ الا اللہ الخ) تو اس کے لیے ہر ایک کے بدلے (یا تو ہر دعا کے بدلے یا ہر کلمے کے بدلے واللہ اعلم) دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ معاف کیے جائیں گے اور دس درجے بلند کیے جائیں گے۔ اور یہ دعا اس کے لیے ہر برائی و شیطان رجیم سے حفظ (حفاظت) ہے۔ اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے پہنچے سوائے شرک کے۔ اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے۔ مگر وہ جو اس سے افضل کہے۔ (لازمی بات ہے جو زیادہ عمل کرے گا اس کا ثواب بھی زیادہ ہوگا)

(ترمذی، راوی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بحوالہ بہار شریعت)

(۷۷) نماز چاشت کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ وَبِکَ اُصَاوِلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ

''یا الٰہی! میں تیری ہی مدد سے ارادہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمن پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد میں لڑتا ہوں''۔

(ابن سنی، راوی حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

چاشت کی نماز پڑھنے کے بعد اس دعا کو پڑھے۔ اس کے علاوہ نماز چاشت سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

(۷۸) نماز چاشت کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

یا الٰہی! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

ایک سو بار پڑھنا بھی ماثور ہے۔

یہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں حضور اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ (مدارج النبوت)

چاشت کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اور افضل بارہ رکعتیں ہیں۔ احادیث میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (سنن ترمذی)

نماز چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے۔ زوال سے پہلے پہلے یہ نماز پڑھ لینی چاہیے۔ اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے نماز چاشت کو پڑھے۔

(عالمگیری بحوالہ سنی بہشتی زیور)

Marfat.com

(۷۹) دوتر ویحہ کے درمیان پڑھنے کی دعا

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

''پاک ہے ملک وملکوت والا، پاک ہے عزت و بزرگی والا، قدرت و بڑائی و جبروت والا، پاک ہے بادشاہ حقیقی جو زندہ ہے مرتا نہیں ہے، پاک ہے فرشتوں اور روح کا مالک، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اللہ سے مغفرت چاہتے ہیں (اے اللہ!) ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔ (شامی)

(۸۰) اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ میں پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

''الٰہی میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی''۔

وضاحت

حدیث شریف میں ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے بارگاہ مصطفوی ﷺ میں عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ اس وقفہ میں کیا دعا مانگا کریں۔ فرمایا: (یعنی متذکرہ بالا دعا تعلیم فرمائی) (ترمذی شریف)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلدُّعَآءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

''اذان اور اقامت کے درمیان دعا مسترد نہیں کی جاتی''۔

(ابوداؤد، ترمذی۔ راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۸۱) انگوٹھے چومتے وقت کی دعا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

''اے اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ پر اللہ تعالیٰ رحمت کاملہ نازل فرمائے۔ یارسول اللہ (ﷺ)! آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ الٰہی! مجھے سننے اور دیکھنے (کی قوت سے) فائدہ اٹھانے والا کر''۔

وضاحت

جب موذن اذان میں پہلی مرتبہ اشهد أن محمد رسول الله کہے تو سننے والا دونوں انگوٹھے چوم کر دونوں آنکھوں پر رکھے اور ان الفاظ میں درود پڑھے یعنی صلى الله عليك يا رسول الله۔ پھر جب مؤذن دوبارہ کہے: اشهد ان محمد رسول الله

تو دوبارہ انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اور یہ کہے قرة عيني بك يا رسول الله اللهم متعني بالسمع والبصر

فائدہ: اس عمل پر مداومت کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اندھا نہ ہوگا اور ضعف بصر اگر ہوئی تو دور ہو جائے گی۔ (بشیر القاری شرح صحیح البخاری)

(۸۲) قرآن پڑھتے وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے''۔

وضاحت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾

''تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے''۔

(پارہ ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۹۸)

Marfat.com

جب قرآن پاک کی تلاوت کی جائے تو مذکورہ بالا تعوذ پڑھا جائے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعوذ کے یہی الفاظ ہونے چاہئیں۔ (تفسیر نعیمی، جلد اول)

البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی استعاذہ جائز ہے۔

(۸۳) ختم قرآن شریف کی دعا

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّھُدًی وَّ رَحْمَۃً، اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَانَسِیْتُ وَ عَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَ اٰنَآئَ النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ، آمین

''الٰہی! میری قبر میں میری پریشانی کو دور فرما۔ اور قرآن عظیم کے وسیلے سے مجھ پر رحم فرما۔ اور قرآن کو میرے لیے پیشوا اور باعث نور اور سبب ہدایت بنا اور قرآن میں سے جو کچھ میں بھول گیا ہوں مجھے یاد دِلا۔ اور جو کچھ قرآن میں سے میں نہیں جانتا وہ سکھلا دے اور رات دن مجھے اس کی تلاوت نصیب کر اور (قیامت کے دن) اس کو میرے لیے دلیل بنا۔ اے عالم پرورش کرنے والے۔ میری دعا قبول فرما''۔

(۸۴) ہر سورۃ کی ابتداء سے پہلے پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

''اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے''۔ (کنز الایمان)

وضاحت

ہر سورت کی تلاوت کے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا سنت ہے سوائے سورۂ برأت (سورۂ توبہ) کے۔ البتہ اگر تلاوت کی ابتدا ہی سورۂ برأت سے کی ہے تو اب اعوذ باللہ کے بعد بسم اللہ پڑھ سکتا ہے مگر وصل نہ کرے یعنی بسم اللہ پڑھنے کے بعد سانس توڑ دے پھر سورۂ برأت کی تلاوت کرے۔ وصل کی صورت میں بسم اللہ شریف جو آیت رحمت ہے اس کا سورۂ برأت کی آیت سے جو آیت غضب ہے، وصل ہو جائے گا جو جائز نہیں۔

Marfat.com

(۸۵) شب قدر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

''الٰہی! تو بہت معاف فرمانے والا ہے۔ معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس مجھے معاف فرمادے''۔ (ترمذی، راوی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

(۸۶) دعا کی قبولیت پر شکر کرنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس کے غلبہ و بزرگی کے سبب اچھے کام پورے ہو جاتے ہیں''۔

وضاحت

جب کوئی اسلامی بھائی یہ محسوس کرے کہ میری دعا قبول ہوگئی جیسے بیمار اچھا ہوگیا۔ یا سفر سے خیر و عافیت سے لوٹ آیا، اسی طرح کوئی دوسری حاجت پوری ہوجائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر مذکورہ بالا الفاظ میں کرے۔

(۸۷) کوئی گناہ کر بیٹھے تو سچے دل سے توبہ کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

''الٰہی! تیرا عفو و درگزر میرے گناہوں سے بے حد و حساب بڑھا ہوا ہے اور مجھے اپنے عمل کے بجائے تیری رحمت ہی سے زیادہ امید ہے''۔ (کتاب الادعیہ)

وضاحت

گناہوں سے حق المقدور بچتے رہنا چاہیے کہ گناہوں کی بیماری بہت ہی خطرناک ہے۔ اگر بتقضائے بشریت کوئی گناہ ہو جائے تو اس کی تلافی کرے اگر حقوق العباد میں سے ہے تو اسے معاف کرائے اور خلوص کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں توبہ کرے اور مذکورہ بالا دعا پڑھے۔

(۸۸) دیدار مصطفی ﷺ کی دعا

کثرت کے ساتھ درود وسلام کے نورانی گلدستے بارگاہ مصطفی ﷺ میں پیش کرنا۔

(کتب عامہ)

وضاحت

دیدار مصطفی ﷺ سے مشرف ہونا اس سے بڑی معراج ہمارے لیے اور کیا ہوسکتی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم درود وسلام کے نورانی گجرے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پیش کرتے رہیں کہ دیدار مصطفیٰ ﷺ کے لیے یہ ایک بہت انمول عمل ہے لیکن اس بات کو بھی نہ بھولیں کہ جس ذات مقدسہ ﷺ پر درود وسلام بھیجیں کبھی ان کی اطاعت و پیروی سے منحرف نہ ہوں یعنی اپنی خواہشات نفسانی کو فنا کر دیں تا کہ بقا حاصل ہو اس موقع پر حضرات صوفیاء کرام کے اقوال میں سے ایک قول عرض کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

اے عزیز! جب تو دنیا سے نکل کر قبر میں جائے گا تو تجھے دیدار مصطفی ﷺ ہوگا پھر تو دیدار مصطفی ﷺ کا آرزومند ہو کر یہ کیوں نہیں سوچتا کہ تو دنیا میں رہ کر اگر دنیا سے نکل جائے (یعنی خلاف شرع کام چھوڑ کر) تو تجھے دیدار مصطفیٰ ﷺ ہوگا۔

بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ تمام اسلامی بھائیوں کو دیدار مصطفی ﷺ کی دولت سرمدی عطا ہو۔

آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۸۹) کھانا سامنے آئے اس وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ

''یاالٰہی! تو نے جو رزق ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں ہمارے لیے برکت فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں''۔ (شمائل ترمذی)

Marfat.com

(۹۰) کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

''اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔اے ہمیشہ زندہ (اور) اے قائم رہنے والے!''۔

(دیلمی، راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

کھانا کھانے سے پہلے کی مختلف دعائیں ہیں جیسا کہ ہم ابھی آگے ذکر کریں گے، ان دعاؤں میں سے ایک دعا کا پڑھ لینا کافی ہے۔ مذکورہ دعا پڑھنے کی حدیث میں بڑی فضیلت آئی ہیں۔

دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کھائے پیئے تو یہ کہہ لے (بسم اللہ الذی الخ) پھر اس (یعنی غذا) سے کوئی بیماری نہ ہوگی۔ اگر چہ اس (غذا، چاہے کھانے کی ہو یا پینے کی) میں زہر ہو۔

ابن ماجہ نے اسماء بنت یزید (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر پیش فرمایا ہم نے کہا ہمیں حاجت نہیں ہے۔ فرمایا بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اکٹھا نہ کرو۔ (یعنی اگر بھوک ہو تو کھالے) ورنہ برکت کی دعا کر لے یہ کہنا بھوک نہیں بھوک اور جھوٹ کو جمع کرنا ہے۔ سراسر نقصان دہ ہے۔ اسی طرح جب کھانا کھانے کے لیے پوچھا جاتا ہے تو جواب میں بسم اللہ کرو وغیرہ کہتے ہیں، یہ سخت ممنوع ہے۔ اس وقت اگر کھانا نہ چاہے تو برکت کی دعا کرے اسی طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب انہیں کھانا کھانے کے لیے کہا جاتا ہے تو بھوکے ہونے کے باوجود کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں بھوک نہیں ہے یا کھا کر آئے ہیں۔ لہٰذا یاد رہے کہ بھوک وخواہش کے باوجود یہ بات کرنا جھوٹ ہے اور اس سے دنیا وآخرت کا نقصان ہے۔ (یعنی کھانے سے بھی محروم رہا اور جھوٹ بول کر گناہ گار ہوا)

Marfat.com

اسی طرح آج کل ہم غیروں کی تقلید میں کھڑے ہو کر کھانا کھاتے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کو اجتناب کرنا چاہیے۔ جب کھڑے ہو کر کھائیں گے تو جوتے کیسے اتاریں گے اور ہمارے پاؤں حدیث کے مطابق راحت کیسے پائیں گے۔ گویا ہم جوتے نہ اتار کر اپنے پاؤں کو راحت دینا نہیں چاہتے۔ (فضیلت دعا)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص زہر لایا اور کہا اگر آپ اس زہر کو پی کر صحیح سلامت باقی رہے تو ہم جان لیں گے کہ اسلام سچا دین ہے آپ نے بسم اللہ پڑھ کر وہ زہر پی لیا اور اللہ کے فضل سے کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ شخص یہ دیکھ کر اسلام لے آیا۔
(تفسیر نعیمی، جلد اول)

(۹۱) کھانا کھانے سے پہلے کی دوسری دعا

(2) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم (بخاری، راوی حضرت عمرو بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے''۔

وضاحت

اگر پہلی دعا یاد نہ ہو تو دوسری دعا پڑھ لے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور بلا شبہ سنت ادا ہو جائے گی۔ بسم اللہ شریف کے بڑے فضائل ہیں۔ یہاں صرف ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

بادشاہ روم ہرقل نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے دردسر کی بہت شکایت ہے۔ کچھ علاج کیجئے۔ آپ نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی جب بادشاہ وہ ٹوپی اوڑھتا تو درد جاتا رہتا تھا اور جب اتار دیتا تو درد شروع ہو جاتا اس کو سخت تعجب ہوا۔ اس نے ٹوپی کو کھلوایا تو اس میں ایک پرچہ نکلا جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا تھا۔ (تفسیر نعیمی جلد اول)

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ جو کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھے تو وہ دردِ شکم سے محفوظ رہے گا۔

Marfat.com

(۹۲) کھانا کھانے سے پہلے کی تیسری دعا

(3) بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ (حاکم، راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے (کھاتا ہوں) اور اللہ کی برکت پر''۔

فضیلت دعا

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حضرات شیخین (یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ایک انصاری کے گھر تشریف لے گئے۔ اس پر ان انصاری (جو صحابی رسول تھے) نے آپ کی میزبانی کا شرف حاصل کیا اور تروتازہ چھوارے اور گوشت اور ٹھنڈے و میٹھے پانی سے خوب خاطر و مدارت کی۔ جب خورد و نوش سے فارغ ہوئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔ (صحیح مسلم)

یہ بات صحابہ کرام کو دشوار معلوم ہوئی تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب تمہیں ایسی چیز ملے اور تم کھانا شروع کرو تو بسم اللہ وعلی برکتہ اللہ کہو اور جب سیر ہو جاؤ تو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا وَأَنْعَمَ عَلَیْنَا وَأَفْضَلَ

کہو بے شک یہ کہنا اس کا (یعنی جو غذا کھائی) بدلہ ہے۔

(۹۳) پہلا لقمہ کھاتے وقت کی دعا

یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ

''اے بہت بخشنے والے (اپنی رحمت سے میری بھی بخشش فرما۔)'' (شمائل ترمذی)

(۹۴) ہر لقمہ کھاتے وقت کی دعا

یَا وَاجِدُ (حصن حصین)

''اے بہت بڑے غنی''۔ (بلاشبہ مخلوق محتاج ہے اور خالق غنی ہے)

Marfat.com

وضاحت

اللہ تعالیٰ کے اس صفاتی نام کو ہر لقمہ کے کھاتے وقت پڑھ لینا دل میں نور پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنی معرفت سے منور فرمائے۔ (حصن حصین)

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانا کھانے کے دوران ہمارا کوئی عزیز رشتہ دار آ جاتا ہے تو ہم اسے حسب رواج کھانے کی دعوت دیتے ہیں۔ کیونکہ اگر کھانے کا نہ پوچھا جائے تو طعن کیا جاتا ہے کہ فلاں کے گھر گیا اور انہوں نے کھانے کا پوچھا تک نہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ہوسکتا ہے اس کے پاس وہی کھانا ہو اور آپ کو شریک کر لینے پر وہ بھوکا رہ جائے۔ اور بھوکا رہنے کی وجہ سے وہ اپنا کام صحیح طور پر انجام نہ دے سکے۔

اگر کھانا کھانے والا دوسرے کو کھانے کا پوچھے تو محض نمائش کے طور پر نہ پوچھے کہ دل میں کھلانے کی آرزو نہ ہو اور زبان سے کھلانے کا اظہار کرے۔ یہ ظاہر و باطن میں تضاد ہے۔ اس سے بچے اور اس طرح پوچھنے پر وہ کھانے بیٹھ گیا تو کھانا بھی کھلایا اور ثواب سے بھی محروم رہ گیا۔ لہٰذا جب دعوت طعام دے تو خلوص سے دے۔ اس طرح بعض لوگوں میں عادت ہے کہ جب انہیں کھانے کے لیے پوچھا جاتا ہے تو وہ جواب میں بسم اللہ کرو وغیرہ کہتے ہیں۔ یہ سخت ممنوع ہے۔ اس وقت اگر کھانا نہ چاہتا ہو تو برکت کی دعا کرے۔ اسی طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب انہیں کھانے کے لیے کہا جاتا ہے تو بھوکے ہونے کے باوجود کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں بھوک نہیں ہے یا کھا کر آیا ہوں۔ لہٰذا یاد رہے کہ بھوک و خواہش کے باوجود یہ بات کرنا جھوٹ ہے اور اس سے دنیا و آخرت کا نقصان ہے (یعنی کھانے سے محروم رہا اور جھوٹ بول کر گناہگار ہوا)

(۹۵) کھانے کے بعد کی دعا

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا''۔

(ابن سنی، راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Marfat.com

(۹۶) کھانے کے بعد کی دوسری دعا

(2) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَنَا وَ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں سیر اور سیراب کیا اور ہم پر انعام و فضل کیا''۔

(حاکم، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ کھانے کے بعد یہ دعا (یعنی پہلی متذکرہ دعا) پڑھ لی جائے کافی ہے اور دوسری دعا کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ جب تم سیر ہو جاؤ تو (دوسری متذکرہ دعا) کہو بے شک یہ کہنا اس کا (یعنی جو غذا کھائی) بدلہ ہے۔ (حاکم)

(۹۷) دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ (صحیح مسلم)

''یا الٰہی! اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا''۔

وضاحت

اگر ہم اپنے کسی مسلمان بھائی کے گھر دعوت میں جائیں تو کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور پھر اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کریں جس کا طریقہ اس دعا میں ہمیں تعلیم فرمایا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور پانی سے اس کی پیاس بجھائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سے جہنم سے سات خندقوں کے فاصلے پر رکھے گا اور ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کا سفر کا فاصلہ ہے۔

حضور علیہ السلام کھانا تناول فرمانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے اس سے

پہلے کہ رومال سے پونچھتے۔اور بعض روایتوں میں چاٹنے اور برتن صاف کرنے کا حکم بھی آیا ہے۔(مدارج النبوت)

امام احمد وترمذی وابن ماجہ نے نوبشیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کھانا کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کے لیے استغفار کرے گا۔رزین کی روایت یہ بھی ہے کہ وہ برتن یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کرے۔جس طرح تو نے مجھ کو شیطان سے نجات دی۔

انگلیوں کو چاٹنے اور برتن کو انگلیوں سے چاٹنے میں حکمت یہ ہے کہ حدیث میں فرمایا گیا تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے،لہٰذا ہم انگلیوں پر لگے ہوئے کھانے کو یا برتن میں بچے ہوئے کھانے کو صاف نہ کریں یونہی چھوڑ دیں تو عین ممکن ہے کہ کھانے کے اسی حصہ میں برکت ہو اور ہم اس سے محروم رہ جائیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام پہلے بیچ کی انگلی چاٹتے تھے اس کے بعد شہادت کی انگلی اس کے بعد انگوٹھا چاٹتے۔

ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب دسترخوان چنا جائے تو کوئی شخص دسترخوان سے نہ اٹھے جب تک دسترخوان نہ اٹھالیا جائے۔

(۹۸) دسترخوان اٹھاتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

''سب تعریفیں،عمدہ بابرکت حمد اللہ تعالیٰ کے لیے نہ اس پر کفایت ہو اور نہ اس کو چھوڑا جائے اور نہ اس سے بے نیازی ہو اے ہمارے رب!(ہماری حمد اپنی بارگاہ میں قبول فرما)

وضاحت

کھانے سے مکمل طور پر فارغ ہونے کے بعد دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئے کہ یہ

Marfat.com

سنت ہے۔(عالمگیری بحوالہ بہار شریعت)

کھانے سے فارغ ہوکر ہاتھوں کو دھونے کے بعد ہاتھ منہ اور سر کا مسح کر لے یا کپڑا وغیرہ ہوتو ہاتھوں کو اس سے پونچھ ڈالے۔

امام ترمذی نے حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اس حدیث کے آخر میں آتا ہے کہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد پانی لایا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری سے منہ اور کلائیوں اور سر پر مسح کیا اور فرمایا عکراش جس چیز کو آگ نے چھوا ہو (یعنی جو چیز آگ پر پکائی گئی ہو) اس کے کھانے کے بعد یہ وضو (یعنی ہاتھ کی تری سے مسح کرنا) ہے۔

(۹۹) کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُكَافٍ وَّلَا مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰی مِنَ الْعُرْیِ وَ هَدٰی مِنَ الضَّلَالَةِ وَ بَصَّرَ مِنَ الْعُمٰی وَ فَضَّلَ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا ہم پر احسان کیا کہ ہمیں ہدایت دی اور ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور اچھی نعمت سے ہمیں نوازا۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا شکر ہے جو نہ چھوڑا گیا ہے اور نہ بدلا دیا گیا ہے اور ناشکری کی گئی ہے اور نہ اس سے بے پروائی کی گئی ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے کھانے سے پیٹ بھرا اور پینے سے پیاس بجھائی اور برہنگی میں کپڑا پہنایا اور گمراہی سے ہدایت دی۔ اور اندھے سے بینا (بصارت والا) کیا اور بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے''۔(نسائی، راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۰۰) کھانا کھانے سے قبل بسم اللہ بھول جائے تو کیا دعا پڑھے؟

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ (ابوداؤد، راوی سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کے پہلے اور اس کے آخر میں''۔

اس حدیث سے اندازہ لگایئے کہ کھانے سے پہلے اگر بسم اللہ شریف بھول جائے تو تاکید کی گئی کہ جب یاد آئے تو اس طرح دعا پڑھ لے کیونکہ کھانے سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھنے سے شیطان بھی کھانے میں شامل ہو جاتا ہے۔

ابوداؤد نے حضرت امیہ بن محشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ فرماتے ہیں ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا۔ جب کھا چکا صرف ایک نوالہ باقی رہ گیا تو یہ لقمہ اٹھایا اور کہا بسم اللہ اولہ واخرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا۔ جب اس نے اللہ کا نام ذکر کیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے ساتھ کھا رہا تھا اگل دیا۔ (اگل دینے کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ بسم اللہ کہنے سے کھانے کی جو برکت چلی گئی تھی واپس آ گئی)۔ (بہار شریعت)

(۱۰۱) مریض کے ساتھ کھاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ (ابوداؤد، راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ کے نام پر اس پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے (کھاتا ہوں)''۔

وضاحت

بعض لوگوں کو ایسی بیماری ہو جاتی ہے جس سے لوگ گھن کرتے ہیں۔ مثلاً کوڑھ وغیرہ ایسے مریض کے ساتھ جب کھانا کھائیں تو اس دعا کو پڑھ لیں۔ مگر کمزور ایمان والا ایسے مریض کے ساتھ کھانے سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر اس کو بھی یہ مرض لاحق ہو گیا تو وہ یہی خیال کرے گا کہ اگر اس مریض کے ساتھ نہ کھاتا تو یہ مرض نہ ہوتا۔ لہٰذا یہ دعا اس بات کا رد کرتی ہے کہ بیماری اڑ کر ایک دوسرے کو نہیں لگتی بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ کیونکہ وہی مؤثر حقیقی ہے۔ اور کامل و اکمل مؤمن اسی کی ذات اقدس پر بھروسہ کرتے ہوئے تمام چھوت چھات کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔

Marfat.com

(۱۰۲) پانی پیتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم (ترمذی، راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(۱۰۳) پانی پینے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ترمذی، راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

وضاحت

اگر پانی پینے سے پہلے صرف بسم اللہ اور پینے کے بعد الحمد للہ بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پانی بیٹھ کر پیئے، کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ تنزیہی ہے۔ سوائے دو پانی کے یعنی آب زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی۔ یہ حضرت علامہ امجد علی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق ہے۔ (بہار شریعت)

مراۃ شرح مشکوٰۃ میں حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بزرگوں کا جوٹھا بھی کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کھڑے ہو کر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پیئے، اور جو بھول گیا ایسا کر گزرے وہ قے کر دے۔ (بہار شریعت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا تو ارشاد فرمایا اس پانی کو قے کر دے۔ اس شخص نے کہا کہ قے کس لیے کروں؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھ بلی پانی پیئے۔ اس شخص نے کہا میں اسے اچھا نہیں سمجھتا۔

اس پر آپ نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ تیرے ساتھ جس نے پانی پیا وہ بلی سے بھی بدتر ہے کہ وہ شیطان ہے اس واقعہ کو نقل فرماتے ہوئے حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، لہٰذا جو کھڑے ہو کر پانی پیئے اس کے لیے مستحب ہے کہ صریح وصحیح

Marfat.com

حدیث کے بموجب قے کر دے۔ خواہ بھول کر پیئے یا قصداً اور حدیث میں بھولنے کی تخصیص اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مومن سے جس چیز کا ترک افضل و اولیٰ ہے وہ فعل اس سے قصداً کیسے واقع ہوگا۔ (مدارج النبوت)

پانی پینے کا برتن سیدھے ہاتھ میں لے کر پانی پیئے جیسا کہ ابن ماجہ شریف کی روایت میں آتا ہے۔

پانی پینے سے پہلے پانی کو دیکھ لے (اس لیے کہ کیڑا یا کچرہ وغیرہ نہ ہو)

ایک شخص نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ برتن میں کبھی کوڑا (یعنی تنکا وغیرہ) دکھائی دیتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اسے گرادو۔ (سنن ترمذی)

جب پانی پیئے تو بسم اللہ پڑھ لے۔ تین سانس میں پانی پیئے اور برتن میں سانس نہ لے۔

مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

پانی چوس کر پیئے (یعنی چھوٹے چھوٹے گھونٹ) اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں غٹا غٹ نہ پیئے۔

دیلمی نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پانی کو چوس کر پیئو۔ کہ یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔ اور بیماری سے بچاؤ ہے۔ پانی پینے کے بعد اللہ کی حمد بجالایئے۔

سبحان اللہ! کتنا اچھا ہے وہ گھرانہ اور کتنی اچھی ہے وہ تقریب جہاں پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے مطابق احباب کھاتے اور پیتے ہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق خورد و نوش کرنا آخرت میں اجر و ثواب کا باعث ہے اور دنیا میں جسمانی استحکام کا ذریعہ اور برکت کا موجب ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مومن اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہے۔

ضیاء نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ارشاد فرمایا: آدمی کے سامنے کھانے رکھے جاتے ہیں اور اٹھانے سے قبل اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جب کھانا رکھا جائے (یعنی جب کھائے) تو بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جانے لگے (یعنی جب کھا چکے) تو الحمدللہ کہے۔ (بہار شریعت)

ضیاء نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے اور پانی پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد کرتا ہے۔ (بہار شریعت)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی وہی پاتے ہیں جو اتباع نبی ﷺ پر اپنی زندگی گزارتے ہیں۔

(۱۰۴) دودھ پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

''یا الٰہی! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عنایت فرما''۔

(ابوداؤد، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

وضاحت

دودھ ایک ایسی غذا ہے جس میں کھانے اور پینے کی ضرورت مہیا کرنے کی تاثیر ہے۔ اسی لیے بچہ پیدا ہو کر کافی عرصہ دودھ پر گزارتا ہے کیونکہ اس کے کھانے پینے کی دونوں ضرورتیں دودھ سے پوری ہو جاتی ہیں۔ معلوم یہ ہوا کہ دودھ بذات خود برکت والی نعمت ہے۔ جب بندہ اس نعمت کو استعمال کرے تو تعلیم دی گئی کہ وہ برکت کی دعا مانگے۔ پھر بات یہیں تک محدود نہیں کی بلکہ فرمایا گیا کہ اور زیادہ برکت کی دعا مانگو کیونکہ جس ذات سے تم برکت کی التجا کر رہے ہو وہ اس بات پر قادر ہے۔

(۱۰۵) افطار کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

Marfat.com

''یا الٰہی! میں نے تیری رضا وخوشنودی کے لیے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے حلال رزق سے روزہ افطار کیا۔ (ابوداؤد، راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

اس دعا سے معلوم ہوا کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لیے رکھنا چاہیے۔ نمود و نمائش کے لیے روزہ رکھنا ایسا ہے کہ دن بھر بھوکا و پیاسا رہا اور اجر وثواب کچھ نہ ملا۔ لیکن بندہ مومن کی یہ شان ہے کہ وہ روزہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لیے رکھتا ہے اور جب روزہ افطار کرتا ہے تو رزق حلال سے روزہ افطار کرتا ہے۔

کیونکہ وہ جانتا ہے کہ حرام رزق کی نحوست وخباثت بڑی قبیح وشنیع ہے۔ اس موقع پر ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ بڑا ایمان افروز ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے عرض کی کہ اے شیخ! اسم اعظم کے بارے میں علماء کا بہت اختلاف ہے۔ آپ اللہ کے ولی ہیں ارشاد فرمایئے کہ اسم اعظم کیا ہے؟

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنے پیٹ کو حرام سے پاک رکھ اور اپنے نفس کو بری خواہشات سے محفوظ رکھ پھر تو جس نام سے اللہ تعالیٰ کو پکارے گا وہی اسم اعظم ہوگا۔ (یعنی تیری دعا اللہ رب العلمین کی بارگاہ میں مستجاب ہوگی)

(۱۰۶) افطار کے بعد کی دعا

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

''پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ العزیز ثواب بھی ضرور ملے گا''۔

(ابوداؤد، راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(۱۰۷) دعوت میں افطار کرتے وقت کی دعا

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

Marfat.com

''روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعا کریں''۔

بندہ مومن جب کسی کے ہاں روزہ افطار کرے تو یہ دعا پڑھے اس دعا میں غور کیجئے کہ روزہ افطار کرنے والا اپنے میزبان کے لیے دعا کر رہا ہے کہ اے میرے میزبان! جیسے میں نے تیرے یہاں روزہ افطار کیا ہے یونہی دوسرے نیک لوگ بھی تیرے یہاں روزہ افطار کریں کیونکہ اس میں تیرا مال ضائع نہ ہوگا بلکہ آخرت میں یہ مال جو تو خرچ کرے گا تیرے لیے بہترین ذخیرہ ہوگا۔

نسائی و ابن خزیمہ زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فرمایا جو روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا غازی کا سامان کر دے اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ (بہار شریعت)

حضور ﷺ نے فرمایا: (اے کھلانے والے!) تیرا کھانا صرف نیک ہی کھائیں۔

(مکاشفۃ القلوب)

آخر میں افطار کرنے والا میزبان کے لیے دعا کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے تیرے لیے دعا خیر کریں۔ اس دعا سے ہمیں محبت و مودت کا سبق ملتا ہے۔ مگر آج کل حالت کچھ یوں ہے کہ میزبان کا مال ہڑپ کرنے کے بعد اس بات کا پرچار کرتا پھرتا ہے کہ میاں فلاں کے ہاں افطار پارٹی تھی کرایہ خرچ کر کے اس کے ہاں گئے مگر کھانے میں کچھ بھی نہ تھا۔ پس معمولی سا انتظام تھا اس سے تو اچھا تھا گھر ہی میں روزہ کھول لیتا۔

(۱۰۸) آب زمزم پیتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

''یا الٰہی! میں تجھ سے علم نافع کا اور رزق کی کشادگی کا اور بیماری سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں''۔ (حصن حصین)

Marfat.com

وضاحت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آب زمزم پیتے تو یہ دعا فرماتے تھے۔

خدا کرے ہمیں حج کی سعادت نصیب ہو اور ہم آب زمزم تک پہنچیں تو خوب سیر ہو کر پینے سے پہلے اس دعا کو پڑھ لیں۔ کہ یہ دعا بڑی جامع ہے۔ یہ دعا پڑھنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیں۔ اور آب زمزم پینے کے بعد الحمدللہ کہیں آب زمزم کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو کر پینا مستحب ہے۔ (بہار شریعت)

اس موقع پر آپ کا جو مقصد ہو وہ دل میں رکھیے۔ کیونکہ اس پانی کی تاثیر ہے کہ جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ مقصد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورا ہو گا گویا آب زمزم ایسا بابرکت ہے کہ اس کو جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے وہ اسی مقصد کے لیے ہو جاتا ہے۔

اگر آج کوئی ہم سے کہے کہ تم جس مقصد سے ہمارے پاس آؤ گے تو تمہارا وہ مقصد پورا ہو گا۔ تو ہمارے یہ مقاصد ہوں گے کہ ہمیں کار چاہیے، کوٹھی چاہیے اور سرمایہ چاہیے وغیرہ۔ یعنی دنیا کی طرف ہمارا دھیان ہو گا۔ مگر جو اللہ تعالیٰ کے نیک و پاکیزہ بندے ہوتے ہیں وہ ہر لمحہ آخرت کی فکر میں رہتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے آب زمزم پینے کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو کر کہا: یا الٰہی! ہم سے ابن ابو موال نے محمد بن منکدر اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آب زمزم جس مقصد کے واسطے بھی پیا جائے وہ اسی مقصد کے لیے ہو جاتا ہے۔ لہٰذا میں آب زمزم قیامت کے دن کی پیاس کے لیے پیتا ہوں اور پھر پانی پی لیا۔ بے شک جو دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ قیامت کے دن محفوظ و مامون ہو گا۔

حدیث قدسی: میں اپنے بندے سے ڈر اور بے خوفی جمع نہیں کرتا۔ جو دنیا میں مجھ سے ڈرا اسے آخرت میں مامون کر دوں گا۔ اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا اسے قیامت میں ڈراؤں گا۔ (مکاشفۃ القلوب)

Marfat.com

(۱۰۹) گھر سے چلتے وقت مہمان کی میزبان کیلئے دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ

''الٰہی! تو جو انہیں روزی دے اس میں برکت دے اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما''۔ (مسلم، راوی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

ہمارے پیارے آقا نبی کریم ﷺ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد صاحب کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے کھانا اور کھجور کے حلوے سے نبی کریم ﷺ کی مہمان نوازی کی۔ اللہ اکبر کتنے خوش نصیب میزبان ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی مہمان نوازی سے مشرف ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب رخصت ہونے لگے تو حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی نے بارگاہ نبوی ﷺ میں دعا کی درخواست کی تو نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی (یعنی وہ دعا جو لکھی گئی ہے)

(۱۱۰) بدہضمی کے وقت کی دعا

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

''کھاؤ اور پیو، رچتا ہوا اپنے اعمال کا صلہ بے شک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں''۔ (پارہ ۲۹، سورۂ مرسلات، آیت ۴۳، ۴۴)

جس شخص کو بدہضمی کی شکایت ہو وہ اس آیت کریمہ کو پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کر کے اسے اپنے پیٹ پر پھیرے اور کھانے وغیرہ پر دم کر کے کھانا کھایا کرے انشاء اللہ بدہضمی کی شکایت دور ہو جائے گی۔

(۱۱۱) لباس اتارتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ (ابن ابی شیبہ بحوالہ حصن حصین، راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے (کپڑے اتارتا ہوں)''۔

Marfat.com

وضاحت

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا کہ جب کپڑے اتارے تو جنوں کی آنکھوں اور اس کی (یعنی کپڑے اتارنے والے کی) برہنگی کے درمیان پردہ ہے کہ (بسم اللہ) کہے۔

معلوم ہوا کہ اگر ہم بغیر دعا کے کپڑے اتاریں گے تو ہمارا برہنہ جسم جنوں کی نگاہوں میں رہے گا اور ان سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ لاحق ہوسکتا ہے۔ لیکن جب دعا پڑھنے کے بعد کپڑے اتارے جائیں گے تو دعا کی برکت سے ہمارے اور جنوں کے درمیان پردہ حائل ہوجائے گا اور وہ ہمارے ستر کو نہ دیکھ سکیں گے۔

یہ دعا کپڑے اتارنے سے قبل پڑھیں۔

ستر عورت ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے۔ یعنی اس حصہ کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں ہے۔ (درمختار، بحوالہ ہماری نماز)

عورتوں کے لیے سارا بدن ستر عورت ہے یعنی اس کا چھپانا فرض ہے سوائے چہرے کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے۔

اب آپ اندازہ لگائیے کہ جس جنس کا نام ہی عورت ہے (یعنی چھپانے کی چیز) وہ عورت آج کل کس طرح اپنے آپ کو عیاں کر رہی ہے۔ اور بے حیائی کو معاشرہ میں پھیلا رہی ہے۔ جس کی ساری ذمہ داری ان کے سرپرستوں پر عائد ہوتی ہے اس سے یہ بھی نہ سمجھا جائے کہ صرف سرپرستوں ہی کی پکڑ ہوگی۔ اور وہ عورت جو بے حیائی کا مجسمہ بنی ہوئی ہے چھٹکارا حاصل کر لے گی ایسا نہیں ہے۔ بلکہ بے حیائی کا پرچار کرنے والی عورت کو بھی سزا ملے گی اور اگر اپنی قوت و طاقت کے مطابق اس عورت کے سرپرست نے اسے بے حیائی سے نہ روکا تو وہ بھی قابل سزا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو عورتیں لباس پہن کر بھی ننگی ہی رہتی ہیں۔ دوسروں کو رجھاتی ہیں اور خود بھی دوسروں پر مائل ہوتی ہیں اور بختی اونٹ (ایک قسم کا بڑا اونٹ) کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے

Marfat.com

چلتی ہیں۔ وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہوں گی (یعنی اگر مسلمان عورت ہے تو سزا پانے سے پہلے داخل جنت نہ ہوگی) اور نہ جنت کی بو پائے گی (بلکہ بے حیائی کے جرم کی پاداش میں داخل جہنم کر دی جائے گی) (مسلم شریف، بحوالہ ہماری نماز)

فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ عورت کے سر سے نکلے ہوئے بال (کنگھی کرنے سے جو بال نکالتے ہیں) اور پاؤں کے کٹے ہوئے ناخن بھی غیر مرد نہ دیکھے۔

(فتاویٰ شامی بحوالہ اسلامی زندگی)

اس بات سے اندازہ لگائیے کہ عورت کے لیے پردہ کتنا ضروری ہے۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

اپنی عورت کو ایسے کپڑے نہ پہناؤ جو جسم پر اس طرح چست ہوں کہ سارے جسم کی بناوٹ نمایاں ہو۔ (المبسوط بحوالہ ہماری نماز)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے معاشرہ سے بے حیائی کو ختم کریں اور ایمان کا تقاضا بھی یہی ہے۔ چنانچہ ارشاد حبیب کبریا ہے:

اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

''حیاء ایمان سے ہے''۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

اَلْحَیَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

''حیاء ایمان کی شاخ ہے''۔

(۱۱۲) لباس پہنتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

''تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور میری قوت و طاقت کے بغیر مجھ کو عطا فرمایا''۔

وضاحت

اس دعا میں بندہ کتنی عاجزی وانکساری کا اظہار کرر ہا ہے کہ دعا پڑھنے والا پروردگار عالم کی بارگاہ اقدس میں عرض کرر ہا ہے یاالہ العٰلمین! جولباس میں زیب تن کرر ہا ہوں اسے تونے بغیر میری قوت کے عطا فرمایا ہے۔

حالانکہ مسلمان محنت ومشقت کی حلال کمائی سے کپڑا خرید کر سلواتا ہے۔ اتنی مشکلات کے باوجود مومن صادق عرض کرتا ہے: یاالٰہی! یہ لباس تو نے ہی اپنے فضل وکرم سے عطا فرمایا ہے۔ اگر ذراسی بھی عقل سلیم ہوتو یہ بات سورج کی شعاعوں سے بھی زیادہ روشن ہے کہ انسان اوراس کے اعضاء وجوارح، عقل وشعور سب کو اللہ تعالیٰ ہی نے توتخلیق کیا ہے۔ اس کوقوت وطاقت کا سرچشمہ بھی اللہ ہی نے عطا فرمایا ہے۔

تومعلوم ہوا کہ حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں حلال کمائی سے خریدا ہوا لباس عطا فرمایا۔ یادرہے کہ حرام کمائی سے خریدے ہوئے لباس کی نحوست بہت قبیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جوکسی کپڑے کودس درہم میں خریدے اوراس میں ایک درہم بھی حرام کا ہوتو جب تک وہ کپڑا اس آدمی کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز کوقبول نہیں فرمائے گا۔ یہ کہہ کر حضرت ابن عمر نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال کر یہ فرمایا کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور ﷺ سے نہ سنا ہوتو میرے کان بہرے ہوجائیں۔ (مشکوٰۃ)

متذکرہ دعا کی فضیلت میں آتا ہے کہ جواس دعا کو پڑھے گا تواس کے اگلے پچھلے گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جائیں گے۔ (ابوداؤد)

(۱۱۳) نیا لباس پہنتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیٰوتِیْ

''تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر

Marfat.com

چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں''۔

(ترمذی شریف، راوی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۱۴) نیا لباس پہنتے وقت کی دوسری دعا

(2) اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

''اے اللہ! تیرا شکر ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور اس کی برائی اور جس غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں''۔

وضاحت

اتنا لباس جس سے ستر عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے فرض ہے۔ اور اس سے زائد سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو اس کی نعمت کا اظہار ہو یہ مستحب ہے۔ (ردالمحتار، بحوالہ بہار شریعت)

اتنا لباس کا ہونا جس سے ستر عورت ہو سکے یہ ہم پر دینی تقاضا ہے۔ معلوم ہوا کہ لباس دینی ضرورت ہے کہ اس کے ذریعے ہم اپنا ستر عورت چھپا کر فرض پر عمل کرتے ہیں اور حرام سے بچتے ہیں۔ کیونکہ بلا عذر دوسروں کے سامنے ستر عورت کھولنا حرام ہے۔ اس کے علاوہ ادائیگی نماز کے لیے اہم ضرورت ہے کیونکہ لباس موجود ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز نہیں ہو سکتی اور اس کے ساتھ ساتھ یہ انسان کی زینت بھی ہے۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ عمدہ اور اچھا لباس پہنے تو غرور اور تکبر کو دل میں جگہ نہ دے۔ بلکہ مقصود یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو اس کی نعمت کا اظہار ہوگا۔ یہاں یہ بات بھی بیان کر دی جائے تو بہتر ہوگا کہ جس طرح ہم اپنے بدن کو لباس ظاہری سے آراستہ کرتے ہیں اسی طرح ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی روح کو لباس تقویٰ سے آراستہ کریں۔ معاذ اللہ! اگر ہم نے لباس تقویٰ کو گناہوں کے سبب تار تار کر کے رکھ دیا ہے تو اب بھی وقت ہے کہ اللہ رب العلمین کی بارگاہ میں خالص توبہ کریں

Marfat.com

تا کہ وہ لباس تقویٰ جو تار تار ہو گیا ہے ایسا رفو ہو جائے کہ نشان بھی باقی نہ رہے۔

لباس پہنتے وقت کی دعا کے عنوان میں جو دو دعائیں لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک کا پڑھ لینا کافی ہے۔ اگر دونوں پڑھیں تو خوب تر ہے۔ پہلی دعا کی تشریح مختصراً ہو چکی ہے۔ دوسری دعا کی تشریح اختصار کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تعلیمات مصطفیٰ ﷺ کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور علیہ السلام کی تعلیم فرمائی ہوئی دوسری دعا بڑی جامع ہے۔ اس دعا کو پڑھنے والا بندہ گویا اپنے معبود کی بارگاہ میں یوں عرض کرتا ہے کہ یا الٰہی! جو لباس میں نے زیب تن کیا ہے اسے میرے لیے باعث بھلائی اور خیر بنا اور جس غرض کے لیے بنایا ہے اس میں بھی میرے لیے بھلائی فرما یعنی کپڑے میں خیر یہ ہے کہ آرام و راحت میسر ہو اور تکلیف دہ چیز سے محفوظ رہے۔ مثلاً موسم سرما میں سردی سے اور موسم گرما میں سورج کی حدت سے اور جس غرض کے لیے بنایا گیا ہے اس میں بھی بھلائی عطا ہو۔ کپڑا بدن چھپانے اور زیب و زینت کی نیت سے جس میں اظہار نعمت ہو پہننے کی توفیق عطا فرما اور اپنے فضل و کرم سے نیت فاسدہ سے محفوظ رکھ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ التجا بھی کی جا رہی ہے کہ اس کپڑے کے شر سے بھی بچا یعنی کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کپڑے میں الجھ کر گر پڑتا ہے تو اس پریشانی سے مامون فرما اور جس غرض کے لیے بنایا گیا ہے اس کی برائی سے عافیت دے۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ میں نفسانی خواہشات سے مغلوب ہو کر اپنے اندر غرور و تکبر کو بسا لوں۔ غور کیجئے کہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہمارے نفسوں کا کتنا تزکیہ ہے۔ مگر افسوس ہم نے اس کے برخلاف عمل کر کے اپنے دلوں کو کس قدر زنگ آلود کر لیا ہے۔

آج ہمارے دل غرور و تکبر، بغض و عناد اور نمود و نمائش سے پراگندہ ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے قلوب ہر برائی سے پاک و صاف ہو جائیں ہمارے ظاہر و باطن میں موافقت ہو جائے۔ تو اس کا واحد حل یہ ہی ہے کہ ہم خلوص کے ساتھ متبع رسول اللہ ﷺ بن جائیں۔

امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

جب قمیص پہنتے تو داہنے سے شروع فرماتے۔

لہٰذا جب بھی لباس پہنا جائے تو ابتداء دائیں طرف سے کی جائے۔ مثلاً کرتا پہنے تو پہلے داہنی آستین میں ہاتھ ڈالے پھر بائیں آستین میں اس کے بعد گردن میں اور شلوار وغیرہ پہنتے وقت پہلے دائیں پائنچے میں پاؤں داخل کرے پھر بائیں میں اور شلوار یا پائجامہ وغیرہ بیٹھ کر پہنے اور لباس اتارتے وقت اس کے برعکس کرے۔ مگر شلوار یا پائجامہ وغیرہ اب بھی بیٹھ کر اتارئے گا۔ شلوار وغیرہ کھڑے ہو کر نہ پہنے اور مرد عمامہ بیٹھ کر نہ باندھے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ وہ ایسے مرض میں گرفتار ہوگا جس کا علاج نہیں۔ (سنی بہشتی زیور)

عمامہ کھڑے ہو کر باندھے، بیٹھ کر عمامہ نہیں باندھنا چاہیے عمامہ مسجد میں باندھے یا خارج مسجد ہر صورت میں کھڑے ہو کر باندھے اور کھولے تو پیچ در پیچ کھولے جیسے باندھا تھا۔

(۱۱۵) دوست کو نیا کپڑا پہنے دیکھتے وقت کی دعا

تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ (ابوداؤد، راوی حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ تجھے پہننا اور پھاڑنا نصیب کرے (اور) زیادہ دے''۔

(۱۱۶) نیا عمامہ یا نئی چادر (نئے جوتے) پہنتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَ خَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

''یا اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں تو نے ہی مجھے (یہ چادر یا عمامہ) پہنایا ہے اور میں تجھ سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کے شر سے بھی جس کے لیے اس کو بنایا گیا''۔ (ابوداؤد، ترمذی، راوی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

مذکورہ بالا دعا کے سلسلے میں حدیث بھی ملاحظہ فرمالیں تاکہ اس دعا کے پڑھنے کی

Marfat.com

وضاحت ہوجائے اور اسی تشریح کے تحت جوتے یا چپل پہنتے وقت کی دعا کی بھی وضاحت ہوجائے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ! کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاِسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ رِدَآءً یَقُوْلُ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: حضور ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس (کپڑے) کا نام لیتے (یعنی) عمامہ یا قمیص یا چادر (وغیرہ) اور فرماتے (یعنی دعا پڑھتے جو مذکور ہوئی) (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث شریف کی وضاحت

حضرت امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ریاض الصالحین میں متذکرہ حدیث مبارک کو باب (ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدا او نعلا او نحوہ) ''باب جب نیا کپڑا یا جوتا یا اس طرح کی دوسری چیز پہنے تو کیا کہے'' کے تحت تحریر فرمایا ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ جو چیزیں بھی پہننے کے زمرے میں آتی ہیں ان کے پہنتے وقت اس دعا کو پڑھے اگرچہ نئے جوتے یا چپل ہوں جیسا کہ آپ نے ریاض الصالحین کے باب سے اندازہ لگالیا ہوگا۔ آخر میں جوتے یا چپل پہننے کے متعلق چند باتیں عرض کی جاتی ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے کہ داہنا پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت

کھڑے ہوکر پہننے کی ممانعت ان جوتوں کے متعلق ہے جن کو کھڑے ہوکر پہننے میں

Marfat.com

دقت ہوتی ہو یعنی تسمے والے جوتے ورنہ بغیر تسمے کے جوتے جن کو کھڑے کھڑے پہننے میں دقت نہیں ہوتی جیسے چپل وغیرہ لہٰذا ان کو کھڑے ہو کر پہننے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح جوتے پہننے سے قبل ان کو جھاڑ لیں تا کہ کوئی موذی کیڑا وغیرہ اگر داخل ہو گیا ہو تو اس پر اطلاع ہو جائے اور جسمانی اذیت سے حفاظت رہے یونہی جس وقت جوتے اٹھانے کی نوبت پیش آئے تو انہیں بائیں ہاتھ سے اٹھائے یہ تمام تعلیمات احادیث سے ثابت ہیں مزید معلومات کے لیے بہار شریعت کا سولہواں حصہ دیکھیے۔

(۱۱۷) سرمہ ڈالتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (ہمارا اسلام حصہ دوم)

''الٰہی! مجھے سننے اور دیکھنے سے بہرہ مند (فائدہ اٹھانے والا) کر''۔

وضاحت

سماعت اور بصارت دونوں اللہ رب العزت کی عطا کردہ نعمتیں ہیں لہٰذا ہمیں ان نعمتوں کا جائز استعمال کرنا چاہیے نا جائز استعمال سے احتراز کریں مثلاً غیر محرم عورت کو دیکھنا، فلم وغیرہ دیکھنا یونہی غیبت سننا اور فحش باتیں گانے باجے وغیرہ سننا جب کہ رغبت کے ساتھ ہوں۔ البتہ ان نعمتوں کی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم آنکھوں اور کانوں کا جائز استعمال کریں مثلاً قرآن پاک کی زیارت، علماء و مشائخ کی زیارت وغیرہ اور کانوں کی قوت سماعت کو تلاوت قرآن اور نعت مصطفی ﷺ اور دین اسلام کی پیاری پیاری تعلیمات کو سننے میں استعمال کریں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اثمد سرمہ لگایا کرو کہ وہ نگاہ میں جلا (روشنی چمک) دیتا ہے اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔ اور صحابہ کرام کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سرمہ دانی تھی جس میں سے ہر رات سرمہ لگاتے تھے تین سلائیاں اس آنکھ میں اور تین اس آنکھ میں (یعنی داہنی اور بائیں چشمان مبارکہ میں) (ترمذی شریف)

Marfat.com

اثمد سرمہ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں مگر صاحب مراۃ علیہ الرحمۃ نے فرمایا زیادہ قوی قول یہ ہے کہ یہ ہلکے سرخ رنگ کا ہوتا ہے جسے اصفہانی سرمہ کہا جاتا ہے۔

سرمہ ڈالنے کا طریقہ

سب سے پہلے داہنی آنکھ میں دو سلائیاں لگائے پھر بائیں آنکھ میں تین سلائیاں لگائے اور آخر میں پھر داہنی آنکھ میں ایک سلائی لگائے تاکہ ابتدا بھی داہنی طرف سے ہو اور انتہاء بھی۔

رات کو سوتے وقت سرمہ لگانا فقیری (غربت) اور ضعف بصر کو دور کرتا ہے۔ دوپہر میں سوتے وقت سرمہ لگانا سنت نہیں ہے۔ البتہ جمعہ کی نماز کے لیے، عیدین کے لیے سنت ہے۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

(۱۱۸) تیل لگاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا''۔

وضاحت

كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَ أُفِیْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَهُوَ اَقْطَعُ

(ابن حبان، خطیب راوی حضرت ابو ہریرہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

''جس شاندار کام کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے نہ کی جائے گی وہ بے برکت رہے گا''۔ (بشیر القاری، شرح صحیح البخاری)

چونکہ تیل لگاتے وقت کی دعا مجھے کتابوں میں نہیں ملی اس لیے مذکورہ بالا حدیث شریف تحریر کی جس میں ہر ذیشان کام سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کی تعلیم ارشاد فرمائی گئی لہٰذا سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے سنت کے مطابق تیل لگانا بلا شک وشبہ ذیشان کام ہے پس تیل لگاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھی جائے یونہی سنت کے مطابق ناخن تراشتے وقت بھی

اور اسی طرح ہر ذیشان کام پر بسم اللہ پڑھنا باعث برکت اور حدیث شریف پر عمل ہے لہٰذا ہر اچھے کام کی ابتدا کرتے وقت اگر اس سلسلے میں کوئی دعا مذکور نہ ہو تو اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے بسم اللہ شریف پڑھ لی جائے۔

آخر میں تیل لگانے اور ناخن تراشنے کی سنت بیان کی جاتی ہے۔

تیل لگانے کی سنت

نبی کریم ﷺ جب سر اقدس میں تیل لگانے کا ارادہ فرماتے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر برتن سے تیل انڈیلتے اور پہلے ابروؤں میں تیل لگاتے پھر آنکھوں پر یعنی پلکوں پر پھر سر میں تیل لگاتے سر میں تیل لگاتے تو پیشانی کے رخ سے شروع فرماتے اسی طرح جب داڑھی مبارک میں تیل لگاتے تو پہلے آنکھوں پر لگاتے پھر ڈاڑھی میں لگاتے اور ڈاڑھی مبارک میں تیل لگاتے وقت پہلے ڈاڑھی مبارک کے اس حصہ میں تیل لگاتے جو گردن سے ملا ہوا ہے۔ (زاد المعاد)

بہتر یہ ہے کہ سر کے اوپری حصے میں جب تیل لگائے تو پہلے داہنی طرف لگائے پھر بائیں طرف یونہی جب کنگھی کرے تو پہلے دائیں جانب کرے پھر بائیں طرف کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کنگھی کرنے میں داہنی طرف سے مقدم رکھتے۔ (شمائل ترمذی شرح از علامہ سید امیر شاہ قادری گیلانی)

سنت یہی ہے کہ سر کے بال بکھرے نہ رہیں بلکہ ان میں کنگھی کی جائے اور بالوں کے دو حصے کیے جائیں اور مانگ بیچ سر میں ناک کے اوپر سے سیدھی نکالی جائے آج کل فیشن پرست مرد اور عورتیں ایک طرف سے مانگ نکالتے ہیں یعنی ٹیڑھی مانگ یہ خلاف سنت ہے۔ (مراۃ جلد ششم)

مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال مونڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے حضور اقدس ﷺ سے دونوں چیزیں ثابت ہیں۔ اگرچہ مونڈانا صرف احرام سے باہر ہونے کے وقت ثابت ہے دیگر اوقات میں مونڈانا ثابت نہیں حضور ﷺ کے موئے مبارک کبھی نصف کان تک

Marfat.com

کبھی کان کی لو تک ہونے اور جب بڑھ جاتے تو شانہ مبارک سے چھو جاتے۔

(ردالمحتار، بہار شریعت)

پورے بال رکھنے کی صورت میں تیل لگانے اور مانگ نکالنے کی سنت کی ادئیگی بھی ہو جاتی ہے اور ویسے بھی نبی کریم ﷺ نے عادتاً بال شریف رکھے لہٰذا افضل یہی ہے کہ بال رکھے جائیں اور بالوں کو مونڈوایا نہ جائے اگرچہ مونڈوانا بھی جائز ہے جب احرام سے باہر ہوتے وقت بال مونڈوائے تو پہلے داہنی طرف سے مونڈوائے اس کے بعد بائیں طرف سے جیسا کہ حدیث مبارک سے ثابت ہے۔(ریاض الصالحین)

سر کے بالوں میں کنگھی کرنے میں افراط وتفریط سے کام نہ لینا چاہیے یعنی نہ تو ایسا کرے کہ ہر وقت کنگھی کرنے اور بالوں کی زیبائش وآرائش کرنے ہی میں لگا رہے اور نہ ایسا کرے کہ بالوں کو یونہی الجھے اور بکھرے ہوئے چھوڑ دے کیونکہ ان دونوں چیزوں کو حدیث میں پسند نہیں کیا گیا۔ البتہ ڈاڑھی کے متعلق ہے کہ اگر روزانہ ڈاڑھی میں کنگھی کرے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ اشعۃ اللمعات میں ہے کہ وضو کے بعد ڈاڑھی میں کنگھی کرنا فقیری (غربت) کو دور کرتا ہے۔امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء العلوم میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ روز ڈاڑھی شریف میں دوبار کنگھی فرماتے۔(مراۃ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اکثر سر اقدس میں تیل ڈالا کرتے تھے۔(شمائل ترمذی)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جب ہم تیل لگائیں تو تصور میں سنت پیش نظر ہوتا کہ اجر وثواب پائیں اور ضمناً یہ فائدہ بھی حاصل ہوگا کہ تیل لگانا جسمانی طور پر بھی مفید ہے بعض لوگ کثرت سے تیل اس طور پر استعمال نہیں کرتے کہ قمیص کا کالر اور گردن کی طرف کا کپڑا نہایت ہی میلا کچیلا ہو جاتا ہے یہ نظافت کے خلاف ہے۔ کیونکہ سادگی یہ نہیں ہے کہ لباس میلا کچیلا ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ لباس صاف ستھرا ہونا چاہیے اگرچہ کم قیمت ہو یا پیوند لگا ہو۔ کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

(1) اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِیْمَانِ

(پاکیزگی ایمان سے ہے)

(2) اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَةَ

''بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ پاکی وصفائی کو پسند فرماتا ہے''۔

علامہ ابن حجر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بالوں کو آراستہ کرنا، صاف ستھرا رکھنا، درست کرنا اور کنگھی کرنا، پاکیزگی اور ستھرا پن سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی لیے یہ مندوب ہے۔

(شرح شمال ترمذی از علامہ سید امیر شاہ قادری گیلانی)

وضاحت

اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ نبی کریم ﷺ تیل کا اکثر استعمال فرماتے تھے مگر اس کے باوجود آپ کا لباس مبارک میلا کچیلا نہ ہوتا تھا چنانچہ ایک حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں اور ایک سنت بھی سن لیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کون و مکاں ﷺ اکثر سر اقدس میں تیل ڈالا کرتے تھے اور بسا اوقات ڈاڑھی مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے۔ اور اکثر سر بند (رومال کی طرح کا ایک کپڑا، اس کے لیے عربی میں قناع کا لفظ استعمال ہوتا ہے) باندھتے تھے یہاں تک کہ سر مبارک پر باندھنے کا کپڑا تیل والوں کے کپڑے کی طرح ہو جاتا تھا۔ (مشکوٰۃ)

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ سر اقدس پر عمامہ شریف کے نیچے رومال کی طرح کا کپڑا باندھتے تاکہ عمامہ مبارک اور ٹوپی شریف تیل سے میلی نہ ہو۔ چونکہ تاجدار مدینہ ﷺ کا مزاج اور طبیعت شریف انتہائی نظافت پسند تھی اس لیے عمامہ مبارک اور ٹوپی شریف کو بھی تیل کی چکناہٹ سے بچانے اور صاف ستھرا رکھنے کیلئے یہ کپڑا استعمال فرماتے اسی مضمون کو مرآۃ شرح مشکوٰۃ میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ (شرح شمائل، ترمذی)

Marfat.com

لہٰذا معلوم ہوا کہ سر اور عمامہ کے درمیان رومال کی طرح ایک کپڑا رکھنا بھی پیارے مصطفی ﷺ کی پیاری سنت اور عامل کے لیے اجر و رحمت کے علاوہ باعث نظافت ہے۔

(۱۱۹) ہاتھ، پاؤں کے ناخن کاٹنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحمت والا ہے''۔

چونکہ عطر لگانا بھی سرکار مدینہ ﷺ کی سنت ہے اور یہ ذیشان کام ہے لہٰذا عطر لگاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھی جائے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

سرکار مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی اہم کام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا رہ جاتا ہے''۔ (الدر المنثور، ج ۱، ص ۲۶)

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ

ناخن تراشنے کا آسان طریقہ جو حضور اقدس ﷺ سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھینگلی پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھینگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اس کے بعد اب سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے اس صورت میں ناخن تراشنے کا عمل سیدھے ہاتھ سے شروع ہو کر سیدھے ہاتھ پر ہی ختم ہوگا۔ (درمختار، بہار شریعت)

پاؤں کے ناخن تراشنے کا طریقہ

پاؤں کی انگلیوں کے ناخن داہنے پاؤں کی سب سے چھوٹی انگلی سے تراشنے شروع کرے اور ترتیب کے ساتھ ناخن تراشتا ہوا بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

(شرح شمائل ترمذی)

جمعہ کے دن ناخن تراشنا مستحب ہے البتہ ناخن اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کے دن کا

Marfat.com

انتظار نہ کرے۔ کیونکہ ناخن، مونچھیں تراشنے، زیر بغل اور زیر ناف کے بال صاف کرنے کی انتہائی مدت چالس دن ہے لہٰذا چالیس دن سے زائد نہ چھوڑے کیونکہ یہ ممنوع ہے۔

حدیث میں ہے: جو جمعہ کے دن ناخن تراشوائے اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ (بہار شریعت حصہ 16)

(۱۲۰) عطر لگاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وضاحت

چونکہ عطر لگانا بھی سرکار مدینہ ﷺ کی سنت ہے اور ذیشان کام ہے لہٰذا عطر لگاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھی جائے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

سرکار مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی اہم کام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا رہ جاتا ہے''۔ (الدر المنثور، ج ۱، ص ۲۶)

تاجدار مدینہ ﷺ کو مہندی کے پھول، مشک اور عود کی خوشبو بہت پسند تھی۔

(زاد المعاد)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر شب اور سونے سے بیدار ہو کر قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضو فرماتے اور پھر خوشبو لباس مبارک پر لگاتے یونہی آپ سر اقدس پر بھی خوشبو لگایا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

آخر میں یاد رہے کہ عطر لگانا امتیوں کی تعلیم کے لیے تھا ورنہ خود سرکار مدینہ ﷺ کا سراپا اقدس ایسی خوشبوؤں سے معطر تھا کہ کائنات کی کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حضرت شیخ علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی علیہ الرحمۃ وسائل الوصول میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''اسحاق بن راہویہ علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک سے جو خوشبو آتی تھی وہ دوسری تمام خوشبوؤں سے مختلف ہوتی تھی اور حضرت انس

Marfat.com

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو کثرت سے پسینہ آتا تھا چہرہ مبارکہ پر پسینہ آتا تو موتیوں کی طرح محسوس ہوتا اور اس کی خوشبو مشک واذفر سے بھی زیادہ ہوتی۔ (شرح شمائل ترمذی)

خصائص کبریٰ میں بیہقی کی روایت ہے وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن حضور ﷺ کا وصال شریف ہوا۔ اس دن میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سینہ مبارکہ پر رکھا۔ اب بہت جمع گزر چکے تھے کہ میں اسی ہاتھ سے کھاتی بھی ہوں اور اسے دھوتی بھی ہوں مگر وہ خوشبو ابھی تک میرے ہاتھ سے نہیں گئی۔ (شرح شمائل ترمذی)

(۱۲۱) گلاب کے پھول کو سونگھتے وقت کی دعا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

اے اللہ کے رسول آپ پر درود وسلام ہو اور اے اللہ کے حبیب! آپ کی آل و اصحاب پر بھی۔ (نزہۃ المجالس)

وضاحت

مَنْ شَمَّ الْوَرْدَ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ

''جس نے گلاب کے پھول کو سونگھا اور مجھ پر درود نہ پڑھا اس نے مجھ پر جفا کی''۔ (نزہۃ المجالس بحوالہ آب کوثر)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ پھول کو سونگھتے وقت درود شریف پڑھنا چاہیے تاکہ جفا کے بجائے وفا ہو اور انشاء اللہ ہر مرض کی دوا ہو۔

(۱۲۲) نکاح کے بعد دولہا اور دلہن کے لیے دعا

بَارَكَ اللّٰہُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰہُ عَلَیْكَ وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ

''اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھے''۔ (بخاری، ابن حبان، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Marfat.com

وضاحت

نکاح ہونے کے بعد دلہا اور دلہن کے لیے برکت کی دعا کرنی چاہیے کہ ان سے ہمارا دینی اور نسبی رشتہ ہوتا ہے۔ اور اسلامی مبارکبادی بھی یہی ہے کہ نکاح ہونے کے بعد فریقین کے لیے دعائے برکت کی جائے۔ لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ دلہن سے اس کی سہیلیاں اور دولہا سے اس کے دوست واحباب بجائے اس کے کہ انہیں برکت کی دعا دیں بڑے نازیبا کلمات کہتے ہیں جن کا تحریر کرنا یہاں نامناسب ہے۔ ہمیں چاہیے کہ فضول گوئی اور دوسری لغویات کے بجائے ان کے لیے دعائے برکت کریں۔

(۱۲۳) شب زفاف (سہاگ رات) میں ملاقات کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَ خَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ (ابوداؤد، راوی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"یا الٰہی! میں تجھ سے اس (یعنی بیوی) کی بھلائی اور اس کی فطری عادتوں کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس کی فطرتی عادتوں کی برائی سے)

وضاحت

جب پہلی رات کو اپنی زوجہ کے پاس جائے تو نرمی کے ساتھ معمولی سے اس کی پیشانی کے بال ہاتھ میں لے کر یہ دعا پڑھے۔ اگر ہم اس دعا کے معنوں میں غور کریں تو اس میں ہمارے لیے امن وسکون کا کتنا پیغام ہے۔ لہٰذا اس دعا کو اس خوشی کے موقع پر پڑھ لیں تو اللہ سے امید ہے کہ وہ اپنی رحمت سے زوجین کا تعلق خیر و بھلائی کے ساتھ قائم و دائم رکھے گا۔ گویا یہ دعا ہمیں درس دیتی ہے کہ کسی بھی وقت یاد الٰہی سے غافل نہ ہوں بلکہ ہر لحظہ اس کی رحمت کا طلب گار رہیں۔

(۱۲۴) بیوی کے ساتھ صحبت کے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

Marfat.com

''اللہ کے نام سے، یا الٰہی ہمیں شیطان سے بچا اور اسے (یعنی اولاد کو) شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا کرے''۔ (بخاری، راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

وضاحت

جب بیوی سے صحبت کا ارادہ ہو تو برہنگی سے پہلے اس دعا کو پڑھے اس دعا میں اس بات کی نصیحت کی جارہی ہے کہ تمہارا اپنی بیوی کے ساتھ خلوت کرنا تلذذ و نفسانی خواہشات کے لیے نہ ہو بلکہ اس سے مقصود یہ ہو کہ ہم بے حیائی سے محفوظ رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اولاد عطا فرمائے۔ اسی لیے شیطان لعین سے اپنی اور اپنی ہونے والی اولاد کی محافظت کی دعا اللہ رب العٰلمین سے کی جارہی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص صحبت کے وقت یہ دعا پڑھے گا اور اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان اس کو کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

(۱۲۵) وقت انزال کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا

''یا الٰہی! شیطان کے لیے حصہ نہ بنا اس میں جو (اولاد) تو مجھ کو عطا کرے''۔

وضاحت

جب انزال ہو تو اس دعا کو دل میں پڑھے۔ اس موقع پر اس دعا کی تعلیم دینا بھی اس بات کی شہادت ہے کہ اسلام کامل و اکمل دین ہے اور زندگی کے ہر شعبہ پر اپنا حکم نافذ کرتا ہے۔ تاکہ مسلمان کسی بھی معاملے میں کسی دوسرے مذہب کا محتاج نہ رہے اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مسلمان ہر حال میں یاد الٰہی میں مصروف رہے۔ اگر ہم اپنے اکابرین کے حالات زندگی کو دیکھیں تو یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ کسی ساعت ان سے یاد الٰہی میں غفلت ہو جاتی تو وہ اس ساعت کی زندگی کو زندگی نہیں پژمردگی تصور کرتے تھے۔

یہ بات یاد رکھیے کہ ہونے والی (اگر مقدر میں ہے) اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

Marfat.com

میں دعا تو کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ رکھے لیکن جب اولاد پیدا ہو جائے اور اسے شیطانی کاموں سے نہ روکے اسے امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کرے تو بڑی عجیب بات ہوگی۔ پس آگاہ ہو جایئے کہ یہ دعا ہمیں آئندہ کے لیے بھی لائحہ عمل اور دعوت فکر دیتی ہے۔

(۱۲۶) جماع کرتے وقت ان باتوں کا ضرور خیال رکھیے

جماع کرتے وقت کلام مکروہ ہے۔ بلکہ بچے کے گونگے یا توتلے ہونے کا خطرہ ہے۔ یونہی عورت کی شرمگاہ پر نظر نہ کرے کہ بچے کے اندھا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور اس وقت مرد و عورت کپڑا وغیرہ اوڑھ لیں۔ جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچے کے بے شرم و بے حیاء ہونے کا اندیشہ ہے۔ (عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)

(۱۲۷) بچہ کی پیدائش کے بعد کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (یعنی اذان) اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (یعنی اقامت)

وضاحت

جب بچہ کی پیدائش ہو جائے تو مستحب یہ ہے کہ اس کے داہنے کان میں اذان کہے اور بائیں کان میں اقامت کہے۔ چاہے مولود لڑکا ہو یا لڑکی۔ اور ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔ اور جو بال بچے کے سر سے اتریں ان کے وزن کے برابر چاندی یا اللہ تعالیٰ نے اگر رزق میں کشادگی دی ہے تو سونا خیرات کرے۔

بچہ کا اچھا نام رکھنا چاہیے۔ اولاد بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک نعمت ہے لہٰذا اس کے ملنے پر شکر گزاری کے کام کرنے چاہئیں۔ نہ کہ وہ کام جس میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہو۔ مثلاً گانا بجانا وغیرہ۔

اور عقیقہ اپنی حیثیت کے مطابق کرے، ادھار لینے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی نمود و نمائش مقصود ہو۔

Marfat.com

تحنیک کا طریقہ

بچہ کی پیدائش کے بعد کھجور یا میٹھی چیز لے کر اسے چبا کر بچے کے تالو میں ملیں اور خیر و برکت کی دعا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ تحنیک کرنے والا متقی و پرہیز گار ہو۔

(۱۲۸) عقیقہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ اَبْنِیْ (یہاں پر لڑکے کا نام لیا جائے) دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَشَحْمُھَا بِشَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَ شَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ وَ تَقَبَّلْھَا مِنْہُ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ نَّبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَ حَبِیْبِکَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ بِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اگر لڑکی کا عقیقہ ہو تو یہ دعا یوں پڑھی جائے گی۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ اِبْنَتِیْ (یہاں پر لڑکی کا نام لیا جائے) دَمُھَا بِدَمِھَا وَلَحْمُھَا بِلَحْمِھَا وَ شَحْمُھَا بِشَحْمِھَا وَ عَظْمُھَا بِعَظْمِھَا وَجِلْدُھَا بِجِلْدِھَا وَ شَعْرُھَا بِشَعْرِھَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّبِنْتِیْ مِنَ النَّارِ وَ تَقَبَّلْھَا مِنْہُ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ نَّبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَ حَبِیْبِکَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ بِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

جب اس دعا کو پڑھ لے تو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر جانور کو ذبح کرے۔

وضاحت

عقیقہ کرنا سنت مؤکدہ نہیں ہے۔ مگر حضور علیہ السلام کے قول و فعل سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ نے رزق میں وسعت دی ہو تو کرے کہ بچے کے لیے باعث برکت ہے۔ لڑکے کے لیے دو بکرے لڑکی کے لیے ایک بکری ذبح کرنا سنت ہے۔ اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کیا تو جب چاہے کرے عمر کی قید نہیں۔ اور جو عوام میں مشہور ہے کہ جس کا عقیقہ نہ ہو

Marfat.com

وہ قربانی نہیں کرسکتا بے اصل ہے۔ اگر قربانی واجب ہے تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے۔ عقیقہ سے اس کا تعلق نہیں۔ اس طرح یہ مسئلہ جو مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت دادا، دادی، والدین اسی طرح نانا، نانی نہیں کھا سکتے بے اصل ہے۔ (تفصیلی مسائل کے لیے ملاحظہ کریں بہار شریعت حصہ پانزدہم)

(۱۲۹) بچہ کی پیدائش کے وقت دشواری پر دعا

یَا خَالِقَ النَّفْسِ وَیَا مُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَیَا مُخْرِجَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْهَا (مدارج النبوۃ)

''اے نفس کے پیدا کرنے والے! اور اے نفس کو نفس سے نجات دینے والے! اور اے نفس سے نفس کو نکالنے والے! اس (یعنی دردزہ میں مبتلا عورت) کو آزاد کردے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک ایسی عورت پر ہوا جس کا بچہ رحم (بچہ دانی) میں مر گیا تھا اس عورت نے عرض کی اے کلمۃ اللہ! (یعنی اللہ کی بات مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام) میرے لیے دعا فرمایئے کہ حق تعالیٰ مجھے اس دشواری سے نجات دے اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی (یعنی متذکرہ دعا کی) لہٰذا اس عورت کے ہاں بچہ بلا تکلیف تولد ہو گیا۔ شیخ مرجانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب کوئی عورت دردزہ میں مبتلا ہو تو اس کے لیے یہ دعا لکھ کر دیں۔

(۱۳۰) طلب اولاد کی دعا

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ (پارہ ۲۹، سورۂ انبیاء، آیت ۸۹)

''اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے''۔

(۱۳۱) سفر شروع کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَ بِکَ اَحُوْلُ وَ بِکَ اَسِیْرُ

''یا الٰہی! میں تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں اور تیری ہی

Marfat.com

مدد سے پھرتا ہوں''۔(بزار، راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

جب سفر کا ارادہ کرے تو اس دعا کو پڑھ لے اور دو رکعت نماز سفر پڑھ لے۔نماز سفر پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو دو رکعت نماز نفل کا ہے۔طبرانی کی حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقت ارادۂ سفر ان کے پاس پڑھیں۔(بہار شریعت)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز سفر گھر میں پڑھے۔آئینہ، سرمہ، کنگھا اور مسواک اپنے پاس رکھے کہ سنت ہے جب سفر کو جائے تو جمعرات، پیر یا ہفتہ کا دن ہو اور صبح کا وقت مبارک ہے۔اور اہل جمعہ کو جمعہ کے دن سفر کرنا اچھا نہیں۔(بہار شریعت)

اگر آسانی ہو تو ان ایام میں سفر کرے ورنہ ضرورۃً دوسرے دنوں میں بھی سفر کر سکتا ہے۔بس بندۂ مومن کی نظر اس طرف رہے کہ مؤثر (حقیقی کارساز) اللہ تعالیٰ ہے۔

(۱۳۲) سفر کے وقت کی دعا

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَ خَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ

''اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین اور تیری امانت اور تیرے عمل کے خاتمہ کو''

(ابوداؤد، راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

جب سفر کو جائے تو رخصت کرنے والا مسافر کے لیے یہ دعا کرے۔آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ہمارا کوئی عزیز دوبئی یا کویت وغیرہ میں جاتا ہے تو ہماری زبان تو حرکت کرتی ہے۔لیکن فرمائش کے لیے کہ میرے لیے فلاں چیز بھیج دینا یا فلاں چیز واپسی پر لیتے آنا۔لیکن اس دعا کیلئے (جو مسافر کے لیے ایک حصار کی مانند ہے) ہماری زبان حرکت نہیں کرتی۔اس دعا میں ہمیں بتلایا گیا ہے کہ سفر میں جانے والے اپنے مسلمان بھائی کے لیے ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر کی دعا کرے کیونکہ اکثر سفر میں حادثات ہوتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

(۱۳۳) مسافر کی رخصت کرنے والے کی دعا

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تُخَیِّبُ اَوْلَا تُضَیَّعُ

''میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے پاس امانتیں بے کار یا ضائع نہیں ہوتی ہیں''۔ (طبرانی، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

جب رخصت کرنے والا مسافر کے لیے دعا کرے تو جواب میں مسافر رخصت کرنے والے کے لیے یہ دعا کرے۔ اگر رخصت کرنے والے زیادہ ہوں تو استودعك اللہ کی بجائے استودعکم اللہ کہے۔

(۱۳۴) سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ (ابوداؤد، راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ کے نام سے (سوار ہوتا ہوں)''۔

وضاحت

جب گھوڑے یا اونٹ یا موجودہ رائج سواری مثلاً بس یا ریل وغیرہ پر سوار ہونے لگے تو پہلی صورت میں رکاب میں پاؤں رکھتے وقت اور دوسری صورت میں پائیدان پر پاؤں رکھتے وقت یہ دعا پڑھے۔

(۱۳۵) سواری پر اطمینان سے بیٹھ جانے پر دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (ابوداؤد، راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ پاک ہے وہ جس نے ہمارے لیے اسے (سواری کو) مسخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار نہیں بنا سکتے تھے اور ہم کو اپنے رب کی طرف ہی پلٹنا ہے''۔

Marfat.com

وضاحت

جب سواری کے جانور کی پیٹھ پر بیٹھ جائے یا بس یا ریل وغیرہ کی سیٹ پر بیٹھ جائے تو یہ دعا پڑھے۔ یاد رہے کہ اکثر اوقات ریل یا بس میں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہوتی لہٰذا کھڑے ہو کر سفر کرنا پڑتا ہے۔ لیکن یہاں پر کھڑے ہو کر بھی یہ دعا پڑھے۔ اس دعا کو پڑھنے کے بعد الحمدللہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار اور لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ پڑھے اور آخر میں

سُبْحَانَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (ابو داؤد)

پڑھے۔ بے شک جو لوگ سواری پر سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں ان کے لیے بڑا اجر و ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ جو شخص کسی جانور پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ اور الحمدللہ پڑھے تو اس جانور کے اٹھتے ہوئے ہر قدم پر اس سوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (تفسیر نعیمی)

اور اسی طرح جو شخص کشتی (بحری جہاز) میں سوار ہوتے وقت بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھے تو جب تک وہ اس میں سوار رہے گا اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی۔

(تفسیر نعیمی جلد اول)

جو کوئی سوار چلتے وقت خالی ہو کر (یعنی تمام دیگر جھمیلوں سے بچ کر) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پیچھے ایک فرشتہ سوار کر دیتا ہے۔ (یعنی فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے) اور اگر شر (یعنی برے شعار جو خلاف شرع ہوتے ہیں، میں مشغول ہوتا ہے) تو اس کے پیچھے ایک شیطان سوار کر دیتا ہے۔ (طبرانی)

(۱۳۶) کشتی یا بحری جہاز پر سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیَّاتٌ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (طبرانی، راوی حضرت حسین رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

''اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا رب بخشنے والا اور

رحم والا ہے۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر جیسی چاہیے تھی نہ کی اور زمین پوری قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی۔ اور آسمان لپٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے۔ وہ پاک اور برتر ہے اس سے جسے اس کا شریک بناتے ہیں''۔

وضاحت

جب کشتی یا بحری جہاز پر سفر کریں تو مندرجہ بالا دعا پڑھیں۔ اس کے علاوہ کلمہ شہادت بھی پڑھیں۔

ایک دفعہ منوڑا کا تبلیغی دورہ تھا جس کی قیادت امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرما رہے تھے۔ کشتی کے سفر میں آپ نے متذکرہ دعا پڑھانے کے بعد کلمہ شہادت بھی پڑھایا۔ استفسار کرنے پر ارشاد فرمایا کہ کل بروز قیامت یہ پانی بھی ہمارے کلمہ شہادت پڑھنے کی گواہی دے گا۔

(۱۳۷) جب سفر شروع کردے اس وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلِبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ (مسلم، راوی حضرت عبداللہ بن عمر ورضی اللہ تعالیٰ عنہما)

''یا الٰہی! ہم اپنے سفر میں تجھ سے نیکی و پرہیز گاری اور تیری خوشنودی کے کام چاہتے ہیں۔ یا الٰہی! ہم پر ہمارا سفر آسان کردے۔ اور اس کا فاصلہ طے کردے۔ یا الٰہی! تو ہی سفر میں مالک اور گھر والوں کے لیے نگہبان ہے۔ یا الٰہی! میں تجھ سے سفر کی مشقت اور ناپسندیدہ منظر اور مال اور اہل واولاد میں واپسی پر خرابی سے پناہ مانگتا ہوں''۔

وضاحت

جب سفر شروع کرے تو اس دعا کو پڑھے اور سفر سے لوٹتے وقت واپسی پر بھی اسی دعا کو پڑھے مگر اس میں یہ کلمات زیادہ کرے:

Marfat.com

آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (مسلم شریف، ج ۷ ص ۵۶)

''ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں''۔

(۱۳۸) سفر سے بخیریت واپس آنے کی دعا

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ

بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو۔

(پارہ ۲۰ سورہ قصص، آیت ۸۵، بحوالہ بہار شریعت)

(۱۳۹) جانور کو ٹھوکر لگتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ

''اللہ تعالیٰ کے نام سے (مدد چاہتا ہوں)''۔ (نسائی، راوی حضرت ابو ملیح)

وضاحت

اگر سواری کے جانور کو ٹھوکر لگے تو یہ دعا پڑھے۔ آج کل بس یا دوسری مشینی سواریوں میں سفر کیا جاتا ہے لہٰذا اس میں اگر بریک وغیرہ لگے تو یہ دعا پڑھے۔ اس میں حرج نہیں۔ ان شاء اللہ حادثات سے تحفظ کا ذریعہ ہوگا۔

(۱۴۰) بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (بخاری، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے (بے شک سب بڑائی اسی کے لیے ہے)''۔

(۱۴۱) بلندی سے اترتے وقت کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ (بخاری، راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جب بلندی پر چڑھے تو (اللہ اکبر) کہے اور جب بلندی سے اترے تو (سبحان اللہ) گویا ان دعاؤں میں اس بات کا درس دیا جا رہا ہے کہ بلندی پر چڑھتے وقت اپنے نفس میں

بڑائی کا تصور نہ رکھے بلکہ بندۂ مومن کے دل میں یہ بات ہمیشہ رہے کہ تمام بڑائیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔اور جب نیچے اترے تو اللہ پاک کی پاکی بیان کرے۔

(۱۴۲) کسی منزل میں قیام کرنے کے وقت کی دعا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

''میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ (کامل) کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے''۔(ترمذی، راوی خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

وضاحت

جب دوران سفر کسی مقام پر ٹھہرے تو اس دعا کو پڑھ لے۔اس دعا کی فضیلت میں آتا ہے کہ اس دعا کو پڑھ لینے سے جب تک وہ اس جگہ سے کوچ نہیں کرے گا اس وقت تک کوئی چیز اسے ضرر نہیں پہنچائے گی جب دوران سفر کسی منزل پر ٹھہرے تو راستے میں قیام نہ کرے اور جتنے احباب سفر میں ہوں سب مل جل کر ٹھہریں۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کو منزل پر اترو تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو کہ وہ جانوروں کا راستہ ہے اور زہریلے جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔(بحوالہ بہار شریعت)

ابو داؤد نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ لوگ جب منزل پر اترتے تو متفرق ٹھہرتے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا متفرق ہو کر ٹھہرنا شیطان کی طرف سے ہے۔اس کے بعد صحابہ کسی منزل پر اترتے تو مل کر ٹھہرتے۔(بہار شریعت)

(۱۴۳) شہر دیکھتے وقت کی دعا

اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا

''میں تجھ سے اس (شہر، بستی یا گاؤں) کی بھلائی اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس کی اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی برائی سے پناہ

Marfat.com

مانگتا ہوں''۔(طبرانی، راوی حضرت لبابہ بن ابورفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جب اس شہر کو دیکھے جس میں قیام کرتا ہے تو اس دعا کو پڑھ لے۔ ان شاء اللہ العزیز اس شہر کے لوگوں سے بھلائی پائے گا اور برائی سے محفوظ رہے گا۔

(۱۴۴) شہر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا (تین مرتبہ) پھر اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَآ اِلٰی اَھْلِھَا وَ حَبِّبْ صَالِحِیْٓ اَھْلِھَا اِلَیْنَا (طبرانی)

''الٰہی! برکت دے ہمیں اس (شہر یا گاؤں) میں یا الٰہی! ہمیں اس (شہر یا گاؤں) کے ثمرات نصیب کیجئے اور ہمیں اس کے رہنے والوں کا محبوب کر دے۔ اور اس کے نیک لوگوں کو ہمارا دوست بنا دے''۔

وضاحت

جب شہر میں داخل ہوں تو اس دعا کو پڑھیں۔ غور کیجئے کہ اس دعا کے کلمات طیبات ہمارے لیے کتنے بابرکت ہو سکتے ہیں۔ مگر اس وقت جس وقت ہم دعا کو پڑھ لیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ ہم جس کام کے لیے اس شہر میں گئے ہیں اس میں برکت ہو گی۔ چاہے وہ دین کام کام ہو یا رزق حلال کا معاملہ اور پھر دعا کی جا رہی ہے کہ یا الٰہی! اس شہر کے لوگ مجھ سے محبت رکھیں تا کہ میرا وہاں قیام سہل ہو جائے اور اس کے نیک لوگ میرے ہم نشین بن جائیں۔ کیونکہ اچھا ہم نشین مل جانا بہت بڑی نعمت ہے۔ برے ہم نشین سے بہتر ہے کہ آدمی تنہائی کو اپنا لے۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں عمران بن حطان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے گیا تو انہیں کالی کملی اوڑھے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا اے ابوذر! یہ تنہائی کیسی؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ تنہائی اچھی ہے برے ہمنشین سے اور صالح ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے۔ اور اچھی بات خاموشی سے بہتر ہے اور بری بات کہنے سے چپ رہنا

Marfat.com

بہتر ہے۔(بہار شریعت)

(۱۴۵) سفر میں خوشحالی کی دعا

(۱) سورۂ قل یایھا الکفرون ایک مرتبہ

(۲) اذا جاء نصر اللہ ایک مرتبہ

(۳) قل ھو اللہ احد ایک مرتبہ

(۴) قل اعوذ برب الفلق (ایک مرتبہ)

(۵) قل اعوذ برب الناس ایک مرتبہ

وضاحت

سفر شروع کرنے سے پہلے ان پانچوں سورتوں کو پڑھے اور اسی ترتیب سے پڑھے جو اوپر تحریر کی گئی ہیں۔ ان سورتوں کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے پڑھنا شروع کرے اور آخر میں بسم اللہ ہی پر ختم کرے۔ یعنی ہر سورت کی ابتداء میں بسم اللہ شریف پڑھے اور جب آخر میں سورۃ الناس پڑھ چکے تو پھر بسم اللہ پڑھے۔ جو شخص ان سورتوں کو سفر سے پہلے پڑھ لے تو اس کے لیے سفر میں خوشحالی ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیا تم یہ چاہتے ہو؟ کہ جب سفر میں جاؤ تو اپنے دوستوں سے اچھی حالت میں رہو۔ حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ جی ہاں (یعنی میں اس بات کو پسند کرتا ہوں) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر یہ پانچ سورتیں (یعنی سورۃ الکافرون سے سورۃ الناس تک) پڑھ لیا کرو۔ اور ہر سورت کو بسم اللہ شریف ہی سے شروع کرو۔ اور بسم اللہ شریف ہی پر ختم کرو۔ (مسند ابی یعلی، ج ۱۳ ص ۳۳۹)

عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرنا ناجائز ہے۔ (درمختار)

(۱۴۶) کسی شگون کے دل میں کھٹکتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَیَذْھَبُ بِالسَّیِّاٰتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا

Marfat.com

بِكَ (ابوداؤد، راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''الٰہی! تیرے سوا کوئی بھلائی نہیں لاتا اور تیرے سوا کوئی برائی دور نہیں کرتا اور گناہوں سے بچنے کی نیکی کرنے کی قوت وطاقت نہیں۔ مگر تیری (مدد) سے''۔

وضاحت

بدشگونی کی اسلام میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مثلاً بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اگر ان کے سامنے سے کالی بلی گزر رے یعنی راستہ کاٹ کر گزر جائے تو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے برا ہوا۔ ہم جس مقصد کے لیے جارہے تھے وہ پورا نہ ہوگا لہٰذا واپس گھر لوٹ جاتے ہیں اور جس مقصد کے لیے گھر سے نکلے تھے دوبارہ پھر اس کام کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔

یاد رہے کہ اسلام میں ایسے توہمات (وہم کی جمع) اور بدشگونیوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مسلمانوں نے یہ افعال ہندوؤں، مشرکوں سے سیکھے ہیں۔ لہٰذا ایسے تمام توہمات و بدشگونیوں سے اجتناب کرنا چاہیے اگر دل میں کبھی ایسی بات کھٹکے تو متذکرہ دعا پڑھے۔ کہ اس دعا میں مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ موثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ یہی بات اگر بندۂ مومن ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھے تو تمام توہمات اور بدشگونیوں سے چھٹکارا ہو جائے۔

(۱۴۷) نظر بد لگنے پر پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَ بَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

''اللہ تعالیٰ کے نام سے یا الٰہی! اس کی گرمی اور سردی اور اس کی مصیبت دور کر دے''۔

(نسائی، راوی حضرت جابر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

جب کسی کو نظر لگ جائے یا خود اپنے آپ کو ہی نظر لگ جائے تو یہ دعا پڑھ کر دم کرے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کلمات سے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہوں۔ دم (جھاڑ پھونک) کرنا جائز ہے۔

Marfat.com

(۱۴۸) جانور کو نظر لگ جانے پر دعا

لَا بَأْسَ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ

''کوئی ڈر نہیں ہے (اے) انسانوں کے رب! بیماری دور کر دے اور شفا دے دے کیونکہ تو شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی نقصان دور نہیں کر سکتا''۔

(ابن ابی شیبہ، راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

متذکرہ دعا دابۃ (یعنی ہر چوپایہ جانور بالخصوص وہ چوپائے جن سے سواری یا بوجھ لادنے کا کام لیتے ہیں اسی طرح وہ چوپائے جن سے دودھ حاصل کیا جاتا ہے) کو نظر لگنے پر پڑھی جائے۔

پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس جانور کو نظر لگی ہو اس کے دائیں نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ پھونکے پھر اس دعا کو پڑھے۔

(۱۴۹) آگ بجھانے کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (ابو لیلیٰ، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے (بے شک تمام بڑائیاں اسی کے لیے ہے)''۔

وضاحت

جب آگ لگی دیکھے تو متذکرہ دعا بار بار پڑھے۔ اور اس کے ساتھ جو اسباب دنیا آگ بجھانے کے لیے کیے جاتے ہیں ان کو بروئے کار لائے تو ان شاء اللہ العزیز آگ جلد ہی بجھ جائے گی۔

(۱۵۰) پیشاب بند یا پتھری ہو جانے پر پڑھنے کی دعا

رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ

Marfat.com

فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَائِكَ وَ رَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْعِ فَيَبْرَأُ

''ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے جس کا ظہور آسمانوں میں ہے تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمان و زمین میں جاری ہے۔ جس طرح تیری رحمت آسمانوں میں ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین میں کردے۔ اور بخش دے ہمارے گناہ اور خطائیں تو رب ہے اچھے لوگوں کا۔ پس اتار دے شفا اپنے خزانہ شفا سے اور رحمت اپنے خزانہ رحمت سے اس درد پر کہ یہ اچھا ہوجائے''۔ (ابوداؤد، دارمی، حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

جب کسی کا پیشاب بند ہوجائے یا کسی کو پتھری ہوجائے تو اس دعا کو پڑھ کر دم کرے اکسیر اعظم ہے۔

(۱۵۱) جل جانے پر پڑھنے کی دعا

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیْ اِلَّا اَنْتَ

''اے انسانوں کے رب! تکلیف دور فرما۔ شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں''۔ (نسائی، راوی حضرت محمد بن حاطب)

جب کوئی جل جائے تو متذکرہ دعا پڑھ کر دم کرے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ دین اسلام میں ادویہ، ادعیہ اور آیات قرآنیہ دونوں طریقوں سے علاج جائز ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، دو شفا دینے والی چیزوں کو اپنے اوپر لازم کرلو: ایک شہد اور دوسرا قرآن (یعنی قرآنی آیات وسور سے) (مشکوٰۃ)

آج کل زیادہ تر ادویہ سے علاج پر توجہ دی جاتی ہے۔ لہٰذا مرکب علاج زیادہ بہتر ہے۔ یعنی ادویات بھی استعمال کرے اور ادعیہ وقرآنی آیات بھی۔ لیکن یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہے کہ حرام اشیاء سے علاج نہ کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔

نبی کریم ﷺ سے دوا میں شراب ڈالنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ مرض ہے علاج نہیں۔ (ابوداؤد)

دوسری روایت میں ہے کہ جس نے شراب سے علاج کیا اسے اللہ تعالیٰ شفا نہ دے۔ (زادالمعاد)

مبلغین حضرات کو چاہیے کہ ہر بیماری کی دعا بیان کرتے وقت اس مختصر سی تشریح کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں۔

(۱۵۲) پھوڑے اور زخم وغیرہ کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی سے جو ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ ملی ہوئی ہے ہمارے رب کے حکم سے ہمارا بیمار شفایاب ہو''۔

(مسلم، راوی سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

وضاحت

جب خود کو یا کسی اور کو پھوڑے پھنسی کا عارضہ ہو تو اپنی شہادت کی انگلی پر تھوک لگا کر زمین پر رکھے تا کہ کچھ مٹی وغیرہ لگ جائے اس کے بعد انگلی پھوڑے، پھنسی پر پھیرے اور متذکرہ دعا پڑھے۔

(۱۵۳) پاؤں سن ہونے کے وقت کی دعا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

''اللہ تعالیٰ رحمت کاملہ نازل فرمائے محمد ﷺ پر''۔

(ماخوذ ابن سنی، راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

وضاحت

ابن سنی کی روایت میں آتا ہے کہ جب کسی کا پاؤں سن ہو جائے تو اپنے محبوب ترین

Marfat.com

انسان کو یاد کرے۔ بلاشبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبوب ترین اور کون ہوسکتا ہے کہ آپ انسانیت کی جان ہیں، حسن کائنات ہیں۔

حدیث میں ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (فیوض الباری)

لہٰذا جب پاؤں سن ہو جائے تو درود شریف کی کثرت کرے۔

(۱۵۴) بچھو اور دوسرے موذی کیڑوں سے محفوظ رہنے کی دعا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ سَلَامٌ عَلٰى نُوحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ

''میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ (کامل و اکمل) کی تمام مخلوق کی برائی سے۔ نوح علیہ اسلام پر سلام ہو جہاں والوں سے''۔

(بحوالہ اسلامی زندگی، مصنفہ علامہ احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ)

وضاحت

جب کسی مقام پر ٹھہرے تو متذکرہ دعا پڑھ لے ان شاء اللہ العزیز بچھو اور سانپ وغیرہ موذی حشرات الارض کی اذیت سے محفوظ رہے گا۔

بعض مشائخ اس دعا کی فضیلت میں ارشاد فرماتے ہیں کہ طوفان نوح کے وقت سانپ بچھو وغیرہ نے نوح علیہ السلام سے یہ عرض کی تھی کہ آپ ہمیں کشتی میں سوار کر لیں ہم آپ سے عہد کرتے ہیں کہ جو آپ کا نام لے کر اور (سلام علی نوح فی العلمین) پڑھے گا ہم اس کو ضرر نہیں پہنچائیں گے۔

اگر خدانخواستہ کبھی بچھو وغیرہ ڈنک مار دے تو نمک اور پانی لے کر دونوں ڈنک مارنے کی جگہ ملتے جائیں اور سورۃ الکافرون اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے جائیں ان شاء اللہ العزیز زہر کی تکلیف دور ہو جائے گی۔ (طبرانی فی الصغیر، راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ)

یہ عمل حدیث شریف سے ثابت ہے۔ لہٰذا دوسرے علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج کا یہ طریقہ بھی ہمارے پیش نظر رہے۔

Marfat.com

ایک ایمان افروز واقعہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں مسلمانوں نے افریقہ پر حملہ کیا تو اسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ علاقے فتح کرنے کے بعد ایک فوجی چھاؤنی قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ اسلامی لشکر کے فراست دانوں نے مشورہ دیا کہ فوجی چھاؤنی کے لیے ایک جگہ بڑی مناسب ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ اس جگہ بڑا گھنا جنگل ہے۔ درندوں اور موذی جانوروں کی وہاں بڑی کثرت ہے۔ حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات سن کر اپنے لشکر کے تمام صحابہ کرام کو جمع کیا۔ جن کی تعداد تقریباً اٹھارہ تھی۔ اور ان کو اپنے ہمراہ لے کر اس جنگل کی طرف روانہ ہوئے جنگل کے کنارے پہنچ کر آپ نے بآواز بلند چند کلمات ارشاد فرمائے جن کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ جنگل میں افراتفری پھیل گئی۔ وہ کلمات یہ تھے:

یاایھا السباع والکلاب نحن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجو من ھذا البر

''اے جنگل کے درندو! ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہیں، ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اس زمین سے نکل جاؤ''۔

اللہ اکبر اس آواز میں کیا تاثیر تھی کہ کائنات کا ہر گوشہ گواہ ہو گیا اور تاریخ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ بات سنہری حروف سے اپنے اندر سمو لی کہ آپ کی آواز سن کر شیر اپنے بچوں کو لیے ہوئے بھیڑیا اپنے پلے کو لیے ہوئے، اژدہا اپنے سنپولیوں کو لیے اس جنگل سے کوچ کر گئے اور اسلامی لشکر نے اس جنگل کو کانٹ چھانٹ کرنے کے بعد فوجی چھاؤنی کی شکل دے دی۔ آج بھی اس علاقے کو فیروان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ سب صدقہ ہے اطاعت رسول کا۔ کیونکہ آپ کی اطاعت درحقیقت اللہ کی اطاعت ہے۔ اور جو خالق کا مطیع ہو جاتا ہے تو خالق کائنات مخلوق کو اس کا مطیع بنا دیتا ہے۔ (تاریخ اسلام)

Marfat.com

(۱۵۵) آشوب چشم (دکھتی آنکھ) کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَاْرِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ (حاکم، راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''یا الٰہی! مجھے فائدہ دے ساتھ میری بینائی کے اور اس کو میرا وارث بنا اور مجھے دشمن میں میرا بدلہ دکھا اور مجھے فتح دے اس پر جو مجھ پر ظلم کرے''۔

وضاحت

آنکھ بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کا اندازہ اس حدیث سے لگایئے۔ اگلی امتوں میں ایک بندۂ خدا بیچ سمندر ایک پہاڑ پر جہاں انسان کا گزر نہ تھا رات و دن عبادت الٰہی میں مشغول رہتا۔ رب تعالیٰ نے اس پہاڑ پر اس کے لیے انار کا درخت اگایا اور شیریں چشمہ نکالا۔ وہ بزرگ انار کھاتے اور پانی چشمہ سے پیتے اور ہمہ وقت عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ چار سو برس اسی طرح گزارے۔ (اندازہ لگایئے جب انسان بالکل تنہا زندگی بسر کرے اور کوئی دوسرا نہ ہو تو نہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ نہ کسی کی غیبت و چغلی کر سکتا ہے نہ چوری نہ کوئی جرم و گناہ کر سکتا ہے جس کا تعلق حقوق العباد سے ہو) غرض کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو بزرگ کہنے لگے کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ جب دوسری رکعت کے سجدہ میں جاؤں تو میری روح قبض کر لینا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے فرمایا تمہیں اتنی مہلت دی گئی ہے۔ چنانچہ دوسری رکعت کے سجدے میں ان کی روح قبض کر لی گئی۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کی ہم جب آسمان سے اترتے یا آسمان پر جاتے ہیں تو اس بندۂ خدا کو اسی طرح سر بسجود دیکھتے ہیں۔ یہ بندۂ خدا جب قیامت کے دن حاضر ہوں گے۔ عبادت کے سوا نامہ اعمال میں کوئی گناہ تو ہوگا ہی نہیں حساب و میزان کی حاجت کیا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

اذھبو بعبدی الی جنتی برحمتی

Marfat.com

(میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں لے جاؤ)

اس بندۂ خدا کے منہ سے نکلے گا: اے میرے رب! بلکہ میرے عمل سے (یعنی میں نے عمل ہی ایسے کیے تھے جن کی وجہ سے مستحق جنت ہوں) ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: اس کو لوٹاؤ اور میزان کھڑا کرو اور اس کی چار سو برس کی عبادت ایک پلڑے میں اور ہماری نعمتوں میں سے جو ہم نے اسے چار سو برس میں دیں صرف آنکھ کی نعمت دوسرے پلڑے میں رکھو۔ جب وزن کیا جائے گا تو اس کے چار سو برس کے اعمال سے ایک یہی نعمت کہیں زیادہ ہو گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا:

اذھبو بعبدی إلی نار ی بعدلی

(میرے بندے کو جہنم میں لے جاؤ میرے عدل سے)

اس پر وہ بندۂ خدا گھبرا کر عرض کرے گا نہیں اے رب میرے! بلکہ تیری رحمت سے (یعنی اے میرے رب میں تجھ سے تیرا فضل ہی مانگتا ہوں) ارشاد ربی ہوگا: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں لے جاؤ۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)

معلوم ہوا کہ آنکھ کی بصارت بڑی نعمت ہے جب کہ یہ بصارت ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتی ہو۔ اگر آنکھ کی بصارت کا غلط استعمال کیا تو یہی نعمت ہمارے لیے باعث زحمت بن جائے گی۔ لہٰذا جہاں ہم آنکھ میں ظاہری تکلیف ہونے پر علاج کرتے ہیں وہاں ہمارے لیے لازمی ہے کہ اگر ہماری بصارت روحانی مرض میں مبتلا ہو جائے تو اس کا علاج بھی کریں کیونکہ بصارت کو خلاف شرع استعمال نہ کرنے سے ہی بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ اور مومن کی شان یہی ہے کہ اس کا قلب بصیرت سے مزین ہوتا ہے۔ اس دعا میں اس بات کا درس دیا جا رہا ہے کہ جہاں یہ دعا ظاہری تکلیف ختم کرنے کے لیے کارگر ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ساتھ اس میں جو دعا بندہ اپنے معبود کی بارگاہ میں کر رہا ہے اس کے ثمرات و برکات پانے کے لیے اس کا عامل کامل بھی بن جائے گا۔

Marfat.com

(۱۵۶) بخار آجانے کے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

''اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے نام سے میں پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عظمت والے کی، خون سے جوش مارنے والی ہر رگ کی برائی سے آگ کی حرارت کے شر سے''۔

(حاکم، راوی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

وضاحت

جب بھی بندۂ مومن کو کوئی تکلیف پہنچے تو صبر کا دامن نہ چھوڑے کیونکہ بے صبری کرنے اور گلہ شکوہ کرنے سے بیماری دور نہیں ہوتی۔ بلکہ اس بیماری سے ملنے والے اجر وثواب سے بندہ محروم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بندۂ مومن ہر لحاظ سے فائدے میں ہے۔ بیماری بھی اس کیلئے نعمت ہے۔ جب کہ شکر کرے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بیمار ہونے پر علاج نہ کرنا یہ صبر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح علاج نہ کرانا جائز ہے اسی طرح علاج کرانا بھی جائز ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض بھی نازل کیا اور دوا بھی اتاری اور ہر مرض کے لیے دوا پیدا کی اس لیے دوا کرو البتہ حرام چیز سے علاج مت کرو۔ (زاد المعاد)

معلوم ہوا کہ بیماری کا علاج کرنا حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ حرام اشیاء سے علاج نہ کرے کیونکہ اس کی ممانعت ہے۔ تو جو شخص بیماری پر صبر کرے اور علاج بھی کرے تو وہ بھی صابرین کی فہرست میں شمار ہوگا اور اس کے لیے اجر وثواب کی خوشخبری ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک دفعہ حضرت ام السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے فرمایا: تجھے کیا ہوا جو کانپ رہی ہے؟ عرض کیا بخار ہے۔ خدا اس میں برکت نہ کرے۔ فرمایا بخار کو برا نہ کہو کہ وہ آدمی (یعنی بخار بندہ مومن ومومنہ) کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے سبل (زنگ) کو (دور کرتی ہے)

Marfat.com

(۱۵۷) کان بجتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَّنْ ذَکَرَنِیْ

''یا الٰہی! محمد (ﷺ) پر رحمت کاملہ نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھلائی سے یاد کرے جس نے مجھے بھلائی سے یاد کیا''۔ (ابن سنی، راوی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما)

(۱۵۸) جزام (کوڑھ) اور دوسرے موذی امراض سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجَزَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّیئِ الْاَسْقَامِ (ابوداؤد)

''یا الٰہی میں تجھ سے برص اور جزام اور جنون اور دوسری بیماریوں سے پناہ چاہتا ہوں''۔

وضاحت

برص ایک بیماری ہے جس میں جلد پر سفید داغ آجاتے ہیں اور جزام ایک بیماری ہے جس میں جسم کی کھال پھوڑوں کی وجہ سے سڑ جاتی ہے۔ اور جنون پاگل پن کو کہتے ہیں۔ ان بیماریوں اور دوسری موذی بیماریوں سے بچنے کے لیے متذکرہ دعا کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے۔ ان شاء اللہ العزیز ان بیماریوں سے حفاظت رہے گی۔

(۱۵۹) فالج سے حفاظت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (ترمذی، راوی حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے''۔

(۱۶۰) تمام امراض سے شفایابی کی دعا

(1) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحمت والا ہے''۔

Marfat.com

وضاحت

حضرت عثمان بن ابی عاص فرماتے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ سے درد کی شکایت کی آپ نے مجھے یہ عمل (یعنی متذکرہ دعا) ارشاد فرمایا میں نے اس کو کیا تو اللہ نے مجھے شفا دے دی۔ لہٰذا درد وغیرہ ہو تو اس مقام پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھ کر پہلے تین مرتبہ بسم اللہ پڑھے پھر سات مرتبہ بعد کی دعا پڑھے۔

(۱۶۱) شفایابی کی دوسری دعا

(2) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

''اللہ تعالیٰ کے نام سے پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کی اس (تکلیف کی) برائی سے جو میں پاتا ہوں۔ اور جس کا اندیشہ کرتا ہوں''۔

(مسلم، راوی حضرت عثمان بن ابی عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کے منافع بے شمار ہیں اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے۔ مگر حقیقتاً راحت کا ایک بہت بڑا ذخیرہ اس کے ہاتھ آجاتا ہے۔ یہ ظاہری تکلیف جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری امراض روحانیہ ہیں۔ اس کو مرض مہلک سمجھنا چاہیے۔ اکثر لوگ اس مرض سے لاپرواہی برتتے ہیں۔ اس کے برعکس معمولی چھینک آنے پر ہم ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور روحانی امراض کہ ہم نے اپنے آپ کو گناہوں سے لتھڑا ہوتا ہے، اس سے چھٹکارا حال کرنے کی سعی نہیں کرتے یہ مقام عبرت ہے۔

رہا ظاہری بیماری کا علاج تو بڑے رتبے والے تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا۔ مگر ہم جیسوں کو چاہیے کہ کم از کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور جزع وفزع، گلہ شکوہ نہ کر کے آنے والے ثواب سے محروم نہ ہوں۔ یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت و بیماری دور نہیں ہوتی۔ پھر مصائب و آلام میں صبر کا

Marfat.com

دامن چھوڑ کر ثواب سے محروم ہو جانا کہاں کی دانش مندی ہے۔ یہ تو دنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو بیماری و مصیبت میں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں تو یہ لوگ بالکل ہی خسر فی الدنیا و الآخرۃ کے مصداق بن جاتے ہیں۔ یعنی (دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والے) لہٰذا یاد رکھیے مومن کے لیے جہاں تندرستی ایک نعمت ہے وہاں بیماری بھی ایک نعمت ہے۔ اس ضمن میں چند احادیث بیان کی جاتی ہیں:

۱۔ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ و ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو جو تکلیف اور حزن و غم پہنچے۔ یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے چبھے تو اللہ تبارک تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۲۔ امام ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت میں اہل بلا (جن پر دنیا میں مصائب و آلام آئے) کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت (جس پر دنیا میں مصائب و آلام نہیں آئے) والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں (تا کہ ہمیں بھی یہ اجر ثواب ملتا) اس حدیث سے اندازہ لگائیں کہ مصیبت پر صبر کرنے والا کس قدر ثواب کا مستحق ہوگا۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مسلمان کسی بلائے بدن میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتہ کو حکم ہوتا ہے، لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا۔ تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا ہے اور پاک کر دیتا ہے، اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے، اور رحم فرماتا ہے۔ سبحان اللہ ایک بندۂ مومن جو تندرستی میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اپنی جسمانی قوتوں کو صرف کرتا تھا مگر بیماری میں عذر شرعی کی وجہ سے بعض نیک اعمال جو پہلے یعنی تندرستی میں کرتا تھا اب اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لیے بیماری میں وہی نیک اعمال لکھ جو وہ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔

احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں صبر کرنا آخرت میں اجر و ثواب کا باعث ہے اور حقیقت میں صبر نہ کرنا خود ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی قضاء پر

Marfat.com

راضی رہتے ہیں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اس کی بزرگی بیان کرتے ہیں وہی لوگ فضیلت ومرتبہ کے مستحق ہیں۔

(۱۶۲) بیماری کی حالت میں آتش جہنم سے بچنے کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے، حمد ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود اور کوئی طاقت نہیں اور نہ کوئی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی (مدد) کے ساتھ''۔

(ترمذی، راوی حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

جو بیماری میں اس دعا کو پڑھے اور اس کا انتقال ہو جائے تو حدیث شریف میں آتا ہے: ایسے شخص کے لیے خوشخبری ہے کہ اسے آتش جہنم نہیں جلائے گی۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو مسلمان بیماری میں (آیت کریمہ) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ چالیس مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے اور اسی بیماری میں مر جائے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اگر شفایاب ہوگا تو اس حالت میں اچھا ہوگا کہ اس کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔ (حاکم، راوی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۶۳) کوئی چیز غمگین کرتے وقت کی دعا

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ (ترمذی، راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''اے حی وقیوم! تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں''۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی

Marfat.com

چیز غمگین کرتی تو آپ (مذکورہ بالا) دعا پڑھتے۔

(۱۶۴) خوشی پیش آنے یعنی مرضی کے موافق بات ہونے پر دعا (جب کہ خلاف شریعت نہ ہو)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس کے انعام سے اچھی چیزیں کمال کو پہنچتی ہیں''۔ (ابن ماجہ)

(۱۶۵) ناگواری اور خلاف مرضی بات ہونے پر دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

''اللہ رب العزت کا شکر ہے ہر حال میں''۔ (ابن ماجہ حصن حصین)

(۱۶۶) دانت کے درد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ مَا یَجِدُ وَ فَحْشَهٗ بِدَعْوَةِ نَبِیِّكَ الْمِسْكِیْنَ الْمُبَارَكِ عِنْدَكَ

''(الٰہی! جو تکلیف یہ محسوس کر رہا ہے) اس کو اور اس کی تکلیف کو دور فرما دے اپنے نبی مسکین کی دعا سے جو تیرے نزدیک مبارک ہے''۔

(بیہقی، راوی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۶۷) کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

''اے اللہ! ہم ان (کفار و مشرکین) کے مقابل تجھے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ لیتے ہیں''۔ (احمد، ابوداؤد، راوی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۶۸) سخت خطرے کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

''الٰہی ہماری پردہ پوشی فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی و اطمینان سے بدل دے''۔

(مسند احمد، راوی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Marfat.com

وضاحت

مذکورہ بالا دعاؤں میں سے پہلی دعا اس موقع پر پڑھنے کی ہے جب اطلاع مل جائے کہ کفار ومشرکین مسلمانوں پر حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور دوسری دعا اس وقت پڑھنے کی ہے جب کفار ومشرکین سے سخت خطرہ لاحق ہو جائے۔ کیونکہ دوسری دعا سرکار مدینہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقع پر تعلیم فرمائی جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے موقع پر جب کفار ومشرکین مدینہ منورہ کے اطراف میں کثیر تعداد میں جمع ہو گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۔نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں مخالفین اسلام کی طرف سے خطرے کے بارے میں عرض کیا تو سرکار مدینہ ﷺ نے یہ دعا تعلیم فرمائی لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ مسلمان کفار ومشرکین سے مقابلے کے لیے کوئی جنگی تیاریاں بھی نہ کریں بلکہ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی عزت وآبرو اور اسلامی سلطنت کی حفاظت کے لیے مسلمان اعلیٰ قسم کی جنگی تیاریاں کریں تا کہ دشمنان اسلام کے حملے کی صورت میں انہیں منہ توڑ جواب دیا جا سکے اور ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ جنگی مشقیں اور تیاریاں، ان کا تعلق اسباب سے ہے اور اسباب سے قطع تعلق کرنا نادانی ہے۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ مسلمان بھروسہ اسباب پر نہیں بلکہ اللہ رب العلمین کی ذات پر کریں یہی فرق ایک مسلمان اور کافر کے درمیان ہے کہ کافر ہوا میں اڑنے والے راکٹ پر اور پانی میں چلنے والے ایٹمی بیڑے پر اور زمین پر چلنے والے ٹینکوں پر بھروسہ کرتا ہے جب کہ مسلمان اس ذات اقدس پر بھروسہ کرتا ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہوا، پانی اور زمین ہے۔ گویا کافر فقط اسباب پر بھروسہ کرتا ہے اور مسلمان مسبب الاسباب پر۔

(۱۶۹) کفر وفقر سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ

''الٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور تنگدستی سے''۔ (نسائی)

Marfat.com

وضاحت

حدیث مبارک میں تنگدستی سے مراد ایسے بے صبروں کی محتاجگی ہے جو فقر کی وجہ سے چوری، دھوکہ، فریب اور جھوٹی گواہیاں وغیرہ دیتے ہیں اور سخت گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات ایسے لوگ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایتاً ایسے الفاظ بول دیتے ہیں جو کفریہ ہوتے ہیں۔ (معاذ اللہ) البتہ وہ فقر جو اللہ کے نیک بندوں کو ملتا ہے بلکہ وہ خود فقر کو اختیار کرتے ہیں ان صابروں کے لیے تو وہ فقر قرب الٰہی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

(۱۷۰) دردسر کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

''اللہ کے نام سے جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ بزرگ کی ہر اچھلنے والی رگ اور آگ کی گرمی کے نقصان سے''۔ (مدارج النبوۃ، حمیدی)

(۱۷۱) ستر بلاؤں سے عافیت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

''اللہ کے نام سے اور طاقت نہیں (گناہوں سے بچنے کی) اور قوت نہیں (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ بزرگ و برتر عظمت والے کی مدد سے''

(مدارج النبوۃ راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس دعا کو دس مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ اس کی فضیلت سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمائی کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور دنیا کی ستر بلاؤں سے مثلاً جنون و جذام و برص و ریح وغیرہ سے عافیت دی جاتی ہے۔

(مدارج النبوۃ جلد اول)

(۱۷۲) ناک سے بہتے خون کو روکنے کی دعا

وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ

Marfat.com

''اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین، اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام ہوا''۔ (ہود:44، کنز الایمان)

وضاحت

جس کی نکسیر پھوٹ جائے تو یہ آیت کریمہ شہادت کی انگلی سے اس کی پیشانی پر لکھیں بہت مجرب عمل ہے بعض جاہل اسے نکسیر سے بہنے والے خون سے لکھتے ہیں یہ جائز نہیں کیونکہ بہنے والا نجس خون ہوتا ہے اور اس سے کلام الٰہی لکھنا جائز نہیں۔ (مدارج النبوۃ ج 1)

(۱۷۳) زبان کی لکنت کی دعا

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾ (سورۃ طٰہٰ، پارہ ۱۶، آیت ۲۵ تا ۲۸)

عرض کی اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کھول دے، اور میرے لئے میرا کام آسان کر، اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔

(۱۷۴) موت مانگنے کی جائز دعا

اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ

''یا الٰہی! جب تک میرے لیے جینا بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے مرنا بہتر ہو تو مجھے موت دے دے''۔

وضاحت

بعض لوگ مصیبت و بیماری کی وجہ سے گھبرا جاتے ہیں اور موت کی تمنا کرتے ہیں بلکہ یوں کہتے ہیں کہ ایسی زندگی سے تو موت بہتر ہے۔ مگر حالات کیسے ہی سنگین ہو جائیں۔ مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں مسلمان کو چاہیے کہ وہ ثبات و استقامت کی آہنی دیوار بن جائے۔ موت کی دعا ہرگز نہ کرے کیونکہ اس کی ممانعت ہے۔ اگر موت مانگنی ہے تو پھر متذکرہ دعا کرے جو تعلیم فرمائی گئی ہے۔ اور بندۂ مومن کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں

Marfat.com

موت (یعنی شہادت) کی دعا کرے۔

حدیث میں ہے جو شخص سچائی اور صدق دل کے ساتھ شہادت طلب کرے گا تو اس کو شہادت کا مرتبہ دیا جائے گا اگر چہ اپنی موت (یعنی بظاہر وہ اپنے بستر پر) مرا ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہادت کی دعایوں مانگتے تھے: یا الٰہی! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما اور رسول اللہ ﷺ کے شہر میں مجھے موت دے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں آپ کی دعا قبول ہوئی اور شہر مدینہ میں شہادت کی سعادت نصیب ہوئی۔

آخر میں چند اعمال لکھے جاتے ہیں جن کے کرنے والوں کے لیے آخرت میں شہادت کے اجر و ثواب کی بشارت دی گئی ہے۔ جب کہ دل میں شہادت کی سچی آرزو ہو اور بلا عذر جہاد شرعی سے اجتناب نہ کیا ہو۔

☆ علم دین کی طلب میں انتقال ہو جائے۔

☆ مؤذن طلب ثواب کے لیے اذان کہتا ہو۔

☆ راست گو تاجر جو تجارت میں ایمانداری کرتا ہو۔

☆ جو چاشت کی نماز پڑھے۔

☆ جو ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔

☆ جو ہر رات میں سورۂ یاسین پڑھے۔

☆ جو صبح و شام اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم تین مرتبہ پڑھ کر سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اور اس دن یا رات میں انتقال ہو جائے۔

☆ جو باطہارت سوئے اور انتقال ہو جائے۔

☆ جو ہر رات اللھم بارک لی فی الموت، فیما بعد الموت پچیس بار پڑھے۔ (یا الٰہی! میرے لیے موت میں برکت فرما اور موت کے بعد بھی برکت فرما)

☆ جو ہر رات نبی کریم ﷺ پر ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر سوئے۔ اور فساد امت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا، اس کے لیے تو سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

Marfat.com

(۱۷۵) عیادت کرتے وقت کی دعا

لَا بَأْسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ

''کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ یا الٰہی! اسے شفا دے یا الٰہی! اسے تندرست فرما''۔

(بخاری وترمذی، راوی حضرت عبداللہ ابن عباس وحضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

وضاحت

مذکورہ دعا کو دو حصوں میں لکھا گیا ہے۔ اگر پہلا حصہ ہی پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ بعض کتابوں میں طہور کی جگہ طہور لکھا گیا ہے وہ بھی درست ہے۔ متذکرہ دعا میں بیماروں کے لیے تسلی ہے کہ بیماری گناہگاروں کے لیے کفارہ سیئات اور نیکوکاروں کے لیے رفع درجات ہے۔

عیادت کے وقت کی بہت سی دعائیں احادیث میں وارد ہیں۔ طوالت کے پیش نظر صرف ایک دعا اور لکھی جاتی ہے۔

(۱۷۶) عیادت کی دوسری دعا

اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ

''اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں جو عرش کریم کا مالک ہے کہ تجھے شفا دے''۔

(ابوداؤد، راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

جب کسی کی عیادت کو جائے اور اس وقت اس بیمار پر نزع کا وقت نہ ہو تو سات مرتبہ متذکرہ دعا پڑھے۔ ان شاء اللہ العزیز بیمار شفایاب ہو جائے گا۔

امام ابوداؤد ترمذی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات مرتبہ یہ دعا

Marfat.com

پڑھے (اَسْأَلُ اللہ العظیم الخ) اگر موت نہ آئی تو اسے شفا ہو جائے گی۔

مریض کی عیادت کو جانا سنت ہے۔ احادیث کریمہ میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

امام ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی ندا کرتا ہے (اے مریض کی عیادت کے لیے جانے والے!) تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا ہے۔ جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنالیا۔

امام ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اچھی طرح وضو کر کے اپنے بھائی (مسلمان) کی عیادت کو جائے تو وہ جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا جاتا ہے۔

لہٰذا جب بھی مریض کی عیادت کو جائے تو حصول ثواب اور سنت کی نیت سے جائے کہ اس میں قرب جنت اور بعد جہنم ہے۔ یہ خیال ذہن میں نہ آئے کہ فلاں بیمار ہے چلو اس کی عیادت کر لوں۔ اگر میں بیمار ہو گیا تو میری عیادت کو کون آئے گا یا فلاں میری عیادت کو آیا تھا۔ اب وہ بیمار ہے لہٰذا میں بھی اس کی عیادت کر لوں۔ یا ذاتی اغراض و مقاصد یا جھوٹی محبت دکھانے کی نیت سے عیادت نہ کرے۔ بلکہ خالص نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے کہ ایسے لوگوں ہی کے لیے اجر و ثواب کی بشارت ہے۔

امام ابوداؤد و ترمذی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جو شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

عیادت کرنے والا چند باتوں کا خیال رکھے

☆ جس مریض کی عیادت کو جائے تو اس کے لیے کوئی ہدیہ بالخصوص پھول وغیرہ لے جائے۔

☆ اگر کھانے کی چیز ہو تو مریض کو بغیر ڈاکٹر یا حکیم کی اجازت کے نہ کھلائے۔

☆ زیادہ دیر عیادت کے لیے نہ بیٹھے البتہ اگر مریض کو آپ کا بیٹھنا راحت وسکون دیتا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

☆ عیادت کے وقت خوش دلی کی باتیں کرے۔

☆ ایسی حرکات وسکنات نہ کرے جس سے مریض کو مایوسی یا تکلیف پہنچتی ہو۔

☆ عیادت کے وقت کلمات خیر ادا کرے۔ کیونکہ اس وقت ملائکہ آمین کہتے ہیں۔

☆ مریض سے اپنے لیے دعا کرائے۔ کیونکہ مریض کی دعا ملائکہ کی مانند ہوتی ہے۔

(۱۷۷) جانکنی کے وقت مرنے والا کیا دعا کرے؟

اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ

''یاالٰہی! میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے''۔

(بخاری، راوی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

وضاحت

جب موت کا وقت قریب آجائے تو مرنے والا یہ دعا کرے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انتقال کے وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک پر یہی دعا تھی۔

(۱۷۸) جانکنی کے وقت تلقین کرنے کی دعا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں''۔

(مسلم، راوی حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی ہو مرنے والے کو تلقین کریں۔

Marfat.com

تلقین کرنے کا طریقہ

تلقین کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرنے والے کے قریب بآواز بلند کلمہ طیبہ پڑھیں تا کہ وہ سن کر پڑھ لے۔ یعنی مرنے والے کو پڑھنے کا حکم نہ دیں۔ ہوسکتا ہے کہ موت کی سختی کی وجہ سے وہ معاذ اللہ پڑھنے سے انکار کر دے۔

حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا آخری کلام (یعنی دنیا سے رخصت ہونے والے کا) لا الہ الا اللہ (یعنی کلمہ طیبہ) ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(ابوداؤد، راوی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جب مرنے والا کلمہ طیبہ پڑھ لے تو تلقین موقوف کر دے۔ البتہ پھر کوئی بات کرے تو دوبارہ تلقین کرے۔ تلقین متقی و پرہیز گار کرے اور اس موقع پر کوئی برے کلمات منہ سے نہ نکالیں اور نہ ہی خلاف شریعت حرکات کریں مثلاً بعض لوگ چیخ و پکار کے ساتھ روتے ہیں۔ گریبان چاک کرتے ہیں۔ بالوں کو نوچتے ہیں۔ ان تمام جاہلانہ حرکتوں سے اجتناب کریں۔

موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں مرنے والے کے قریب ہوسکتی ہیں۔ البتہ وہ عورتیں جن کا حیض و نفاس منقطع ہو چکا ہے یا جنبی کو نہ آنا چاہیے جب کہ غسل نہ کیا ہو۔ اگر نزع میں سختی دیکھے تو سورۂ یاسین اور سورۂ رعد کی تلاوت کرے ایسے موقع پر اگر بتی و لوبان سلگانے میں کوئی حرج نہیں۔

جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں نرمی کے ساتھ سیدھے کر دیئے جائیں۔

(۱۷۹) میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ (یہاں مرنے والے کا نام لے) وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ

Marfat.com

''یا الٰہی اس (مرنے والے کا نام) کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند کر۔ اور اس کے پس ماندگان میں اس کا کارساز ہو جا۔ اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے! اس کی قبر کشادہ کر دے اور (اپنے نور سے) اسے منور فرما''۔ (مسلم، راوی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

وضاحت

جب مرنے والے کی آنکھیں بند کرے اس وقت متذکرہ دعا پڑھے اس دعا میں جہاں بریکٹ لگائی گئی ہے وہاں پر مرنے والے کا نام لے۔ کیونکہ اس وقت میت کی آنکھیں بند کرنے والے کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ لہٰذا اے خاکی انسان! اس مصیبت کے موقع پر صبر و تحمل سے کام لے۔ اور بجائے اس کے کہ تیری زبان سے خلاف شرع کلمات کا صدور ہو اپنے اور مرنے والے کے لیے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ کے نورانی فرشتے تیری دعا پر آمین کہتے ہیں۔

(۱۸۰) مصیبت کے وقت کی دعا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا (مسلم، راوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یا الٰہی! میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس بدلہ میں مجھے خیر عطا فرما''۔

وضاحت

میت کے گھر والے اور دوسرے اعزہ و اقربا جن کو موت کی خبر پہنچے تو متذکرہ دعا پڑھیں۔ اسی طرح ہر مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ مصیبت پر صبر و تحمل کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔

حدیث میں ہے: جب کسی مسلمان کا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے:

Marfat.com

تم نے میرے بندے کے بچہ کی روح قبض کر لی۔ وہ عرض کرتے ہیں: ہاں! اے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا: وہ کہتے ہیں اس نے تیرا شکر ادا کیا؟ اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھول توڑ لیا۔ وہ عرض کرتے ہیں، ہاں! اے پروردگار۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میرے بندے، کے لیے جنت میں ایک مکان بناؤ اور اس کا نام (بیت الحمد) رکھو۔

(ترمذی، راوی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۸۱) تعزیت کے وقت کی دعا

اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّی فَلْتَصْبِرُوْا وَلْتَحْتَسِبُ

''بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اور اس کے ہاں ہر چیز ایک مقررہ وقت تک ہے۔ پس تمہیں صبر کرنا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیے''۔ (بخاری، راوی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

تعزیت مسنون ہے۔ حدیث پاک میں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابن ماجہ)

تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا۔ البتہ اگر جس سے تعزیت کی جائے یا تعزیت کرنے والا موجود نہ ہو۔ مثلاً تعزیت کرنے والا موت کے وقت دوسرے ملک یا شہر میں تھا۔ کچھ عرصہ بعد جب آیا اور تعزیت کی تو حرج نہیں۔ دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے۔ مگر افضل یہ ہے کہ تعزیت دفن کے بعد کرے۔

(۱۸۲) جنازہ اٹھاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ (ابن ابی شیبہ، راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے (اٹھاتا ہوں)''۔

Marfat.com

وضاحت

جب میت کو کفن دینے کے بعد اٹھا کر ڈولی یا چارپائی پر رکھے تو اٹھاتے وقت مذکورہ دعا پڑھے۔ جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے۔ ہر شخص کو چاہیے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے۔ رحضور ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ اٹھایا۔

(جوہرہ بحوالہ بہار شریعت)

حدیث شریف میں ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ اٹھا کر چلے گا اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ نیز دوسری روایت میں ہے کہ جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرمائے گا۔ (عالمگیری، بحوالہ بہار شریعت)

(۱۸۳) جنازہ دیکھتے وقت کی دعا

سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

''پاکی ہے اس ذات (اللہ تعالیٰ) کی جو زندہ ہے جسے موت نہیں''۔ (کتاب الادعیہ)

وضاحت

جب کوئی جنازہ آتا دیکھے تو متذکرہ دعا پڑھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ دیکھ کر یہی دعا پڑھتے تھے۔ بعض لوگ بیٹھے ہونے کی صورت میں جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ٹوپی وغیرہ سروں پر رکھ لیتے ہیں یہ ضروری نہیں ہے۔ ہاں اکرام میت کے لیے کھڑا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ رہا ننگے سر کو ٹوپی سے ڈھانپنے کا مسئلہ تو مسلمانوں کو تو ننگے سر رہنا ہی نہیں چاہیے۔ بلکہ اپنے سروں کو عمامہ کی سنت سے مزین کرنا چاہیے۔

(۱۸۴) نماز جنازہ میں بالغ مرد و عورت کے لیے دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

''اے اللہ! تو بخش دے ہمارے زندہ اور مردے اور ہمارے حاضر و غائب کو اور

Marfat.com

ہمارے چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو۔ اے اللہ! ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جس کو وفات دے اسے ایمان پر وفات دے''۔

(بہار شریعت)

(۱۸۵) نماز جنازہ میں نابالغ لڑکے کے لیے دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

''اے اللہ! تو اس (لڑکے) کو ہمارے لیے پیش رو کر اور اس کو ہمارے لیے ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا بنا اور اس کی شفاعت ہمارے حق میں قبول فرما''۔

(۱۸۶) نماز جنازہ میں نابالغہ لڑکی کے لیے دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً

''اے اللہ! تو اس (لڑکی) کو یہاں ہمارے لیے پیشرو کر اور اس کو ہمارے لیے ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والی بنا اور مقبول الشفاعۃ کر دے''۔

(۱۸۷) قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ

''اے قبر والو! تم پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور تم ہم سے پہلے پہنچ گئے اور ہم پیچھے آنے والے ہیں''۔ (ترمذی راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما)

وضاحت

جب قبرستان میں داخل ہو تو متذکرہ دعا پڑھے۔ اس دعا میں ونحن بالاثرہ بھی درست ہے۔ قبرستان میں برائے تو آداب قبرستان ملحوظ رکھے۔

قبرستان میں ہمیشہ اس راستہ سے گزرے جو پرانا ہو۔ نیا راستہ اختیار نہ کرے۔ اگر نیا راستہ قبروں پر نہ ہو تو پھر حرج نہیں۔ قبروں پر قدم رکھنا، چلنا یا بیٹھنا یا ٹیک لگانا، پاخانہ و پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔ اگر موذی کیڑے یا کانٹوں کا

Marfat.com

خوف ہوتو رج نہیں۔ زیارت قبور (قبروں پر جانا) مستحب ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن جائے۔ جمعرات یا جمعہ ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے۔ سب سے افضل دن جمعہ کو وقت صبح ہے۔ اولیاء کرام کے مزارت کی حاضری کے لیے سفر کرنا جائز ہے۔ عوتوں کے لیے بھی بعض فقہاء نے جائز بتایا ہے کہ وہ زیارت قبور کے لیے جاسکتی ہیں۔ درمختار میں یہی قول اختیار کیا گیا ہے مگر عزیزوں کی قبر پر جائیں گی تو رونا پیٹنا کریں گی اور صالحین کی قبور کا پاس ادب نہ کرسکیں گی لہٰذا عورتوں کے لیے ممانعت ہے۔ ہاں اگر رونا پیٹنا نہ کریں اور صالحین کی قبور کا پاس وادب رکھیں اور پردہ شرعی کا خیال رکھیں تو حرج نہیں۔ بعض علماء نے جائز لکھا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی قبر اقدس کی زیارت ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے باعث برکت ہے۔ مگر عورت کو تین دن یا زیادہ کا سفر بغیر شوہر یا محرم کے ناجائز ہے۔

(۱۸۸) میت کو قبر میں رکھتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر (اسے دفن کرتا ہوں)''۔

(ابوداؤد، راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

وضاحت

جب میت کو قبر میں اتارے تو مذکورہ دعا پڑھے۔ قبر میں اتارنے والے دو یا تین یا جو مناسب ہو اس میں تعداد معین نہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ قوی ہوں جسمانی طور پر اور روحانی طور پر بھی (یعنی متقی و پرہیزگار) میت کو قبر کے کنارے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے۔ اور میت کو قبلہ ہی کی جانب سے قبر میں اتارا جائے۔ عورت کا جنازہ اتارنے والے محرم ہوں۔ اگر یہ نہ ہوں تو دوسرے رشتہ دار جو نیک ہوں وہ اتاریں۔ عورت کی قبر کو سلیپ لگانے تک چادر وغیرہ سے ڈھانکے رکھیں اور مرد کی قبر کو نہ ڈھانکیں۔

میت کو داہنی کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کو کردیں۔ اور میت کو قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں۔ مٹی دینے سے پہلے اگر لٹانے میں کوئی بھول ہوجائے یا کفن کی

Marfat.com

بندش نہ کھولی ہوں تو درست کر لیں۔ لیکن مٹی ڈالنے کے بعد ویسے ہی رہنے دیں۔ اب ضرورت نہیں کہ مٹی ہٹا کر درستگی کی جائے۔

(۱۸۹) قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

''اسی سے ہم (اللہ تعالیٰ) نے پیدا کیا۔ اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ تم کو نکالیں گے''۔ (حاکم، راوی حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وضاحت

سلیپ یا تختے وغیرہ قبر پر لگانے کے بعد مٹی دیں۔ مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار (منها خلقنكم) کہیں اور دوسری بار (وفيها نعيدكم) کہیں اور تیسری بار (ومنها نخرجم تارة اخرى) کہیں۔ مٹی دیتے وقت جو مٹی ہاتھ میں لگی ہو اسے جھاڑ دیں یا دھو لیں۔

(۱۹۰) قبر پر تلقین کے وقت کی دعا

اُذْكُرْ مَاخَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) نَبِيًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا

''تو اسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللہ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا''۔ (طبرانی فی الکبیر)

وضاحت

حدیث میں ہے: (جب تلقین کرنے والا دعا پڑھ لے گا تو) نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے، اس پر کسی

نے عرض کیا اگر ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ ارشاد فرمایا حوا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طرف نسبت کرے۔ (طبرانی بحوالہ بہار شریعت)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا کوئی بھائی اور تم اس کو مٹی دے چکو تو تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے: یا فلاں بن فلاں۔ وہ (مردہ) سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے یا فلاں بن فلاں! وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے: یا فلاں بن فلاں! وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتا۔ پھر کہے (یعنی تلقین کے وقت کی دعا پڑھے جو صفحہ 126 پر ہے)

میت کو دفنانے کے بعد ایک شخص کھڑا ہو کر میت اور اس کی والدہ کا نام لے کر دفنانے کے بعد کی جو دعا تحریر کی گئی ہے اس دعا کے ساتھ تلقین کرے اگر والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو اس کی جگہ حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لے۔ بعد دفن اذان دینا بھی مستحسن ہے۔

(فتاویٰ رضویہ)

دفن کرنے کے بعد اتنی دیر قبر کے پاس ٹھہرنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ کیونکہ احباب کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور منکر نکیر کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی۔ اتنی دیر میں قرآن پاک کی تلاوت اور مردے کے لیے دعا و استغفار کریں۔

مستحب ہے کہ قبر کے سرہانے الم سے مفلحون (البقرہ آیت 1 تا 5) اور قبر کی پائنتی کی طرف کھڑے ہو کر "اٰمَنَ الرسولُ سے فانصرنا علی القوم الکفرین" (سورۂ بقرہ آیت 285 تا 286) تک پڑھیں۔

(۱۹۱) انتقال کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

"الٰہی! مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے"۔

(بخاری و مسلم، راوی سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

وضاحت

جان کنی کے وقت حواس درست ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ وقت مرگ ہمارے حواس کو برقرار رکھے اور ہمیں ایمان پر موت نصیب فرمائے۔ آمین

(۱۹۲) سوالات قبر کی آسانی کے لیے دعا

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عَلٰی سُوَالِ مُنْکَرٍ وَّ نَکِیْرٍ

''الٰہی! تو ثابت رکھ منکر نکیر کے سوال پر''۔ (کتاب الادعیہ)

(۱۹۳) میت کو چار پائی پر رکھتے یا اٹھاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ (مصنف ابن ابی شیبہ، حصن حصین صفحہ 119)

(اللہ عزوجل کے نام سے رکھتا/ اٹھاتا ہوں)

وضاحت

جس چار پائی یا تخت یا تختہ پر نہلانے کا ارادہ ہو اُس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سُلگی ہو اُسے اتنی بار چار پائی وغیرہ کے گرد پھرائیں۔ (درمختار ج ۱ ص ۸۰۰، ۸۰۲،۔ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۸)

جنازہ لے چلنے میں چار پائی کو ہاتھ سے پکڑ کو مونڈھے پر رکھے، اسباب کی طرح گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے، چوپایہ پر جنازہ لادنا بھی مکروہ ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۲، غنیۃ، درمختار ج ۱ ص ۸۳۳)

(۱۹۴) قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے کی دعا اور بعد کی دعا

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَ مِنْکَ (سنن ابی داؤد، ج ۷ ص ۴۵۸)

پھر (بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہہ کر ذبح کرے۔

Marfat.com

میں نے اپنا رخ اس کی طرف کرلیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اس کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں الٰہی (یہ قربانی) تیرے لیے ہے اور تجھ سے ہے (یعنی تیری توفیق سے، اللہ ۔ کے نام سے شروع اللہ بہت بڑا ہے۔

(۱۹۵) قربانی کا جانور ذبح کرنے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (احیاء العلوم الدین، ج ۱ ص ۲۵۶)

الٰہی! تو مجھ سے قبول فرما (اس قربانی کو) جیسا کہ تو نے قبول فرمائی اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد ﷺ سے۔

ذبح سے متعلق کچھ وضاحت

ذبح کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا کہ اکثر کے لئے وہی حکم ہے جو کل کے لئے ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے گا جب بھی حلال ہو جائے گا اور اگر ہر رگ آدھی آدھی کٹ گئی اور آدھی باقی رہی تو حلال نہیں (عالمگیری)

ذبح کرنے میں قصداً بسم اللہ نہ کہی جانور حرام ہے اور اگر بھول کر ایسا ہوا جیسا کہ بعض مرتبہ شکار کے ذبح میں جلدی ہوتی ہے اور جلدی میں بسم اللہ کہنا بھول جاتا ہے تو اس صورت میں جانور حلال ہے (ہدایہ)

خود ذبح کرنے والے کو بسم اللہ کہنا ضروری ہے دوسرے کا کہنا اس کے کہنے کے قائم مقام نہیں یعنی دوسرے کے بسم اللہ پڑھنے سے جانور حلال نہ ہوگا جب کہ ذابح نے قصداً ترک کیا ہو اور دو شخصوں نے ذبح کیا تو دونوں کا پڑھنا ضروری ہے ایک نے قصداً ترک کیا تو جانور حرام ہے (ردالمحتار)

Marfat.com

(۱۹۶) عید کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (300 مرتبہ)

پڑھ کر تمام فوت شدہ مسلمانوں کی ارواح کو اس کا ثواب ہدیہ کرے، اس کی برکت سے تمام مسلمانوں کی قبروں میں نور داخل ہوگا۔ اور جب یہ وظیفہ پڑھنے والا مرے گا تو تمام کی تعداد کے برابر اس کی قبر میں انوار داخل ہونگے۔

(۱۹۷) سحری کی دعا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَآئِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ

(انیس الواعظین، فیضان سنت، صفحہ 1071)

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو زندہ و قائم ہے ہر نفس پر جو اس نے کمایا ہے حاضر ہے۔ (سات مرتبہ پڑھے سحری کے وقت)

(۱۹۸) شہادت کی دعا

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

الٰہی! تو مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر۔ اور اپنے رسول اللہ ﷺ کے شہر میں موت دے۔ (بخاری، حصن حصین صفحہ 234)

وضاحت

شہادت کی تمنّا کرنا خود سرکار دو جہاں ﷺ کے فرمان سے ثابت ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث شریف ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ (صحیح بخاری، ج۹ ص ۳۶۴)

اور مذکورہ دعا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تمنائے شہادت معلوم ہوئی، اور وہ بھی شہرِ مصطفی ﷺ میں، کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ حضور ﷺ کا فرمان

Marfat.com

مبارک ہے:

من مات فی أحد الحرمین استوجب شفاعتی وکان یوم القیامة من الآمنین

جس نے حرمین طیبین میں سے کسی ایک میں وفات پائی تو وہ میری شفاعت کا مستحق ہوگیا اور وہ قیامت کے دن امن والوں میں ہوگا۔ (معجم کبیر، ج ٦ ص ٢٤٠)

الحمدللہ آج بھی ایمان والے، عاشق لوگ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اس ادائے دعا کو اپناتے ہوئے حرمین طیبین میں مرنے کی آرزو کرتے ہیں، اور نہ صرف مرنے کی آرزو بلکہ اپنی دعاؤں میں جنت البقیع میں مدفن کا سوال کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے صدقے مدینہ طیبہ میں حضور پرنور ﷺ کے قدموں کے جلوؤں میں شہادت کی موت ایمان و عافیت کے ساتھ عطا کرے اور جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں آقائے کریم ﷺ کا پڑوس عطا کرے۔

(۱۹۹) پانی کا مشکیزہ یا مٹکا وغیرہ ڈھکتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (بخاری کتاب، الاشربہ، صفحہ 841)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔

وضاحت

ان شاء اللہ اس کی برکت سے بلاؤں سے حفاظت بھی ہوگی، اور جنات ان کو استعمال نہیں کرسکیں گے، اور موذی جانور (حشرات الارض) بھی اندر داخل نہ ہوسکیں گے۔

(۲۰۰) برتن ڈھکتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔

(۲۰۱) بیماری میں انتقال پر درجہ شہادت پر فائز کرنے والی دعا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (مستدرک، ج ۱ ص ۶۸۵)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، پاکی ہے تجھے بے شک مجھ سے ظلم ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے:

أيما مسلم دعا بها فی مرضه أربعين مرة فمات فی مرضه ذلك أعطی أجر شهيد وإن برأ و قد غفر له جميع ذنوبه (المستدرک للحاکم، ج ۱ ص ۶۸۵)

جب کوئی مسلمان اس (آیت کریمہ) کے توسل سے چالیس مرتبہ دعا کرے اور اسی مرض میں وفات پا جائے تو اسے شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اس مرض سے خلاصی پا گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(۲۰۲) مجلس کے اختتام کی دعا

سُبْحٰنَكَ اَللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ (المستدرک للحاکم، ج ۱ ص ۶۷۴)

پاکی ہے تجھے اے مولا! اور تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

وضاحت

حدیث شریف میں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس سے فارغ ہوتے تو یہ دعا ارشاد فرماتے (سُبْحٰنَكَ اَللّٰهُمَّ) ایک مرتبہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ اکثر مجلس کے اختتام پر یہ کلمات فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی ان کلمات کو مجلس کے اختتام پر پڑھتا ہے تو اس مجلس میں ہونے والے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ (المستدرک للحاکم، ج ۱ ص ۶۷۴)

کوئی اس سے غلط فائدہ نہ اٹھائے اس لئے اس کی وضاحت ضروری ہے کہ مجلس سے

Marfat.com

مراد دینی مجلس ہے، یا دنیاوی مجلس ایسی ہو جس میں دنیاوی جائز فائدہ ہو، مگر کوئی اس حدیث مبارک سے غلط مطلب اخذ نہ کرے کہ جان بوجھ کر گناہ کا بازار گرم کرے، خوب جھوٹ، غیبت، چغلی کرے اور یہ سمجھے کہ آخر میں دعا پڑھ لیں گے تو مجلس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ یہ سراسر بیوقوفی اور حماقت ہے کیونکہ گناہ کی مجلس پر تو اللہ کی لعنت برستی ہے۔

(۲۰۳) دروازہ بند کرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (بخاری کتاب الاشربہ)

اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

وضاحت

ان شاء اللہ بسم اللہ پڑھنے کی برکت سے شیاطین، اور جنات گھر میں داخل نہ ہو سکیں گے، اور یوں گھر اور گھر والے ان کی شرارتوں سے بچے رہیں گے۔ اور گھر میں رحمت و برکت کا خاص نزول ہوگا۔

(۲۰۴) وضو سے فراغت کے بعد کی دعا

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(مسلم، مشکوٰۃ)

وضاحت

حضرت امیر المومنین فاروقِ اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے۔ (مذکورہ دعا) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (صحیح مسلم)

Marfat.com

تَحیّۃ الوضو

وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے صحیح مسلم میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ردالمحتار ج ا ص ۶۳۹)

غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔ (ردالمحتار ج ا ص ۶۳۹)

(۲۰۵) ننانوے بیماریوں کی دعا

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (دعوات کبیر بیہقی، مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ طاقت ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور نہ قوت ہے (نیکیاں کرنے کی)

وضاحت

مذکورہ دعا کی بہت زیادہ فضیلت کتبِ احادیث میں وارد ہوئی ہے۔ ہم تین روایتیں نقل کرتے ہیں جن میں دو دنیاوی فائدے کی اور ایک اخروی فائدے پر مبنی ہے۔

ننانوے بیماریوں کے لیے دوا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار عزوجل و ﷺ نے فرمایا: جس نے ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کہا تو یہ (اس کے لیے) ننانوے بیماریوں کی دوا ہے ان میں سب سے ہلکی بیماری رنج والم ہے۔

(الترغیب والترہیب جلد ۲، صفحہ ۲۸۵، حدیث ۲۴۴۸)

معلوم ہوا یہ وہ دعا ہے جو رنج والم سے لے کر بڑے بڑے موذی امراض کے لئے بہترین دوا ہے اس کو چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ہر وقت کثرت سے پڑھیں ان شاء اللہ

Marfat.com

عزوجل کرم بالائے کرم ہوجائے گا۔اس کا دوسرا دنیاوی فائدہ یہ ہے کہ نعمتیں اس کے پاس اس دعاء کے صدقے باقی رہیں گی۔

نعمت کی حفاظت کا نسخہ

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ عزوجل نے کوئی نعمت عطا فرمائی پھر وہ بندہ اس نعمت کو باقی رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ '' کی کثرت کرے۔(المعجم الکبیر، جلد ۱۷، صفحہ ۳۱۱، حدیث ۸۵۹)

جنّت کا دروازہ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے درازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی گئی: وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہُ''
(مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۱۱۸، حدیث ۱۶۸۹۷)

معلوم ہوا یہ دعاء جنّت کا دروازہ ہے، اور جب کوئی دروازہ تھام لے تو ان شاء اللہ عزوجل داخلے کی امید قوی ہوجائے گی، یعنی اس کا معمول بنانے، روزانہ پابندی سے پڑھنے والے کو گویا جنّت کی بشارت ہے۔

(۲۰۶) شعبان المعظم کی دعا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر اسی کی دین کو خالص کرتے ہوئے اگرچہ کفار برا مانیں۔

(۲۰۷) قبل جمعہ کی سنت کے بعد کی دعا

اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

Marfat.com

میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو حیی و قیوم سے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تین مرتبہ پڑھے۔ (ابن السنی)

(۲۰۸) مسجد کی صف میں پہنچتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَاتُؤْتِیْ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ (نسائی، مستدرک)

الٰہی تو مجھے وہ افضل چیز عطا فرما جو تو اپنے نیکوکار بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

(۲۰۹ تا ۲۱۴) آیات شفاء

وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴﴾ وَیُذْھِبْ غَیْظَ قُلُوْبِھِمْ

(پارہ ۱۰، سورۃ التوبۃ آیت ۱۴، ۱۵)

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾ (پارہ ۱۱، سورۂ یونس، آیت ۵۷)

یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

(پارہ ۱۴، سورۂ نحل آیت ۶۹)

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ (پارہ ۱۵، سورۂ الاسراء آیت ۸۲)

وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾ (سورۂ الشعراء، آیت ۸۰، پارہ ۱۹)

قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ (سورۂ حٰمٓ سجدہ، آیت ۴۴، پارہ ۲۴)

فضیلت

''مدارج النبوۃ'' میں ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان کا بچہ بیمار ہو گیا اس کی بیماری اتنی سخت تھی کہ وہ قریب المرگ ہو گیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور حضور کی خدمت میں بچے کا حال عرض کیا حضور ﷺ نے فرمایا! تم آیات شفاء سے کیوں دور رہتے ہو؟ کیوں ان سے تمسک

Marfat.com

نہیں کرتے اور شفاء نہیں مانگتے ؟ میں بیدار ہوگیا اور اس پر غور کرنے لگا تو میں نے ان آیات شفاء کو کتاب الٰہی میں چھ (٦) جگہ پایا۔

(۲۱۵) سوتے وقت کروٹ بدلنے پر دعا

بِسْمِ اللهِ (دس مرتبہ) سُبْحَانَ اللهِ (دس مرتبہ) آمَنْتُ بِاللهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ (دس مرتبہ) (طبرانی، حصن حصین)

اللہ کے نام سے شروع پاک ہے اللہ میں اللہ پر ایمان لایا اور شیطان کا منکر ہوا۔

(۲۱۶) رات کو بستر سے اٹھ کر دوبارہ بستر پر آتے وقت کی دعا

بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ رَدَدْتَّهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

الٰہی! میں نے تیرے نام سے پہلو رکھا اور تیرے نام کے ساتھ ہی اسے اٹھاتا ہوں اگر تو میری جان روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر واپس لوٹا دے تو اس کی ایسی ہی حفاظت فرما جیسی تو اپنے نیکوکار بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

(۲۱۷) جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے پڑھنے کی دعا

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو حی و قیوم ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (تین مرتبہ) (ابن سنی)

(۲۱۸) شریعت مطہرہ کے خلاف کام کو مٹانے اور ختم کرنے پر دعا

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْد

حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا، اور اب باطل نہیں آئے گا اور نہ دوبارہ لوٹے گا۔ (صحیح بخاری ج ۱۳ ص ۱۸۲)

Marfat.com

وضاحت

اس دعا کی اصل تو ہمارے پیارے آقا دو جہاں ﷺ کا فتح مکّہ کے دن بتوں کو اپنے عصاء مبارک سے مار کر گرانا اور ساتھ ہی ان آیات کو تلاوت فرمانا ہے۔ اس کے تحت امام ابوزکریا یحیٰ بن شرف نووی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں:

منکر (باطل) کے ازالے کے وقت ان دو آیتوں کا پڑھنا مستحب ہے۔

(شرح صحیح مسلم، ج ۱۲ ص ۱۳۰)

(۲۱۹) سوتے وقت وحشت وخوف محسوس ہونے پر دعا

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِتَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ

میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ اس کے غضب وعتاب اور بندوں کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور شیطان کے وسوسوں اور (شیطانوں کے) حاضر ہونے سے (پناہ چاہتا ہوں) (احمد، حصن حصین)

(۲۲۰) جب نماز تہجد وغیرہ کے لیے کھڑا ہو اس وقت کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (دس مرتبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (دس مرتبہ) سُبْحَانَ اللّٰهِ (دس مرتبہ) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (دس مرتبہ)

اللہ سب سے بڑا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(۲۲۱) درود شریف پڑھنے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

الٰہی (نبی مکرم نور مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں اتار جو تیرے نزدیک مقرب ہے۔ (بزار۔، طبرانی فی الکبیر والاوسط، حصن حصین)

Marfat.com

(۲۲۲) غلام خریدتے وقت کی دعا (نوکر، ملازم رکھتے وقت پڑھ لیں)

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِیْلَ الْعُمْرِ كَثِیْرَ الرِّزْقِ

الٰہی! (تو میرے لیے اس میں برکت دے اور اس کو لمبی عمر اور زیادہ رزق والا کر دے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، حصن حصین)

(۲۲۳) جانور خریدتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَ خَیْرَمَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ (ابوداؤد، نسائی، ابویعلی، حصن حصین)

الٰہی! میں تجھ سے اس جانور کی بھلائی اور اس کی فطری عادتوں کی بھلائی مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس کی فطری عادتوں کی برائی سے۔

(۲۲۴) جب بچہ گفتگو کرنے لگے اس وقت سکھائی جانے والی دعا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ابن سنی، حصن حصین)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (حضرت) محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(۲۲۵) جب جانور بھاگ جائے تو اس وقت کی دعا

اَعِیْنُوْا یَا عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ (بخاری، مصنف ابن ابی شیبہ، حصن حصین)

اے اللہ کے بندو! تم مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔

(۲۲۶) زخمی ہونے کے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ

اللہ کے نام سے شروع۔ (نسائی، حصن حصین)

(۲۲۷) اسلام قبول کرنے پر نومسلم کو سکھائی جانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

Marfat.com

الٰہی! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے سیدھی راہ چلا اور مجھے رزق حلال عطا فرما۔ (ابوعوانہ، حصن حصین)

(۲۲۸) جس پر کسی چیز یا معاملہ کا غلبہ ہو اس وقت کی دعا

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (ابوداؤد، نسائی، ابن سنی، حصن حصین)

اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

(۲۲۹) گناہ سے توبہ کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا

الٰہی! میں اس گناہ سے تیری بارگاہ عالی میں توبہ کرتا ہوں (اب آئندہ) میں کبھی بھی اس گناہ کی طرف نہیں پھروں گا۔ (مستدرک، حاکم، حصن حصین)

(۲۳۰) غیر مسلم کے سلام کرنے پر جواب کا طریقہ

وَعَلَیْکَ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حصن حصین)

اور تجھ پر (وہی جس کا تو مستحق ہے)

(۲۳۱) اولاد کے بالغ ہو جانے اور شادی ہو جانے کے بعد اسے اپنے سامنے بیٹھا کر پڑھنے کی دعا

لَا جَعَلَکَ اللّٰہُ عَلَیَّ فِتْنَۃً

اللہ تعالیٰ تجھے مجھ پر (دنیا و آخرت میں) فتنہ نہ بنائے۔ (ابن سنی، حصن حصین)

(۲۳۲) اذان کا جواب دینے کے بعد کی دعا

پہلے کوئی بھی درود شریف پڑھیے، جیسے،

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

Marfat.com

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

پھر دعا وسیلہ پڑھے۔(مسلم بشرح نووی جلد ثانی جز رابع)

دعائے وسیلہ

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

الٰہی اس کامل دعا اور قائم ہونے والی نماز کے رب! (اپنے حبیب ہمارے سردار) محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو اس کی تعریف والے مقام پر اٹھا جس کا تو نے وعدہ فرمایا بے شک تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں فرماتا۔

(بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، کبیر، ابن ماجہ، ابن حبان، مجمع الانہر، ج ۱ ص ۲۰۱)

وضاحت

حدیث شریف میں ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا یَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَیَّ فَإِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لِی الْوَسِیلَۃَ فَإِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِی إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَأَرْجُو أَنْ أَکُونَ أَنَا ھُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللّٰہَ لِی الْوَسِیلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ

جب تم مؤذن کو اذان دیتا سنو تو جیسے وہ کہتا ہے ویسے کہو پھر مجھ پر درود پڑھو کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ عزوجل سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو کہ وہ جنّت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک ہی کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ تو جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا، اس پر شفاعت لازم ہوگئی۔ (سنن ابوداؤد، ج ۲ ص ۱۱۹)

(۲۳۳) جب کوئی مسلمان کا سلام پہنچائے تو اس وقت کی دعا

عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ (نسائی، حصن حصین)

اے سلام پہنچانے والے تجھ پر (سلام بھیجنے والے) پر سلامتی ہو۔

(۲۳۴) اگر دو مسلمان سلام پہنچائیں تو اس وقت کی دعا

عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمَا السَّلَامُ

تجھ پر اور ان دونوں پر سلامتی ہو۔

(۲۳۵) اگر دو سے زیادہ مسلمان سلام کہلوائیں تو اس وقت کی دعا

عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

تجھ پر اور ان سب پر سلامتی ہو۔

(۲۳۶) جب کسی کو ایسی چیز کے ساتھ بشارت دی جائے جو اسے خوش کرے تو اس وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، خ حصن حصین)

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

(۲۳۷) اپنی یا کسی دوسرے کی ذات یا مال میں جب ایسی چیز دیکھے جو اسے پسند آئے تو اس وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ (نسائی، ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبہ، حصن حصین)

الٰہی تو اس میں برکت عطا فرمائے۔

(۲۳۸) اپنے مال (رزق حلال) میں زیادتی کی دعا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

Marfat.com

الٰہی! اپنے خاص بندے اور رسول محمد ﷺ پر اور تمام مومنین ومومنات اور مسلمین مسلمات پر رحمت نازل فرما۔ (ابویعلی، حصن حصین)

(۲۳۹) اسلامی بھائی سے اظہار محبت کی دعا

اُحِبُّكَ فِی اللهِ (نسائی، ابوداؤد، ابن حبان، ابن سنی، حصن حصین)

میں اللہ تعالیٰ کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

(۲۴۰) اظہار محبت کرنے پر جواب دینے کی دعا

اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ (نسائی، ابوداؤد، ابن حبان، ابن سنی، حصن حصین)

تجھے وہ (ذات مقدسہ) محبوب رکھے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی۔

(۲۴۱) حرص کے خاتمہ کی دعا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ یُّحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا

اے حی وقیوم! تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے دل کو اپنی معرفت کے نور سے ہمیشہ زندہ رکھے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

(۲۴۲) ایمان پر خاتمہ کی دعا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اے حی وقیوم! تیرے سوا کوئی معبود نہیں (اکتالیس مرتبہ صبح کے وقت اول وآخر درود شریف اور سوتے وقت سورۃ الکفرون پڑھے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)

(۲۴۳) کسی کے گھر میں داخلہ کی اجازت لینے کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ

کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (یعنی سلام کہنے کے بعد یہ الفاظ کہے) (کیا میں اندر آسکتا ہوں)

Marfat.com

(۲۴۴) تکبر سے دوری کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

یہ فضیلت اس کیلئے ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (شعب الایمان، امام بیہقی، مشکوٰۃ)

(۲۴۵) رحمت الٰہی اور قرب الٰہی کی زیادتی کے لیے دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

یہ فضیلت اس کے لیے ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

(۲۴۶) اپنے اور اپنے اہل کے لیے برکت لانے والی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (ترمذی، مشکوٰۃ)

یہ فضیلت اس کے لیے ہے جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے۔

(۲۴۷) بیٹا جب اپنے والد کا سلام کسی کو پہنچائے تو اس وقت کی دعا

عَلَیْکَ وَعَلٰی اَبِیْکَ السَّلَامُ

تجھ اور پر تیرے والد صاحب پر سلامتی ہو۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

(۲۴۸) ایک مقام پر اگر مسلم اور غیر مسلم ہوں تو اس وقت کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

سلامتی ہو ان پر جنہوں نے ہدایت کی پیروی کی۔ (عالگیری، بہاری شریعت)

(۲۴۹) مکتوب میں سلام پڑھ کر سلام کا جواب دینے کا طریقہ

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ

اور تم پر بھی سلامتی ہو۔

یعنی سلام پڑھ کر پھر زبان سے وعلیکم السلام کہے۔ (جنتی زیور)

Marfat.com

(۲۵۰) دنیا وآخرت کی ذلت ورسوائی سے بچنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ

الٰہی! تمام کاموں میں ہمارا انجام اچھا فرما اور ہمیں دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچا۔ (طبرانی)

(۲۵۱) عذاب قبر اور فتنوں کے شر سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ

الٰہی! میں قبر کے عذاب، آگ کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنے اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (بخاری)

(۲۵۲) جب کوئی نکاح کی خبر دے تو سامنے والا یہ دعا دے

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ

اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔ (بخاری)

(۲۵۳) دلہن کو دیکھ کر اس وقت عورتوں کے لئے پڑھنے کی دعا

عَلَی الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ وَعَلٰی خَیْرِ طَآئِرٍ

خیر وبرکت پر اور اچھے نصیب پر زندہ رہو۔ (بخاری)

ضاحت

یہ دعا صرف عورتوں کے پڑھنے کے لئے ہے، دلہن کو غیر محرم سے بچنا اور بچانا بھی لازم ہے۔ آج کل بدقسمتی سے مسلمانوں نے بے حیائی کا طوفان مچایا ہوا ہے، اور حالت یہ ہوتی ہے کہ شوہر اپنی دلہن کو بعد میں دیکھتا ہے مگر غیر محرم لوگ اور مووی بنانے والے پہلے دیکھ لیتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

Marfat.com

(۲۵۴) جس دل میں خوف خدا نہ ہو اس دل سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا (مسلم، مشکوٰۃ)

الٰہی! میں اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس قلب سے جو (اللہ تعالیٰ) سے نہ ڈرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جس کے لیے قبولیت نہ ہو تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۲۵۵) کھانا سامنے آتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ

یا الٰہی! تو نے جو رزق ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں ہمارے لیے برکت فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں۔ (ابن سنی)

(۲۵۶) جل جانے پر پڑھنے کی دعا

اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ

اے انسانوں کے رب تکلیف دور فرما شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

(نسائی، راوی حضرت بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسند امام احمد، حصن حصین)

(۲۵۷) آنکھوں کی روشنی میں اضافہ کی دعا

آیۃ الکرسی ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھی جائے اور نماز پنجگانہ کی پابندی کرے جن دنوں میں عورت کو نماز کا حکم نہیں ان میں بھی پانچوں نماز کے وقت آیۃ الکرسی اسی نیت سے کہ اللہ عزوجل کی تعریف ہے نہ اس نیت سے کہ کلام اللہ ہے پڑھ لے اور جب اس کلمہ پر پہنچے ولا یؤدہ حفظھما دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پورے آنکھوں پر رکھ کر اس کلمہ کو گیارہ بار کہے پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لے۔

Marfat.com

دعاءِ مخصوصہ

عہد نامہ

جو ہر نماز (یعنی فرض وسنتیں وغیرہ پڑھنے) کے بعد عہد نامہ پڑھے، فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لیے اٹھا رکھے، جب اللہ عزوجل اس بندے کو قبر سے اٹھائے، فرشتہ وہ نوشتہ (یعنی دستاویز) ساتھ لائے اور ندا کی جائے کی عہد والے کہاں ہیں؟ انہیں وہ عہد نامہ دیا جائے۔ امام حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے روایت کر کے فرمایا، امام طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وصیت سے یہ عہد نامہ ان کے کفن میں لکھا گیا۔

(الدر منثور، جلد ۵، صفحہ ۲۴۵)

عہد نامہ یہ ہے

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ لِیْ عَھْدًا عِنْدَکَ تُؤَدِّیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (الدر المنثور، جلد ۵، صفحہ ۵۴۲)

مدنی پھول: بہتر یہ ہے کہ عہد نامہ (بلکہ شجرہ وغیرہ) میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب (قبر کی اندرونی دیوار میں) طاق کھود کر اس میں رکھیں۔

(بہار شریعت، جلد اول، حصہ ۴، صفحہ ۸۴۸)

دعائے حزبُ البَحر کے مصنّف کے مختصر حالات

حضرت شیخ سیّد ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ جو حزب البحر کے مصنّف ہیں ان کے مقدّس حالات وسلسلہ میں بعض باتیں نہایت ہی عجیب وغریب ہیں۔ یہ بزرگ حسنی

Marfat.com

سادات یعنی امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں ۔ ان کے آباؤ اجداد کی جائے پیدائش و مدفن مغرب اقصیٰ (مراکش) ہے۔مگر حضرت شیخ سیّد ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ مغرب سے نکل کر تونس میں قیام پذیر ہوئے ۔اور علم و فضل میں عرفانی دولت یہیں حاصل فرمائی ۔ حضرت عبدالسّلام بن مُشَیش رحمۃ اللہ علیہ ان کے مرشد ہیں ۔ اور حضرت موصوف کا طریقہ تمام طریقوں سے علیحدہ ہے کہ حضرت جابر جعفی سے ملتا ہے اور وہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہیں ۔ کتاب کشف الظنون جلد اوّل صفحہ ۳۳۳ میں ہے کہ جب حضرت شیخ سیّد ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ سمندر میں جہاز پر سوار ہو کر حج کے لئے جارہے تھے اور ہوائے مخالف کے سبب لوگوں پر مایوسی کا عالم طاری تھا۔ اس وقت مراقبہ میں آپ کو حضور پرنور ﷺ کی زیارت ہوئی اور اور آپ کو یہ دعائے مبارک بتائی ۔آپ نے خود بھی پڑھی اور لوگوں سے بھی پڑھوائی ، اس کی برکت سے ہوا موافق چل پڑی ۔اور سب لوگ منزل مقصود پر بخیر و عافیت پہنچ گئے ۔ جہاز کا نصرانی کپتان اور دیگر غیر مذاہب کے اشخاص اس کرامت کو دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے ۔ حج سے فارغ ہو کر ایک عرصہ تک تونس میں رہے ، پھر وہاں سے مصر میں جلوہ افروز ہوئے ۔ مصر میں حضرت کے معتقدین اور خلفاء نے اس کا ورد شروع کیا۔آپ کے اجل خلفاؤں میں سے حضرت ابی العباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ ہیں ۔آپ بھی اس حزب کو بعد نماز فجر اور بعد نماز عصر پڑھا کرتے تھے ۔ ہندوستان میں وہ زمانہ قطب الاقطاب و بابا صاحب قدّس اسراھم کا تھا۔ ۵۵۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۵۶ھ میں وصال فرمایا۔

حِزبُ البَحر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ یا علی یا عظیم یا حلیم یا علیم انت ربی وعلمك حسبی فنعم الرب ربی ونعم الحسب حسبی تنصر من تشاء وانت العزیز الرحیم ۔ نسئلك العصمة فی الحرکات والسکنات والکلمات والارادات والخطرات من الظنون والشکوك والاوهام

Marfat.com

الساترۃ للقلوب عن مطالعۃ الغیوب فقد ابتلی المؤمنون وزلزلوا زلزالا شدیدا

جب یہ لفظ یعنی شدیدا پڑھ چکے تو داہنی انگشت شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کرے۔

وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْرا۔

فثبتنا وانصرنا اس جگہ یعنی انصرنا پڑھنے میں مطلب کا دل میں خیال کرے۔

وسخرلنا هذا البحر کما سخرت البحر لموسیٰ علیه السلام وسخرت النار لابراهیم علیه السلام وسخرت الجبال والحدید لداؤد علیه السلام وسخرت الریح والشیاطین والجن لسلیمان علیه السلام وسخرلنا کل بحر هو لك فی الارض والسماء والملك والملکوت وبحر الدنیا وبحر الآخرۃ وسخرلنا کل شیء یا من بیدہٖ ملکوت کل شیء کٓهٰیٰعٓصٓ کٓهٰیٰعٓصٓ کٓهٰیٰعٓصٓ اس کلمہ کو تین بار لکھا گیا ہے کہ یہ تین بار پڑھا جاتا ہے پہلی مرتبہ پڑھتے ہوئے ہر حرف کے ساتھ داہنے ہاتھ کی انگلیاں بند کرے اس طرح کہ پہلے حرف کے ساتھ چھنگلی، دوسرے حرف کے ساتھ چھنگلی کے ساتھ والی انگلی، تیسرے حرف کے ساتھ درمیانی انگلی، چوتھے حرف کے ساتھ انگشت شہادت پانچویں کے ساتھ انگوٹھا بند کرے اور اسی طرح بند رکھے پھر دوسرے کٓهٰیٰعٓصٓ کے ساتھ اسی ترتیب سے کھولدے۔ پھر تیسرے کٓهٰیٰعٓصٓ کے ساتھ بند کرے۔ انصرنا یہاں پر یعنی انصرنا پڑھتے ہوئے پہلی انگلی یعنی چھنگلی کھول دے فانك خیر الناصرین وافتح لنا، یہاں اسی طرح دوسری انگلی کھول دے۔ واغفرلنا یہاں تیسری انگلی کھول دے فانك خیر الغافرین وارحمنا یہاں چوتھی انگلی کھول دے فانك خیر الراحمین وارزقنا یہاں پانچویں انگلی کھول دے اور کھولنے کی ترتیب وہی ہے جو بند کرنے کی ہے۔

فانك خیر الرازقین واحفظنا فانك خیر الحفظین واهدنا ونجنا من القوم الظلمین وهب لنا من لدنك ریحا طیبة کما هی فی علمك وانشرها علینا من خزائن رحمتك واحملنا بها حمل الکرامة ومع السلامة والعافیة فی الدین والدنیا

Marfat.com

والآخرۃ انک علی کل شیء قدیر۔ اللھم یسر لنا امورنا (یہاں پر امورنا پڑھتے وقت مطلب کا خیال دل میں رکھے) مع الراحۃ لقلوبنا وابداننا والسلامۃ والعافیۃ فی دیننا و دنیانا وکن صاحبنا فی سفرنا وخلیفۃ فی اھلنا واطمس علی وجوہ،

اس جگہ یعنی وجوہ پڑھتے وقت دشمنوں کا تصور کر کے داہنے ہاتھ کی مٹھی بند کر کے نیچے کی طرف اشارہ کرے اور کھول دے۔

اعدائنا وامسخنھم علی مکانتھم فلایستطیعون المضی ولاالمجئ الیناولو نشاء لطمسنا علی اعینھم فاستبقوا الصراط فانی یبصرون۔ وَلَوْ نَشَاء لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيّاً وَلَا يَرْجِعُونَ۔ يٰسٓ ۚ ① وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ ② اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ③ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ ④ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ ⑤ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ⑥ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑦ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ⑧ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ⑨

شاھت الوجوہ شاھت الوجوہ شاھت الوجوہ۔ یہ کلمہ تین بار لکھا گیا ہے۔ اس جگہ ہر مرتبہ دشمنوں کا تصور کیا جائے کہ وہ تباہ ہو جائیں اور ہر دفعہ الٹا ہاتھ زمین پر مارا جائے۔

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْماً۔ طٰسٓ۔ طٰسٓمٓ۔ حٰمٓعٓسٓقٓ۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ (19) بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ۔ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ

چونکہ سات مرتبہ پڑھا جاتا ہے اس لیے سات بار لکھا گیا ہے۔ پہلی بار پڑھ کر دائیں جانب پھونک مارے اور دوسری بار پڑھ کر بائیں جانب اور تیسری بار پڑھ کر سامنے اور چوتھی بار پڑھ کر پیچھے اور پانچویں بار پڑھ کر اوپر اور چھٹی بار پڑھ کر نیچے اور ساتویں بار پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر دم کر کے تمام بدن پر ملے۔

حم الامر وجاء النصر فعلینا لاینصرون۔ حٰمٓ ۚ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ

Marfat.com

الْحَكِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِىْ الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۔ بسم اللہ بابناتبارك حیطاتنایٰس سقفنا کھیعص۔

یہاں دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے چھنگلی سے شروع کرے انگوٹھے پر ختم کرے پہلا حرف پڑھتے وقت چھنگلی بند کرے دوسرے پر اس کے ساتھ والی۔ تیسرے پر درمیانی چوتھے پر انگشت شہادت پانچویں پر انگوٹھا۔ ہر حرف کے پڑھنے کے ساتھ ہی انگلی بند کرے۔ کفایتناحٰمٓعٓسٓقٓ اس جگہ انگلیاں کھولے ہر حرف کے ساتھ اسی ترتیب سے کہ جس طرح بند کی تھیں۔

حمایتنافسیکفیکھم اللہ و ھو السمیع العلیم۔ ستر العرش مسبول علینا وعین اللہ ناظرۃ الینابحول اللہ لا یقدر علینا۔ ستر العرش مسبول علینا وعین اللہ ناظرۃ الینا بحول اللہ لا یقدر علینا۔ ستر العرش مسبول علینا وعین اللہ ناظرۃ الینا بحول اللہ لا یقدر علینا۔ ستر العرش مسبول علینا وعین اللہ ناظرۃ الینابحول اللہ لا یقدر علینا۔ ستر العرش مسبول علینا وعین اللہ ناظرۃ الینا بحول اللہ لا یقدر علینا وَاللّٰهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيْطٌ (20) بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ (21) فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوظ۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظاً وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظاً وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظاً وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ إِنَّ وَلِيِّىَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ۔ إِنَّ وَلِيِّىَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ۔ إِنَّ وَلِيِّىَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم۔

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَ رْضِ وَلَا فِی السَّمَآئِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَ رْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَ رْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ وصلی اللہ علی خیر خلقه محمدوالہٖ واصحابه اجمعین۔ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

دعائے عاشورہ کے طفیل ایک سال تک زندگی کا بیمہ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورۂ محرّم کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس دعاء کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو ان شاء اللہ عزوجل یقینا سال بھر تک اس کی زندگی کی حفاظت ہوگی اور موت نہ آئے گی اور اگر موت آنی ہی ہوگی تو عجیب اتفاق ہے کہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔ (مجموعہ وظائف)

دعائے عاشورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا فَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا رَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآءِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِی النَّاقَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا نَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا

Marfat.com

صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْضِ
حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِىْ
طَاعَتِكَ وَ مَحَبَّتِكَ وَ رِضَاكَ وَاَحْيِنَا حَيٰوةً طَيِّبَةً
وَتَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ
وَجَدِّهٖ وَبَنِيْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ

پھر سات بار پڑھے

سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَ مُنْتَهَى الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰى وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاَ
وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللهِ اِلَّا اِلَيْهِ سُبْحٰنَ اللهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ
كُلِّهَا نَسْئَلُكَ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَهُوَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ
الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

دعا نصف شعبان المعظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَاَمَانُ الْخَآئِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِىْ
عِنْدَكَ فِىْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَىَّ فِى الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰهُمَّ
بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِىْ وَحِرْمَانِىْ وَ طَرْدِىْ وَ اقْتِتَارَ رِزْقِىْ وَاَثْبِتْنِىْ عِنْدَكَ فِىْ اُمِّ الْكِتٰبِ
سَعِيْدًا مَرْزُوْقًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ فِىْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰى
لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُو اللهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ اِلٰهِىْ بِالتَّجَلِّىْ
الْاَعْظَمِ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ اَلَّتِىْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَ يُبْرَمُ

Marfat.com

اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ اے اللہ عزوجل! اے احسان کرنے والے! کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی شان وشوکت والے! اے فضل وانعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے۔ اے اللہ عزوجل! اگر تو اپنے یہاں ام الکتاب (لوح محفوظ) میں مجھے شقی (بدبخت) محروم، دھتکارا ہوا اور رزق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے اللہ عزوجل! اپنے فضل سے میری بدبختی، محرومی، ذلت اور رزق کی تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس ام الکتاب میں مجھے خوش بخت، رزق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توفیق دیا ہوا ثبت (تحریر) فرمادے کہ تو نے ہی اپنی نازل کی ہوئی کتاب میں اپنے ہی بھیجے ہوئے نبی ﷺ کی زبان پر فرمایا اور تیرا (یہ) فرمانا حق ہے کہ ''اللہ عزوجل جو چاہتا مٹاتا ہے اور ثابت کرتا (لکھتا) ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے''۔ (کنز الایمان، پارہ ۱۳، رعد ۳۹) خدایا اللہ عزوجل! تجلی اعظم کے وسیلے سے جو نصف شعبان المکرم کی رات میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے جو حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے۔ (یا اللہ!) مصیبتوں اور رنجشوں کو ہم سے دور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جب کہ تو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کے آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر درود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے اللہ عزوجل کے لیے ہیں۔

دعائے شبِ قدر

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: میں نے اپنے سر تاج، صاحب معراج ﷺ کی خدمت بابرکت میں عرض کی: ''یا رسول اللہ! عزوجل و

Marfat.com

ﷺ اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو کیا پڑھوں؟'' سرکار ابد قرار شفیع روز شمار ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس طرح دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

''اے اللہ! عزوجل بے شک تو معاف فرمانے والا، درگزر فرمانے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرمادے''۔

(سنن الترمذی، جلد ۵، صفحہ ۳۰۶، حدیث ۳۵۲۴)

ہر رات عبادت میں گزارنے کا نسخہ بصورتِ دعاء

''غرائب القرآن'' صفحہ ۱۸۷ پر ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دعا ایک مرتبہ پڑھ لے گا تو اس نے گویا شبِ قدر کو پالیا۔ لہٰذا ہر رات اس دعاء کو پڑھ لینا چاہئے۔ وہ دعاء یہ ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، وَسُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

خدائے حلیم وکریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ عزوجل پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

Marfat.com

باب پنجم

احسن الدعاء لآداب الدعاء (مع حاشیہ) ذیل المدعا لاحسن الدعاء کی تسہیل و تلخیص

دعاء کے آداب وقبولیت

دعاء کی شرائط

Marfat.com

دعا کے ساٹھ 60 آداب

آداب دعا جس قدر ہیں، سب اسباب اجابت ہیں کہ ان کا جمع ہونا ان شاء اللہ العزیز قبولیت کا سبب ہوتا ہے بلکہ ان میں بعض باتوں کا ایک وقت میں ہونا شرط ہے۔ جیسے حضور نبیٔ کریم ﷺ پر درود پاک پڑھتے وقت دل و دماغ کا حاضر ہونا۔ اور بعض باتیں مستحب اور مستحسن ہیں۔

دعاؤں کے آداب میں سے ہر ادب قبولیت کی چابی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور دعاء مانگتے وقت دل و دماغ کا حاضر رہنا شرط اوّل ہے اور یہ حضور قلب ہی ہے جس کی نسبت خود حدیث میں ارشاد ہوا ہے:

وَاعْلَمُوا أن اللہ لا یَسْتَجِیبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لاَہٍ

''خبردار رہو! بے شک اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھیلنے والے دل کی''۔

حالانکہ بارہا سوتے میں جو محض بلا قصد زبان سے نکل جائے مقبول ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے حدیث صحیح میں ارشاد ہوا۔ ''جب نیند غلبہ کرے تو ذکر و نماز ملتوی کر دو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ استغفار کرنا چاہو اور نیند میں کوسنا (Execrate) نکل جائے''۔

تو لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دعا کے آداب کا پورا پورا خیال رکھیں تا کہ دعا قبول ہونے کے امکانات زیادہ سے زیادہ ہوں۔

آداب دعا کی آیات و احادیث صحیحہ معتبرہ و ارشادات علمائے کرام سے ثابت ہیں، جن کی رعایت ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور باعث قبولیّت ہوگی۔

ان شاء اللہ عزوجل اب ان ساٹھ ۶۰ آداب کا بیان (تفصیل و تلخیص کے ساتھ) ہوگا۔ جس میں سے اکاون (۵۱) حضرت مولانا مفتی نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اور نو (۹) اعلیٰحضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے احسن الدعاء میں تحریر فرمائے۔

Marfat.com

دعاء کا ادب 1

دل کو حتی الامکان خیالات غیر سے پاک کرے۔ کیونکہ ربّ عزوجل کا خاص محل نظر دل ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ (صحیح مسلم، ج ۸ ص ۱۱)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بلا شبہ اللہ عزوجل تمہارے چہروں اور اموال کی جانب نظر نہیں فرماتا وہاں! وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے''۔

دوسری روایت میں ہے:

إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بلا شبہ اللہ عزوجل تمہارے جسموں اور صورتوں کی جانب نظر نہیں فرماتا، ہاں! وہ تو تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے''۔ (صحیح مسلم، ج ۸ ص ۱۱)

دعاء کا ادب 4.3.2

بدن، لباس و مکان، پاک و نظیف و طاہر ہوں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ پاک کو دوست رکھتا ہے۔

دعاء کا ادب 5

دعا سے پہلے کوئی عمل صالح کرے کہ خدائے کریم کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہو۔ مثلاً صدقہ، خصوصاً پوشیدہ اس امر میں اثر تمام رکھتا ہے۔

فرمانِ ربی ہے:

فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً (پارہ ۲۸ سورۂ المجادلہ:12)

اپنی غرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔ (کنز الایمان)

قَدِّمُوْا کے صیغۂ امر کے سبب اس آیت پاک سے ثابت ہوا کہ دعا سے پہلے صدقہ کرنا واجب ہے مگر چونکہ اس آیت کریمہ سے ثابت شدہ وجوب منسوخ ہو چکا ہے چنانچہ واجب

Marfat.com

تونہیں البتہ اب بھی مستحب ضرور ہے)۔

دعاء کا ادب 6

جن کے حقوق ان کے ذمہ ہوں، ادا کرے یا ان سے معاف کرالے۔ خلق کے مطالبات گردن پر لے کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا ایسا ہے جیسے کوئی شخص بادشاہ کے حضور بھیک مانگنے جائے اور حالت یہ ہو کہ چاروں طرف سے لوگ اسے چمٹ جائیں اور فریاد کا شور کر رہے ہوں، کوئی کہہ رہا ہو کہ اسے گالی دی ہے، کوئی کہہ رہا ہے کہ اسے مارا ہے، کوئی کہہ رہا ہے کہ اس کا مال لے لیا ہے، کوئی کہہ رہا ہے اس نے مال لوٹا ہے۔ اب بندہ غور کرے کہ اس کا یہ حال اس پر انعام واکرام کرنے اور کچھ عطا کرنے کا ہے یا پھر لائق سزا ہے۔

لہٰذا حقوق ادا کرنے کی جان توڑ کوشش کرے اور ادا کرنے کی نیّت صالح رکھے تا کہ دعاء کی قبولیت میں خلل واقع نہ ہو۔

دعاء کا ادب 7

کھانے پینے لباس وکسب میں حرام سے احتیاط کرے کہ حرام خور وحرام کار کی دعا اکثر رد ہوتی ہے۔

دعاء کا ادب 8

دعا سے پہلے گزشتہ گناہوں سے توبہ کرے کہ نافرمانی پر قائم رہ کر عطا مانگنا بے حیائی ہے۔

دعاء کا ادب 9

وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت نماز خلوص قلب سے پڑھے کہ یہ عمل باعثِ رحمت ہے اور رحمت باعثِ نعمت ہوتی ہے۔

دعاء کا ادب 12-11-10

دعا کے وقت باوضو، قبلہ رو، باادب ہو کر دوزانو بیٹھے یا گھٹنوں کے بل کھڑا ہو۔ یا دعا و التجا کی توفیق ملنے کے شکر میں سجدہ کرے کہ یہ صورت سب سے زیادہ ربّ تعالیٰ سے قریب

Marfat.com

ہونے کی ہے۔

وقید نابنیة الشکر لان السجود بلا سبب حرام عند الشافعیة ولیس بشئی عندنا انما ھو مباح لالك ولا علیك کما نصوا علیه

''ہم نے شکر کی نیت کے ساتھ سجدہ کو مقید کرلیا کہ سجود بلا سبب شافعیوں کے نزدیک حرام ہے اور ہم حنفیوں کے ہاں محض جائز ہے کہ کرنے پر نہ ثواب اور ترک کرنے پر نہ عتاب، جیسا کہ علماء نے فرمایا اس پر خطاب۔ (مراد یہ کہ دعا کے وقت سجدہ کرے، تو اس میں نیت سجدۂ شکر کی کرلے)''۔

دعاء کا ادب 14-13

اعضاء کو خاشع (یعنی ظاہر بدن سے عاجزی وانکساری کا اظہار ہو) اور دل کو حاضر کرے۔ حدیث شریف میں ہے ''اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا نہیں سنتا''۔

پیارے بھائیو! حیف ہے کہ زبان سے اس کی قدرت وکرم کا اقرار کیجئے اور دل اوروں کی عظمت اور بڑائی سے پر ہو۔ بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے شکایت کی کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ جواب آیا، میں ان کی دعا کس طرح قبول کروں کہ وہ زبان سے دعا کرتے ہیں اور دل ان کے غیروں کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

پیارے بھائی! جب تک تو دل سے اپنی اور تمام خلق کی ہستی خدائے تعالیٰ کی ہستی میں گم نہ کرے، اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کہ ازل سے مخلصوں کے لیے مخصوص ہے، تیری طرف کب متوجہ ہو۔ جو شخص جبار بادشاہ کے حضور اپنی بڑائی اور عظمت کا دعویٰ کرے یا بادشاہ اس کی طرف متوجہ ہو اور وہ کسی اہلکار اور غیر کی طرف متوجہ ہو تو اس کا یہ فعل باعثِ سزا وعتاب ہے، نہ کہ مستحق انعام۔

ایک دن حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھا رہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ''تجھی کو ہم پوجتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں''۔ روتے روتے بے ہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے، لوگوں نے حال پوچھا۔ فرمایا

Marfat.com

اس وقت مجھے یہ خیال آیا کہ اگر غیب سے ندا ہو، اے کاذب! خاموش! کیا ہماری ہی سرکار جھوٹ بولنے کے لیے رہ گئی۔ رات دن رزق کی تلاش میں کوبکو پھرتا ہے اور بیماری کے وقت طبیبوں سے التجا کرتا ہے اور ہم سے کہتا ہے، میں تجھی کو پوجتا ہوں اور تجھی سے مدد چاہتا ہوں، تو میں اس بات کا کیا جواب دوں گا۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت دل کو سنبھال کر رکھیں کیونکہ وہاں نظر دل پر ہے نہ کہ زبان پر۔

دعاء کا ادب 15

نگاہ نیچی رکھے ورنہ معاذ اللہ نظر کمزور ہونے جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ اگرچہ حدیث میں دعائے نماز کے لیے وارد، مگر علماء کرام اسے عام فرماتے ہیں۔

دعاء کا ادب 16

دعا کے لیے اول و آخر حمد الٰہی بجالائے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی اپنی حمد کو دوست رکھنے والا نہیں۔ تھوڑی حمد پر بہت راضی ہوتا اور بے شمار عطا فرماتا ہے۔ حمد کے مختصر و جامع کلمات مندرجہ ذیل ہیں:

لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

(اے پاک پروردگار عزوجل! میں تیری ثنا کا حق ادا کرنے سے قاصر ہوں جیسے کہ تو نے خود اپنی ثنا فرمائی)۔ اور

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِمَّا نَقُوْلُ

(اے اللہ عزوجل! سب خوبیاں تجھی کو ہیں جیسا کہ ہم بیان کرتے ہیں اور تیری خوبیاں ہمارے کہے سے زیادہ بھلی ہیں)۔

اسی طرح

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَحْمَدُ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَكَ وَیُكَافِیْ مَزِیْدَ كَرَمِكَ

(اے رب ہمارے! ساری خوبیاں تجھی کو کہ تیری نعمتوں کو پورا کریں اور تیرے کرم

Marfat.com

میں اضافے کے لیے کافی ہوں) اس کے علاوہ اور کلماتِ حمد بھی احادیث مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں۔

دعاء کا ادب 17

اول و آخر نبی ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر درود بھیجئے کہ درود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے اور یہ اللہ کی شان نہیں کہ اول و آخر پڑھے گئے درود کو تو قبول فرمائے اور درمیان میں مانگی جانے والی دعا کو رد کر دے۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔ ''دعا زمین و آسمان کے درمیان روکی جاتی ہے۔ جب تک وہ اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے بلند نہیں ہونے پاتی''۔

سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

الدعاء محجوب عن اللہ حتی یصلی علی محمد و أهل بیته

''دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے''۔ (کنز العمال، ج ۲ ص ۷۸)

پیارے بھائیو! دعا پرندہ ہے اور درود اس پرندے کے بازو ہیں۔ اور پرندہ بغیر پروں کے اڑ نہیں سکتا۔ لہٰذا درود پاک کے ذریعے دعاء کو زینت بخشی جائے تا کہ قبولیت کی گھڑی قریب سے قریب تر ہو جائے۔

دعاء کا ادب 18

جب دعا مانگنے کے لئے تیار ہو جائے تو تصوّر عظمت و جلال الٰہی میں ڈوب جائے۔ اگر اس مبارک تصور نے وہ غلبہ کیا کہ زبان بند ہو گئی تو سبحان اللہ! یہ خاموشی ہزار عرض سے زیادہ کام دے گی ورنہ اتنی کوشش تو ضرور کرے کہ حیاء و ادب اور خضوع و خشوع کا پیکر بن جائے کہ یہی روح دعا ہے۔ دعا بے اس کے تن بے جان کی حیثیت رکھتی ہے اور بغیر جان کے جسم سے امید رکھنا جہالت ہے۔

Marfat.com

دعاء کا ادب 19

اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمتوں کو یاد کرے جو باوجود گناہگار ہونے کے اس کے حال پر فرماتا رہا اور اُن عظیم انعامات واحسانات کو یاد کر کے شرمندہ ہو۔ یہ شرم دل کی شکستگی کا باعث ہوگی اور اللہ تعالیٰ شکستہ دل کے بہت قریب ہے۔ حدیث قدسی میں ہے۔

انا عند المنکسرۃ قلوبھم لاجلی

میں ان کے قریب ہوں جن کے دل میرے لیے شکستہ ہے۔

نیز تصور رحمت ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے کے معاملے میں معاون ثابت ہوگا۔

مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ

جس کیلئے دعا کے دروازے کھلتے ہیں، اجابت کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں)۔

دعاء کا ادب 20

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے حضور اپنے عجز ومحتاجی پر نظر کرے کہ اس سے رونا نصیب ہوگا کہ یہ گریہ زاری کا سبب ہے اور قبولیت کی دلیل ہے۔

دعاء کا ادب 21

شروع میں اللہ عزوجل کو اس کے محبوب ناموں سے پکارے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اسم پاک ارحم الراحمین پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے کہ جو شخص اسے تین بار کہتا ہے، فرشتہ ندا کرتا ہے۔ مانگ کہ ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہوا''۔

پانچ بار یا ربنا کہنا بھی دعا کی قبولیت میں اثر رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں اس لفظ مبارک کو پانچ بار ذکر کے اس کے بعد ارشاد فرمایا:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ (آل عمران:195) تو ان کی دعا قبول کی ان کے رب نے''۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ''جو شخص عجز کے وقت پانچ بار یا ربنا کہے اللہ تعالیٰ اسے اس چیز سے جس کا خوف رکھتا ہے، امان بخشے اور جو چاہتا ہے عطا فرمائے

Marfat.com

پھر یہ آیتیں تلاوت کیں۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سے لے کر اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (آل عمران 191 تا 194)

''اے رب ہمارے! تو نے یہ کارنہ بنایا، پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے رب ہمارے! بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اے رب ہمارے! ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لیے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے! تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر۔ اے رب ہمارے! اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا''۔ (کنزالایمان)

دعاء کا ادب 22

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات اور اس کی کتابوں خصوصاً قرآن اور ملائکہ وانبیائے کرام بالخصوص سید الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اور اس کے اولیاء واصفیاء بالتخصیص حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توسل اور انہیں اپنی حاجات کے پورا ہونے کا ذریعہ کرے کہ محبوبان خدا کے وسیلے سے دعا قبول ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ: وابتغوا الیہ الوسیلۃ ''اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں''۔

صحیح حدیث میں نبی ﷺ نے تعلیم فرمایا کہ یوں دعا کی جائے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ (ﷺ) نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

''الٰہی! میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد ﷺ کے وسیلہ سے جو مہربانی کے نبی ہیں۔ یارسول اللہ! میں نے حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف توجہ کی اپنی اس حاجت میں کہ میرے لیے پوری ہو''۔

حدیث پاک میں یا محمد کے الفاظ مذکور ہیں۔ مگر اس کی جگہ یارسول اللہ کہنا چاہیے کہ صحیح

مذہب میں حضور اقدس ﷺ کو نام لے کر ندا کرنا ناجائز ہے۔ علماء فرماتے ہیں: اگر روایت میں وارد ہو جب بھی تبدیل کر لیں۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

من استغاث بی فی کربة کشفت عنه ومن نادی باسمی فی شدة فرجت عنه ومن توسل بی فی حاجة قضیت له

''جو کسی تکلیف میں مجھ سے مدد مانگے وہ تکلیف دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر پکارے وہ سختی دفع ہو اور جو کسی حاجت میں مجھے وسیلہ کرے، وہ حاجت روا ہو''۔

مزید فرماتے ہیں:

اَذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْابِیْ (احسن الدعاء)

''جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے وسیلے سے مانگو، تمہاری مراد پوری ہو گی''۔ (احسن الدعاء)

یہ مضامین باسانید صحیح (یعنی صحیح معنوں میں) اس جناب سے ائمہ دین و اکابر معتمدین نے روایت فرمائے۔

دعاء کا ادب 23

اپنی عمر میں جو نیک اعمال خالصاً اللہ عزوجل کی رضاء کے لئے کئے ہوں ان سے توسل کرے کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے والا فعل ہے۔

اصحابِ کہف کا واقعہ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ ان کا واقعہ خزائن العرفان حاشیہ کنز الایمان میں سورۃ الکہف کی آیت 9 کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

دعاء کا ادب 24

کمالِ ادب کے ساتھ ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر سینے یا شانوں یا چہرے کے مقابل یا پورے اٹھائے۔ یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہو کہ یہ گریہ وزاری کا اظہار ہے۔ بعض احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ طلب نعمت کی دعا ہو تو ہتھیلی آسمان کی طرف کرے

اور اگر بلا و مصیبت کو رد کرنا مقصود ہو تو ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ مگر ابو داؤد وغیرہ کی حدیث میں ہے کہ ہتھیلی کی پشت سے دعا نہ کرو اور بعض اوقات صرف انگشت شہادت سے اشارہ بھی آیا ہے۔ اور امام محمد بن حنفیہ سے منقول ہے دعا چار قسم کی ہیں:

اول: دعائے رغبت: (جس میں اپنی حاجات طلب کی جاتی ہیں) اس میں ہتھیلی کا پیٹ جانب آسمان ہو۔

دوم: دعائے رہبت: (جس میں مولا کی طرف الفت و محبت اور دنیا و مافیہا کی محبت کو دل سے جدا کرنے کا اظہار مقصود ہو) اس میں ہتھیلی کی پشت اپنے چہرے کی طرف ہو۔

سوم: دعائے تضرع: (جس میں اپنی عاجزی و انکساری اور محتاجی کا اظہار اور ربّ تعالیٰ کی بڑائی و کبریائی اور بادشاہی کا اقرار ہو) اس میں اپنے ہاتھ کی چھنگلیا اور اس کے برابر والی انگلی بند کرے اور درمیانی انگلی اور انگوٹھا کا حلقہ کر کے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے۔

چہارم: دعائے خفیہ: (دیکھنے والا یہ جان نہ سکے کہ بندہ اپنے مولا سے مناجات کر رہا ہے) کہ بندہ صرف دل سے عرض کرے، زبان نہ ہلائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دعاء کا ادب 25

ہتھیلیاں پھیلی ہوئی رکھے۔ یعنی ان میں خم نہ ہو کہ آسمان دعا کا قبلہ ہے۔ ساری انگلیوں سمیت پوری ہتھیلی مواجہ آسمان رہے۔

دعاء کا ادب 26

ہاتھ کھلے رکھے، کپڑے وغیرہ سے پوشیدہ نہ ہوں۔ ہاتھ اٹھانا اور کریم کے حضور پھیلانا، اظہار عجز و فقر کو شرعی حیثیت حاصل ہے۔ تو ان کا چھپانا اس میں خلل ڈالنے والا فعل ہوگا۔ جس طرح عمامے کے پیچ پر سجدہ مکروہ ہوا کہ اصل سجدے کا مقصود اس پاک پروردگار عزوجل کے حضور اپنے آپ کو ذلیل ظاہر کرنا ہے اور یہ اس میں خلل انداز ہے، اسی طرح نماز میں منہ چھپانا مکروہ ہے کہ صورت توجہ کے خلاف ہے اگرچہ رب عزوجل سے کچھ پوشیدہ نہیں۔

Marfat.com

دعاء کا ادب 27

دعا نرم و پست آواز سے ہو کہ اللہ تعالیٰ سمیع و قریب ہے۔ جس طرح چلانے کو سنتا ہے، اسی طرح آہستہ بھی سنتا ہے۔ بلکہ وہ اسے بھی سنتا ہے جو ابھی زبان پر آیا ہی نہیں۔ دلوں کا ارادہ، نیت، خطرہ کہ جیسے اس کا علم تمام موجودات و معدومات کو محیط ہے یونہی اس کے سمع و بصر جمیع موجودات کو عام و شامل ہیں۔ اپنی ذات و صفات اور دلوں کے ارادات و خطرات اور تمام اعیان و اغراض کائنات ہر شے کو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی۔

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾ (پارہ ۲۹ سورۂ ملک، آیت ۱۹)

بے شک وہ سب کچھ دیکھتا ہے (کنز الایمان)

اور پارہ ۸ سورۂ اعراف، آیت ۵۵ میں فرمایا:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾

اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں۔ (کنز الایمان)

سیدنا امام حسن مجتبیٰ ابن مولیٰ مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''آہستہ دعا ظاہر دعا سے ستر مرتبہ بہتر ہے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اکثر دعا کرتے اور ان کی آواز اچھی نہ سنی جاتی۔ ایک صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا رب نزدیک ہے کہ اس سے آہستہ کہیں یا دور کہ اس کو پکاریں''۔ جواب آیا:

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

جب میرے بندے تجھ سے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں، جس وقت مجھ سے دعا مانگے''۔ (پارہ ۲ سورۂ بقرہ، آیت ۱۸۶، کنز الایمان)

دعاء کا ادب 28

دعا مانگنے میں حاجت آخرت کو مقدم رکھے کہ امر اہم کی تقدیم ضروری ہے۔ اور یہ آیہ

Marfat.com

کریمہ:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اے ربّ ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (پارہ ۲ سورۂ بقرۃ، آیت ۲۰۱)

اس کے منافی نہیں کہ حسنہ دنیا سے وہ نیکیاں اور خوبیاں جو آخرت میں کام آئیں، مراد لے سکتے ہیں۔

فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً فرمایا ہے نہ کہ حسنۃ الدنیا اور حسنات دین (یعنی دین کی بھلائیاں، آخرت کی بھلائیوں کے لیے سبب ہیں) کہ مورث حسنہ آخرت ہیں، سب دنیا ہی میں ملتی ہیں۔ تو کلمہ جامعہ ہے، نہ کہ صرف حسنات دنیوی سے خاص۔

دعاء کا ادب 29

دعا میں نہایت عاجزی وگریہ زاری کرے۔

مَنْ کَانَ اَضْعَفُ کَانَ الرَّبُّ بِہٖ اَلْطَفُ

''جو زیادہ نیاز مند وخستہ حال ہو اللہ عزوجل اس پر زیادہ لطف وکرم فرماتا ہے''۔

خاک سے زیادہ کوئی بانیاز نہ تھا اسی واسطے آفتابِ عنایت، عرش وکرسی اور فلک وملک کو چھوڑ کر اس پر چمکا۔

قال رسول اللہ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ لَیُحِبُّ الْمُلَحِّیْنَ فِی الدُّعَاءِ

اللہ تعالیٰ دعا میں گریہ زاری کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(شعب الایمان: ج ۲ ص ۳۸)

دعاء کا ادب 30

دعا میں تکرار چاہیے۔ بار بار مانگنا صدق طلب پر دلیل ہے اور یہ اس کریم حقیقی کی شان ہے کہ تکرار سوال سے ملال نہیں فرماتا، بلکہ نہ مانگنے پر غضب فرماتا ہے۔

Marfat.com

دعاء کا ادب 31

طاق اعداد میں ربّ کو پکارے اور طاق اعداد ہی میں دعا کرے کہ ''اللہ تعالیٰ طاق اعداد کو دوست رکھتا ہے''۔ یعنی اللہ عزوجل اکیلا ہے اور تین، پانچ، سات، نو، گیارہ وغیرہ اعداد کو پسند فرماتا ہے۔ پانچ بہتر ہے اور سات کا عدد اللہ عزوجل کو نہایت محبوب اور اقل مرتبہ تین ہیں۔ (یعنی کم سے کم مرتبہ وتر ہونے میں تین کا ہے اس سے کم نہ ہو) اس سے کم نہ مانگے۔

حدیث میں ہے بندہ دعا کرتا ہے، پروردگار قبول نہیں فرماتا، پھر دعا کرتا ہے پھر قبول نہیں فرماتا، پھر دعا کرتا ہے اس وقت پروردگار فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: ''اے میرے فرشتو! میرے بندے نے غیر کو چھوڑ کر میری طرف رجوع کیا، میں نے اس کی دعا قبول فرمائی''۔

دعاء کا ادب 32

دعا فہم معنی کے ساتھ ہو۔ یعنی دعا بے معنی جسم بے جان کی طرح ہے۔ خاص طور پر اگر دعا عربی زبان میں کریں تو اس کے معنی اور مفہوم کا جاننا ضروری ہے۔

دعاء کا ادب 33

آنسو ٹپکانے میں کوشش کرے، اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو، کہ قبولیت کی دلیل ہے، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسا منہ ہی بنالے کہ اللہ تعالیٰ کو نیک لوگوں کی ادا بھی پسند ہے۔

من تشبہ بقوم فھو منھم

یعنی جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔

ایک نقال صوفیائے کرام کی نقلیں کرتا، بعد موت بخشا گیا کہ اس سے فرمایا گیا کہ تو ہمارے محبوبوں کی صورت تو بناتا تھا اگرچہ بطور ہنسی کے۔

یہ صورت بنانا بہ نیت تشبہ (یعنی نقل کرنا، دوسروں کی عادتیں اپنانا) اللہ عزوجل کے حضور ہے، نہ کہ اوروں کے دکھانے کو، کہ وہ ریا ہے اور حرام، یہ نکتہ یاد رہے۔

دعاء کا ادب 34

دعا عزم و جزم کے ساتھ ہو (یعنی پختہ ارادہ کے ساتھ مشغول بہ دعا ہو۔ یوں نہ ہو کہ اپنی طرف سے لاپرواہی ظاہر کرے کہ اے اللہ عزوجل! اگر تو چاہے تو میری یہ حاجت پوری فرما۔ بلکہ دعا میں ارادے کی پختگی کا اظہار ہو کہ اے مولیٰ! اپنے کرم سے میرا یہ کام بنا ہی دے) یوں نہ کہے کہ الٰہی! تو چاہے تو میری یہ حاجت روا فرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔ (اس کا تفصیلی بیان باب احادیث میں گزر چکا ہے)

دعاء کا ادب 35

دعا جامع، قلیل اللفظ و کثیر المعنی ہو۔ (یعنی اس طرح دعا کرے کہ جس میں الفاظ کم اور معنی کی ادائیگی زیادہ ہو مثلاً، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً کہ اس مختصر سے کلام میں دونوں جہان کی بھلائیاں مانگ لی گئیں دعا میں کلام کو بلا ضرورت طویل کرنے سے پرہیز کرے اور زہے نصیب! کہ یہی پرہیز عام گفتگو میں بھی ہو کہ فضول گفتگو سے آدمی کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔ اس پر مزید یہ کہ محشر میں ہر ہر لفظ کو پڑھ کر سنانا پڑے گا۔ (والعیاذ باللہ)

حضور اقدس ﷺ کی حدیث میں ہے، آخر زمانے کے لوگ دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے اور آدمی کو اس قدر دعا کفایت کرتی ہے کہ خدا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں مجھے بہشت عطا فرما اور اس قول و فعل کا جو اس سے نزدیک کرے توفیق دے۔

''خدایا! ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی عنایت فرما اور دوزخ کی آگ سے بچا''۔

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نے دعا کی: ''خدایا! مجھے بہشت میں ایک سپید محل دے کہ جاتے وقت میرے داہنے ہاتھ پر پڑے''۔ فرمایا: اے بیٹا! خدا سے بہشت کا سوال کر اور دوزخ سے پناہ چاہ، فضول باتوں سے کیا فائدہ۔

دعاء کا ادب 36

دعا میں سجع (یعنی دعا میں بالتکلف ہم قافیہ و ہم وزن جملے استعمال نہ کیے جائیں کہ

اس سے دل اس کی ذلت میں مشغول ہو جاتا ہے اور رقت جاتی رہتی ہے اور تکلف سے بچے کہ باعثِ شغل قلب وزوال رقت ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔

ایاکم والسجع فی الدعاء

دعا میں سجع سے بچو۔ (احیاء علوم الدین، ج ۲ ص ۹۵)

اور حضور اقدس ﷺ کی دعاؤں میں سجع کا آنا، حقیقتاً سجع کا آنا ہے، نہ کہ سجع کا لانا۔ اگر دعا کرنے والا خود اس قدر فصیح وبلیغ ہو اور اس کے منہ سے نکلنے والا کلام بلا تکلف ہم قافیہ ہی نکلتا ہو تو اس میں حرج نہیں۔ اب رہا ہمارے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کا معاملہ، تو ان سے بڑھ کر فصیح وبلیغ نہ آج تک کوئی آیا نہ آئے گا۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے		فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زبان نہیں		نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

دعاء کا ادب 37

راگ اور ترنم کے ساتھ دعا نہ کی جائے کہ خلاف ادب ہے۔

دعاء کا ادب 38

اللہ تعالیٰ سے اپنی کل حاجتیں مانگے۔

دعاء کا ادب 39

بہتر ہے کہ جو دعائیں حدیثوں میں وارد اور اکثر مطالب دنیا و آخرت کو جامع ہیں، انہی پر اقتصار کرے کہ نبی ﷺ نے کوئی حاجت نیک دوسرے کے مانگنے کو نہ چھوڑی۔ احادیث میں وارد دعاؤں میں سے کسی کو ہمیشہ کے لیے معین نہ کرے کہ اس سے رقت اور دل ودماغ کی توجہ میں کمی آجاتی ہے کہ اِدھر اُدھر خیالات گم رہتے ہیں۔

دعاء کا ادب 40

جب اپنے لیے دعا مانگے تو سب اہل اسلام کو اس میں شریک کر لے۔ کہ اگر یہ خود

Marfat.com

قابل عطا نہیں کسی بندے کا طفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔

ابو الشیخ اصبہانی نے ثابت بنانی سے روایت کی ''ہم سے ذکر کیا گیا، جو شخص مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے خیر کرتا ہے، قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر سے گزرے گا، ایک کہنے والا کہے گا، یہ وہ ہے کہ تمہارے لیے دنیا میں دعائے خیر کرتا تھا۔ پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جناب الٰہی میں عرض کر کے بہشت میں لے جائیں گے''۔ یہاں تک کہ حدیث میں ہے: ''جو شخص نماز میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دعا نہ کرے وہ نماز ناقص ہے''۔ اِسے بھی ابو الشیخ نے روایت کیا۔

اور خود قرآن عظیم میں پارہ ۲۶ سورۂ محمد، آیت ۱۹ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیے۔ (کنز الایمان)

حدیث میں ہے نبی ﷺ نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (اے اللہ عزوجل! میری مغفرت فرما) کہتے سنا۔ فرمایا ''اگر عام کرتا تو تیری دعا مقبول ہوتی''۔ دوسری حدیث میں ہے ایک نے یوں دعا کی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ (اے اللہ عزوجل! میری مغفرت فرما اور مجھ پر مہربانی فرما) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''اپنی دعا میں تعمیم کر''۔ (یعنی اپنی دعا کو عام کر یعنی صرف اپنے لیے یا صرف کسی مخصوص شخص کے لیے دعا کرنے کے بجائے تمام مسلمانوں کو اپنی دعا میں شامل کر) کہ دعائے خاص و عام میں وہ فرق ہے جو زمین و آسمان میں ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ من استغفر للمؤمنین وللمؤمنات کتب اللہ له بکل مؤمن و مؤمنة حسنة

جو سب مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مسلمان مرد و عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا''۔ (کنز العمال، ج ۱ ص ۴۷۵)

قال رسول الله ﷺ من استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم سبعا وعشرين مرة كان من الذين يستجاب لهم ويرزق بهم أهل الأرض

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ہر روز مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے ستائیس بار استغفار کرے، وہ شخص ان لوگوں میں ہوگا جن کی دعا مقبول ہوتی ہے اور ان کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے''۔ (کنز العمال، ج ۱ ص ۴۷۶)

محبوب دعاء

ما من دعاء أحب إلى الله من أن يقول العبد اللهم ارحم أمة محمد رحمة عامة (جامع الاحادیث للسیوطی، ج ۵ ص ۲۰۳)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے: الٰہی! امت محمد ﷺ کی عام مغفرت فرمادے۔

افضل دعاء

أَفْضَلُ الدُّعَاءِ أن يقول العبد اللهم ارحم أمة محمد رحمة عامة

افضل دعاء یہ ہے کہ بندہ کہے: یا الٰہی! امت محمد ﷺ کی عام مغفرت فرمادے۔

(جامع الاحادیث للسیوطی، ج ۱۹ ص ۱۵۴)

بنی آدم کے تمام بچوں کا استغفار

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں آیا: ''جو تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار کرے، بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں گے سب اس کے لیے استغفار کریں گے۔ یہاں تک کہ وفات پائے۔ (رواہ ابو الشیخ الاصبہانی)

احادیث نقل کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو رغبت ہو۔ بعض لوگ دعا میں بخل کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ خود یہ ان ہی کا نقصان ہے۔ مسلمان مردوں اور عورتوں کی دعائے خیر میں آسمان کے فرشتے بھی مشغول ہوتے ہیں۔

Marfat.com

ویستغفرون لمن فی الارض جعلنا اللہ من المسلمین و حشرنا فیھم بمنہ آمین

اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں، اللہ عزوجل ہمیں مسلمانوں سے کرے اور اپنے انعام سے کے ساتھ ہمارا حشر فرمائے۔

دعاء کا ادب 41

ساتھ ہی والدین و مشائخ کے لیے بھی ضرور دعا کرے۔ ماں باپ موجب حیات ظاہری ہیں اور مشائخ باعث حیات باطنی ہیں۔

حدیث میں ہے: ''جو شخص نماز پڑھے اور اس میں ماں باپ کے لیے دعا نہ کرے، وہ نماز ناقص ہے اور دعا والدین کے لیے سنت قدیمہ ہے کہ حضرت نوح علی نبیا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وقت سے جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے حکایت فرماتا ہے:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ (پارہ ۲۹، سورۂ نوح، آیت ۲۸)

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو۔

اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے حکایت فرمائی۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔ (پارہ ۱۳، سورۂ ابراہیم، آیت ۴۱، کنز الایمان)

پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۲۴ میں ہے:

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾

اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

دعاء کا ادب 42

سنت یوں ہے کہ پہلے اپنے نفس کے لیے دعا مانگے، پھر والدین و دیگر اہل اسلام کو شریک کرے۔

Marfat.com

دعاء کا ادب 43

جن جن اوقات و مقامات سے متعلق احادیث یا اقوال بزرگان رحمہم اللہ اجمعین سے منقول ہیں کہ ان اوقات یا مقامات میں مولیٰ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم اپنے بندوں کے شامل حال رہتا ہے ان اوقات و مقامات کی رعایت کرتے ہوئے ان میں اپنے رب عزوجل کے حضور دعا کرے۔

دعاء کا ادب 44

آمین پر ختم کرے کہ دعا کی مہر ہے۔ اور سننے والے کو بھی آمین کہنا چاہیے۔ ہارون علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کہ حضرت موسیٰ علیہ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام دعا فرماتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے جیسا کہ حدیث پاک میں ہمارے آقا ﷺ سے منقول ہے۔

دعاء کا ادب 45

بعد فراغ دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے کہ وہ خیر و برکت جو بذریعہ دعا حاصل ہوئی اشرف الاعضاء یعنی چہرے سے مس ہو۔

دعاء کا ادب 46

اللہ جل جلالہ کی وسعت رحمت و صدق وعدہ کہ ''مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا'' (پارہ ۲۴ سورۂ مؤمن، آیت ۶۰) پر نظر کر کے یہ یقین رکھے کہ میرا پروردگار ضرور میری دعا قبول فرمائے گا کہ کریم سائل کو محروم نہیں پھیرتا۔

دعاء کا ادب 47

دعا کرتے کرتے ملال نہ لائے۔ بلکہ نشاط قلب یعنی دلی اُمنگ کے ساتھ عرض کرے۔ بے شک اللہ عزوجل ملال سے پاک ہے، تم بھی اپنے آپ کو ملال میں مبتلا نہ کرو ایک روایت میں لفظ یوں ہے: اللہ تعالیٰ ملول نہیں ہوتا، یہاں تک کہ تم ملال نہ کرو۔

Marfat.com

اور پروردگار تو ملال سے پاک ہے، منزہ ومبرہ ہے۔

دعاء کا ادب 48

بندہ دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرے۔ (جیسا کہ باب الاحادیث میں گزرا)

دعاء کا ادب 49

اپنے گناہ وخطا پر نظر کر کے دعا کو ترک نہ کرے کہ شیطان کی بھی دعا قبول ہوئی اور اسے قیامت تک مہلت ملی۔

اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ

فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ (پارہ ۲۳ سورۂ ص، آیت 80)

''تو مہلت والوں میں سے ہے''۔

کہتے ہیں فرعون دن بھر خدائی کا دعویٰ کرتا اور رات کو دعا وزاری میں مشغول رہتا۔ اسی سبب سے جاہ وچشم اور مال وملک اس کا مدت تک قائم رہا۔

پیارے بھائیو! وہ ارحم الراحمین ہے، اس سے نا امید ہونا مسلمان کی شان نہیں جو کافروں کو نعمت سے محروم نہیں رکھتا، تجھے کب محروم کرے گا۔

دعاء کا ادب 50

تندرستی وخوشی وفراخ دستی کی حالت میں دعا کی کثرت کرے تا کہ سختی ورنج میں بھی دعا قبول ہو۔

دعاء کا ادب 51

جس امر کا انجام یقیناً نہ معلوم ہو، کہ اپنے لیے کیسا ہے، بلا شرط خیر وصلاح دعا نہ کرے۔ ممکن ہے کہ جسے یہ اپنے حق میں خیر جانتا ہے، انجام اس کا برا ہو اور بالعکس، تو اپنے منہ سے اپنا نقصان مانگنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَ

Marfat.com

اللّٰہُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ (پارہ ۲ سورۂ بقرہ، آیت ۲۱۶)

اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (کنز الایمان)

دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔

فَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾

تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے۔

(پارہ ۴، سورۂ نساء، آیت ۱۹، کنز الایمان)

لہٰذا دعا یوں چاہیے کہ الٰہی! اگر میرے لیے یہ امر دین و دنیا و آخرت میں بہتر ہے تو عطا فرما۔

جس کام کا اچھا یا برا ہونا یقینی ہے، جس میں دوسرا پہلو نہیں، وہاں اس شرط و استثناء کی حاجت نہیں۔ مثلاً: ''الٰہی! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں۔ الٰہی! مجھ کو دوزخ سے بچا''۔ آمین

دعاء کا ادب 52

دعا تنہائی میں کرے۔ حدیث میں آیا ہے: ''پوشیدہ کی ایک دعا علانیہ کی ستر دعا کے برابر ہے۔ رواہ ابو الشیخ والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ۔

دعاء کا ادب 53

جب قصد دعا ہو، پہلے مسواک کر لے کہ اب اپنے رب سے مناجات کرے گا۔ ایسی حالت میں بدبودار سانس سخت ناپسند ہے۔ خصوصاً حقہ پینے والے، خصوصاً تمباکو کھانے والوں کو اب ادب کی رعایت ذکر و دعا و نماز میں نہایت اہم ہے۔ کچا لہسن، پیاز کھانے پر حکم ہوا کہ مسجد میں نہ آئے۔ وہی حکم یہاں بھی ہوگا۔ مع ہذا حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: ''مسواک رب کو راضی کرنے والی ہے'' اور ظاہر ہے کہ رضائے رب باعث حصول ارب ہے۔ (یعنی حصول مراد میں کامیابی کا ذریعہ ہے)

Marfat.com

دعاء کا ادب 54

جہاں تک ممکن ہو، دعا بہ زبان عربی کرے۔ کتاب ''غرر الافکار'' وغیرہ میں ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ غیر عربی میں دعا مکروہ ہے۔

''نہر الفائق اور در مختار میں جو غیر عربی میں دعا کو حرام فرمایا وہ حکم اس وقت ہے کہ جب غیر عربی میں دعا کرنے والا اپنے الفاظ کے معنی نہ جانتا ہو جیسا کہ غیر عربی میں منتر وغیرہ یا جھاڑ پھونک کرنا۔ جیسا کہ بعض اوراد و وظائف یا منتر وغیرہ فارسی میں ہوتے ہیں کہ پڑھنے والا ان کے معنی نہیں جانتا اس طرح پڑھنے میں اندیشہ ہے کہ معنی نہ جانتے ہوئے کوئی بات خلاف شرع کہہ جائے۔

امام والوالجی فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ غیر عربی کو دوست نہیں رکھتا''۔ اور فرماتے ہیں ''عربی میں دعا اجابت سے زیادہ قریب ہوتی ہے''۔

مگر جو عربی نہ سمجھتا ہو اور معنی سیکھ کر بتکلف ان کی طرف خیال لے جانا دل کو پریشان کرنے والا اور حاضری میں خلل ڈالنے والا فعل ہے۔ لہٰذا وہ اپنی ہی زبان میں اللہ تعالیٰ کو پکارے کہ اصل حضور قلب اور یکسوئی ہے جو اہم امر ہے۔

دعاء کا ادب 55

اگر دعا کرتے کرتے نیند غالب ہو تو جگہ بدل دے۔ یوں بھی نہ جائے تو وضو کر لے۔ یوں بھی نہ جائے تو دعا موقوف کر دے۔ صحیح حدیث میں اس کی وصیت فرمائی کہ کہیں ایسا نہ ہو استغفار کرنا چاہے اور زبان سے اپنے لیے بد دعا نکل جائے۔

دعاء کا ادب 56

حالت غضب میں بد دعا کا قصد نہ کرے کہ غضب عقل کو چھپا لیتا ہے۔ کیا عجب کہ غصہ ختم ہونے کے بعد خود اس بد دعا پر نادم ہو۔ اس مضمون کو درج ذیل حدیث سے استنباط کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

لَا یَقْضِی الْقَاضِی وَھُوَ غَضْبَانُ

''قاضی جب غصہ میں ہو تو فیصلہ نہ دے''۔

دعاء کا ادب 57

دعا میں تکبر اور شرم سے بچے۔ مثلاً تنہائی میں دعا میں نہایت گریہ وزاری اور گڑگڑا رہا ہو۔ اب کوئی آ گیا تو اس حالت سے شرما کر موقوف کر دے۔ یہ سخت حماقت اور معاذ اللہ، اللہ کی جناب میں تکبر سے مشابہ ہے۔ اس کے حضور گڑگڑانا ہزاروں عزتوں کا باعث ہے، نہ کہ معاذ اللہ خلاف شان وشوکت۔

دعاء کا ادب 58

دعا میں زیادہ بلند آواز نہ ہو، اور نہ نہایت ہی پست ہو۔ اس قدر ہو کہ اپنے کان تک آواز پہنچے۔ کیونکہ اگر اتنی آواز بھی نہ ہوئی تو پھر بولنا، پکارنا اور پڑھنا کچھ نہ پایا گیا اور ویسے بھی کسی بھی قسم کے کلام مثلاً اوراد و وظائف، درود پاک، دعاء یا قرأت وغیرہا کرتے وقت اتنی آواز کا ہونا ضروری ہے کہ پڑھنے والا خود اپنے کانوں سے سنے اگر کم از کم اتنی آواز نہ ہوئی تو اس کا پڑھنا، پڑھنا نہیں کہا جائے گا اور نہ ہی اس کا کچھ اثر۔ خصوصاً نماز میں اس مسئلہ کو ملحوظ رکھا جائے کہ بغیر قرأت کے نماز ہی نہیں ہوگی۔

پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾

اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہ۔ (کنز الایمان)

دعاء کا ادب 59

دعا میں صرف مدعا پر نظر نہ رکھے، بلکہ نفس دعا کو مقصود بالذات جانے کہ وہ خود عبادت بلکہ مغزِ عبادت ہے۔ مقصد ملنا نہ ملنا درکنار، لذتِ مُناجات اسی وقت ملنے والی دولت

Marfat.com

ہے۔والحمد للہ رب العالمین۔

دعاء کا ادب 60

تنہا اپنی دعا پر قناعت نہ کرے۔ بلکہ صلحاء و اطفال (یعنی نیک لوگ اور بچے) و مساکین اور بیوہ عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کر کے ان سے بھی دعا چاہے کہ قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔

اولا: جب احسان کیا، وہ راضی ہوں گے اور دل سے اس کے لیے دعا کریں گے اور مسلمان کی دعا مسلمان کے لیے اس کی غیر موجودگی میں نہایت جلد قبول ہوتی ہے۔

ثانیاً: ان کی رضا مندی سے اللہ راضی ہو گا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے، جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور فرمائے''۔

ثالثاً: ان کا منہ اس کے لیے دعا میں اس کے منہ سے بہتر ہو گا۔

منقول ہے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خطاب ہوا: اے موسیٰ! مجھ سے اس منہ کے ساتھ دعا مانگ جس سے تو نے گناہ نہ کیا۔ عرض کی الٰہی! وہ منہ کہاں سے لاؤں۔ (یہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تواضع ہے، ورنہ وہ یقیناً ہر گناہ سے معصوم ہیں) فرمایا: ''اوروں سے دعا کرا کہ ان کے منہ سے تو نے گناہ نہ کیا''۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے بچوں سے اپنے لیے دعا کراتے تھے کہ دعا کرو عمر بخشا جائے۔

اور روزہ دار و حاجی و مریض و آزمائش میں مبتلا شخص سے دعا کرانا بھی قبولیت کے قریب ہے۔ اور مبتلا وہ جو کسی دنیوی بلا میں گرفتار ہو۔ یہ مریض سے عام ہے۔

ابو الشیخ نے کتاب الثواب میں ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

اغتنموا دعوۃ المؤمن المبتلی

Marfat.com

''بلاء میں گرفتار مسلمان کی دعا کو غنیمت جانو''۔

فائدہ: اور جب مطلب و مقصد پورا ہو جائے تو اسے ربّ تعالیٰ کی عنایت و مہربانی سمجھے اپنی چالاکی و دانائی نہ جانے۔

پارہ ۲۴ سورۂ زمر، آیت ۴۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ

پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے۔ (کنز الایمان)

بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ

بلکہ وہ تو آزمائش ہے کہ دیکھیں ہمارا احسان مانتا ہے یا نہیں۔

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

مگر ان میں بہتوں کو علم نہیں۔

اور اس نعمت کو اپنی دانائی کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ ایسا شخص پھر اگر دعا کرتا ہے، قبول نہیں ہوتی۔ جو کریم کا احسان نہیں مانتا، لائق عطا نہیں۔ بلکہ سزا کا مستحق ہے۔

پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ، آیت ۱۲۴ میں ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا

اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کیلئے تنگ زندگانی ہے۔ (کنز الایمان)

ظاہر ہے کہ جب نعمت ملے، شکر واجب ہے کہ قائم رہے اور زیادہ ملے۔ حدیث شریف میں ہے: ''نعمتیں وحشی ہوتی ہیں۔ انہیں شکر سے مقید کرو۔ (جس طرح وحشی جانور پر قابو پانے کے لئے انہیں سخت و مضبوط پنجروں میں قید کیا جاتا ہے، اسی طرح نعمتوں کو قائم رکھنے کے لئے شکر کا سہارا لیا جائے گا)

پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم، آیت ۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

Marfat.com

اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ (کنز الایمان)

فائدہ: حدیث میں قبول دعا کے وقت یہ دعا ارشاد فرمائی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَبِهٖ

''سب خوبیاں اس معبود کریم کو جس کی ذات وعزت وجلال ہی پر تمام اچھائیوں کی انتہا ہے''۔

دعا کی قبولیّت کے 45 اوقات

(۱) شب قدر۔ اکثر کا قول یہی ہے کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں کو شبِ قدر ہے۔

ستائیسویں رات کو شبِ قدر

شبِ قدر کے تعین میں اختلاف ہے لیکن اکثریت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال شبِ قدر ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب قدر کو ہی ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ستائیسویں شبِ رمضان ہی کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ (تفسیر صاوی، ج ۶ ص ۲۴۰۰)

حضرت شاہ عبدالعزیز مُحَدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ شبِ قدر رمضان شریف کی ستائیسویں رات ہی کو ہوتی ہے۔ اپنے بیان کی تائید کے لئے انہوں نے دو دلیلیں بیان فرمائی ہیں۔ (۱) لَیْلَةُ الْقَدْر کا لفظ ۹ نو حروف پر مشتمل ہے اور یہ کلمہ سورۂ قدر میں تین مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اس طرح ۳ کو ۹ سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ستائیس ۲۷ آتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں شب کو ہوتی ہے۔

دوسری توجیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اس سورۂ مبارکہ میں تیس کلمات ہیں۔ ستائیسواں کلمہ ''ھِیَ'' ہے جس کا مرکز لَیْلَةُ الْقَدْر ہے۔ گویا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان شریف کی ستائیسویں کو شبِ قدر ہوتی ہے۔

(تفسیر عزیزی ج ۴ ص ۴۳۷)

Marfat.com

(۲) روز عرفہ یعنی ۹ ذوالحجہ۔ اس میں حاجی وغیر حاجی دونوں شامل ہیں مگر حاجی کے لیے خصوصاً بعد زوال میدانِ عرفات میں قبولیت کا مقام ہے۔

(۳) ماہ رمضان مطلقاً۔

(۴) شبِ جمعہ۔

(۵) جمعہ کا دن۔

(۶) ٹھیک آدھی رات، کہ اس وقت تجلیٔ خاص ہوتی ہے۔

(۷) سحر کا وقت۔ یعنی رات کا چھٹا حصہ۔

(۸) جمعۃ المبارک کے غروب آفتاب سے پہلے کا وقت کہ اکثریت کا قول یہی ہے کہ اس وقت قبولیت دعا کی امید زیادہ ہے۔ جمعہ کے دن کونسا وقت قبولیت کا وقت ہے؟ اس بارے میں علماء کرام کے اقوال چالیس سے بھی زیادہ ہیں مگر قوی و راجح وہ قول ہے جسے اکابر علماء نے اختیار فرمایا وہ جمعہ کا غروب آفتاب سے پہلے والا وقت ہے۔ اور اکابر محققین و اکثر ائمہ کرام کے نزدیک دو قول ہیں۔

ایک تو وہ جو مذکور ہوا۔ اس بارے میں اشباہ میں فرمایا: ''ہمارا یہی مذہب ہے۔ اور عامہ مشائخ حنفیہ اسی طرف گئے''۔ یونہی تتارخانیہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک قبولیت کا وقت ہے۔ یہ حدیث مرفوع ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: ''یہ سب اقوال سے اصح اور احسن ہے''۔ (یعنی یہ سب اقوال سے زیادہ اچھا اور صحیح تر ہے) اور اسی کو امام بیہقی و امام ابن العربی و امام قرطبی نے اختیار کیا امام نووی نے فرمایا ''یہی صحیح بلکہ صواب ہے'' (یعنی حق ہے) اور اسی طرح روضہ و درمختار میں اس کی تصحیح کی۔ دلائل طرفین، فتح الباری وغیرہ میں مبسوط (یعنی مذکورہ دونوں اقوال کی تائید میں کثیر دلائل کتاب فتح الباری وغیرہ میں تفصیلاً مذکور ہے) اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں۔

Marfat.com

طالب خیر کو چاہیے کہ دونوں وقت دعا میں کوشش کرے۔ اس میں زیادہ کامل وقوی اور حاجت مطلوبہ کے حصول کی امید زیادہ ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

(۹) بدھ کے دن ظہر وعصر کے درمیان کا وقت۔

(۱۰) مسجد کو جاتے وقت۔

(۱۱) وقتِ اذان۔ حدیث میں ہے، اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(۱۲) وقتِ تکبیر۔

(۱۳) اذان واقامت کے درمیانی وقفہ میں۔

(۱۴) جب امام ولا الضالین کہے۔ یہاں دعاوہی آمین ہے یا دل میں مانگ لے۔

(۱۵) فجر کے فرضوں کے بعد۔

(۱۶) ظہر کے فرضوں کے بعد۔

(۱۷) عصر کے فرضوں کے بعد۔

(۱۸) مغرب کے فرضوں کے بعد۔

(۱۹) عشاء کے فرضوں کے بعد۔

(۲۰) سجدے میں۔ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: ''بندہ اس سے زیادہ کبھی اپنے رب سے قریب نہیں ہوتا، لہٰذا سجدے میں دعا زیادہ مانگو''۔

(۲۱) قرآن مجید کی تلاوت کے بعد۔

(۲۲) قرآن شریف کی تلاوت سننے کے بعد۔

(۲۳) ختمِ قرآن کریم کے وقت۔ خصوصاً قاری کے لیے کہ بہ ارشاد حدیث شریف، ایک دعا ضرور مستجاب ہے۔

(۲۴) جب مسلمان جہاد میں صف باندھیں۔

(۲۵) جب کفار سے لڑائی گرم ہو۔

Marfat.com

(۲۶) آب زمزم پی کر۔ حدیث شریف میں فرمایا:

مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ (سنن ابن ماجہ، ج ۲ ص ۱۰۱۸)

''زمزم اسی لیے ہے جس لیے پیا جائے''۔ یعنی آب زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ حاصل ہو۔ صحیح حدیث میں ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے قبل اسلام مہینہ بھر صرف آب زمزم پیا۔ مکہ میں پوشیدہ تھے، کچھ کھانے کو نہ ملتا۔ تنہاء اس مبارک پانی نے کھانے پانی دونوں کا کام دیا اور بدن نہایت تر و تازہ و فربہ ہو گیا۔

(۲۷) جب روزہ افطار کرے۔

(۲۸) مینہ برستے وقت۔

(۲۹) جب مرغ اذان دے۔ یہ سب اوقات حدیث میں آئے ہیں اور مرغ بولنے کے باب میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ ملائکہ رحمت کو دیکھ کر بولتا ہے۔ اس وقت اللہ کا فضل مانگو۔

يَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ صَلِّ عَلٰى فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِ الْعَظِيْمِ

''اے بڑے فضل والے! اپنے فضل عظیم یعنی مصطفی ﷺ پر رحمت نازل فرما، میں تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں''۔

(۳۰) مسلمانوں کے اجتماع میں۔ علماء فرماتے ہیں: ''جہاں چالیس مسلمان جمع ہوں، ان میں ایک ولی اللہ ضرور ہوگا''۔

- (۳۱) ذکرِ خدا عزوجل اور ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کی مجلس میں۔ صحیح حدیث شریف میں ہے کہ ان کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

(۳۲) مسلمان میت کے پاس خصوصاً جب اس کی آنکھیں بند کریں۔ یہاں بھی حدیث شریف میں آیا کہ اس وقت نیک ہی بات منہ سے نکالو کہ جو کچھ کہو گے، فرشتے اس پر آمین کہیں گے۔

(۳۳) دل کی رقّت کے وقت۔ حدیث میں ہے: ''رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔ (رواہ الدیلمی)

(۳۴) سورج ڈھلتے وقت۔ حدیث میں ہے اس وقت آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔ نیز حدیث میں فرمایا: جب سائے پلٹیں اور ہوائیں چلیں تو اپنی حاجات عرض کرو کہ وہ توبہ کی قبولیت کا وقت ہے۔ (رواہ الدیلمی وابونعیم)

(۳۵) رات کو اگر سونے سے آنکھ کھل جائے تو یہ اس کے لئے قبولیت کا وقت ہے۔ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: جو رات کو سونے سے جاگے پھر کہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

''اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے۔ سب خوبیاں اسی کو اور وہ ہر شی پر قدرت رکھتا ہے۔ سب خوبیاں اسی کو اور اسے پاکی ہے اور اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے اور بغیر اس کی تائید کے برائی سے بچنے کی کچھ قدرت نہیں اور نہ ہی نیکی پر کچھ قوت''۔

اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ (اے اللہ عزوجل! میری مغفرت فرما) کہے۔ یا فرمایا: دعا مانگے قبول ہو اور اگر وضو کر کے دو رکعت پڑھے، نماز مقبول ہو۔ (رواہ البخاری)

(۳۶) سورۂ اخلاص اور قرأت کے بعد مطلقاً قبولیت کا وقت۔ یعنی جب بھی سورۂ اخلاص پڑھیں یا قرأت کریں یا سنیں تو اس کے بعد دعاء کریں کہ قبول ہو۔

(۳۷) رجب کی چاند رات۔

(۳۸) شب برأت۔

(۳۹) شبِ عید الفطر۔

(۴۰) شب عید الضحیٰ۔ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب ﷺ سے روایت کیا کہ پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ رجب کی پہلی یعنی چاند رات اور شب نصف شعبان یعنی شعبان المعظم کی پندرہویں شب اور شب جمعہ اور شب عید

Marfat.com

الفطر اور شب نحر یعنی ذوالحجۃ الحرام کی دسویں شب۔

(۴۱) رات کا پہلا پہر۔

(۴۲) رات کا تیسرا پہر۔

(۴۳) اذان سننے میں ''حی علی الفلاح'' کے بعد۔

(۴۴) تلاوت سورۂ انعام میں دو اسم جلالت کے درمیان مقامِ قبولیت ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ جب تلاوت کے دوران اس آیت پر پہنچے تو پہلے اسم جلالت پر رُک جائے اور دعاء کرے پھر دوسرے اسمِ جلالت سے تلاوت شروع کر دے۔ آیتِ کریمہ یہ ہے۔:

مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ

جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا، اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

(پارہ ۸، سورۂ انعام، آیت ۱۲۴)

(۴۵) قرأت صحیح بخاری شریف میں جب اسمائے اصحاب بدر پر پہنچے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

ایسا نہیں کہ قبولیت کے تمام مواقع جمع کر لیے گئے ہیں، بلکہ مذکورہ اوقات کے علاوہ اور بھی ہو سکتے ہیں۔

قبولیّت دعا کے 44 مقامات، جہاں پر دعائیں مقبول ہیں

(۱) مطاف۔ یہ وسط مسجد الحرام شریف میں ایک گول قطعہ ہے، سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے۔ اس کے بیچ میں کعبہ معظّمہ ہے۔ یہاں طواف کرتے ہیں۔ زمانہ اقدس حضور سید عالم ﷺ میں مسجد اسی قدر تھی۔

(۲) ملتزم۔ یہ کعبہ معظّمہ کی دیوار شرقی کے پارۂ جنوبی کا نام ہے جو بابِ کعبہ و حجرِ اسود کے درمیان واقع ہے۔ یہاں لپٹ کر دعا کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: ''میں جب چاہوں جبرائیل کو دیکھ لوں کہ ملتزم سے لپٹا ہوا کہہ رہا ہے:

یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَیَّ

Marfat.com

(اے ہر شی کو اپنی قدرت سے موجود کرنے والے! اے بزرگی والے! مجھ سے اپنی نعمت کو دور نہ فرمانا، جو تو نے مجھے عطا فرمائی)۔

(۳) مستجار: رکن شامی و یمانی کے درمیان میں مغربی دیوار کا وہ حصّہ جو ملتزم کے عین پیچھے کی سیدھ میں واقع ہے۔

(۴) داخل بیت (بیت اللہ شریف کے اندر کا حصّہ) اگر سعادت نہ ملے تو حطیم میں دعاء کریں۔

(۵) حطیم۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ان حطیم من البیت۔ بلاشبہ حطیم بیت اللہ کا حصّہ ہے۔ اور علماء کرام نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ حطیم میں داخل کعبہ ہی کی طرح ہے۔ لہٰذا حطیم کا اندرونی حصّہ بھی مقامِ قبولیّت ہے۔

(۶) زیر میزاب۔

(۷) حجرِ اسود۔

(۸) رکن یمانی۔ خصوصاً جب کہ طواف کرتے وہاں گزر ہو۔ حدیث شریف میں ہے یہاں یہ دعاء کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَةَ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ ط

الٰہی! میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی۔

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّ فِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

(پارہ ۲ سورۂ بقرۃ، آیت ۲۰۱)

''اے ربّ ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا''۔ تو ہزار فرشتے آمین کہیں گے۔ (رواہ ابن ماجۃ)

(۹) مقامِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے نیچے۔

(۱۰) زمزم کے پاس۔

Marfat.com

(۱۱)صفا۔

(۱۲)مروہ۔

(۱۳)مسعٰی :دونوں سبز میل کا درمیانی فاصلہ جہاں دوران سَعی مرد کے لیے دوڑ نا سنّت ہے۔

(۱۴)عرفات،خصوصاً نزد موقف نبی ﷺ ۔

(۱۵)مزدلفہ،خصوصاً مشعر الحرام۔

(۱۶)منیٰ۔

(۱۷)جَمْرَۃُ الْعُقْبَہ (بڑا شیطان) کے قریب۔

(۱۸)جَمْرَۃُ الْوُسْطٰی (درمیانہ شیطان) کے قریب۔

(۱۹)جَمْرَۃُ الْاُوْلٰی (چھوٹا شیطان) کے قریب۔

(۲۰)جب بھی کعبۂ معظمہ پر نظر پڑے۔

(۲۱)مسجد نبی ﷺ ۔

(۲۲)وہ جگہ جہاں ایک مرتبہ دعا قبول ہو،وہاں پھر دعا کرے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ

یہاں دعاء کی زَکَرِیّا نے اپنے رب سے۔ (پارہ ۳،سورہ آل عمران،آیت ۳۸)

خواہ اپنی کسی دعا کا قبول دیکھے،خواہ دوسرے مسلمان بھائی کی دعا کا۔جس طرح سیدنا زکریا علی نبینا الکریم وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر ربّ تعالیٰ کا فضلِ عظیم اور بے موسم کے پھل اور میوے دیکھے تو وہیں اپنے لیے فرزند عطا ہونے کی دعا کی۔ حضرت زکریا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ جب اللہ عزوجل کی ایک نیک بندی حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی عبادت گاہ باعث برکت اور قبولیت دعا کا مقام بن سکتی ہے تو جس جگہ اللہ عزوجل کے نیک بندے یعنی اولیائے کرام خود جسم اطہر کے ساتھ تشریف فرما ہوں یعنی مزارات شریفہ میں،تو اس مقام کو بھی باعث برکت سمجھتے ہوئے

Marfat.com

وہاں حاضر ہو کر اپنے رب عزوجل کے حضور ان اولیاء کرام کے توسل سے دعا کرنا جائز بلکہ قبولیت سے قریب تر ہے۔

(۲۳) اولیاء و علماء کی مجلس۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں تمام اولیاء و علماء کی برکتوں سے نفع پہنچائے۔آمین) رب عزوجل صحیح حدیث قدسی میں فرماتا ہے:

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ (صحیح بخاری، ج ۵ ص ۲۳۵۳)

''یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا''۔

(۲۴) مواجہ شریفہ حضور پرنور ﷺ۔امام ابن الجرزی فرماتے ہیں۔''دعا یہاں قبول نہ ہوگی تو کہاں ہوگی''۔یہ آیت کریمہ:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔(پارہ ۵، سورۂ نساء آیت ۶۴، کنز الایمان)

یہ آیت دعاء کی قبولیت کے لئے بطور دلیل کافی ہے۔سبحانہ وتعالیٰ ہر طرح معاف کر سکتا ہے، مگر ارشاد ہوتا ہے کہ تیرے حضور حاضر ہوں اور اللہ سے معافی مانگیں۔ یہی تو وہ نکتہ الٰہیہ ہے جسے چھوڑ کر کئی لوگ گمراہ ہو گئے۔والعیاذ باللہ رب العٰلمین

(۲۵) حضور سرورِ کونین ﷺ کے منبر اطہر کے پاس۔

(۲۶) مسجد اقدس کے ستونوں کے نزدیک۔

(۲۷) مسجد قبا شریف میں۔

(۲۸) مسجد الفتح میں، خصوصاً بدھ کے روز ظہر و عصر کے درمیان۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے حضور سید عالم ﷺ نے مسجد فتح میں تین دن دعا فرمائی: پیر، منگل، بدھ، تو بدھ کے دن ظہر و عصر کی نمازوں کے درمیان میں دعاء قبول فرمائی گئی

Marfat.com

اورخوشی کے آثار چہرہ انور پر نمودار ہوئے۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب مجھے کوئی شدید اہم ترین کام پیش آتا ہے میں اس ساعت میں دعا کرتا ہوں، اجابت ظاہر ہوتی ہے۔

(۲۹) بقیہ وہ تمام مساجد طیبہ جن کی نسبت حضور اقدس ﷺ کی طرف کی جاتی ہے۔

(۳۰) وہ کنوئیں جن کی نسبت حضور پرنور ﷺ کی طرف ہے۔

(۳۱) جبل احد شریف۔

(۳۲) وہ تمام مقامات جہاں ہمارے آقا ﷺ ظاہری حیات مبارکہ میں تشریف لے گئے۔

(۳۳) مزارت جنت البقیع۔

(۳۴) مزاراتِ اُحد۔

(۳۵) مزارِ مطہر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور قبر امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر دعا مانگتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ حاجت روائی فرماتا ہے''۔ یہ مضمون امام ابن حجر مکی شافعی نے الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں نقل فرمایا۔

(۳۶) مزارِ مبارک حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ۔ امام شافعی قدس سرہ فرماتے ہیں: ''وہ دعا کی قبولیّت کے لیے تریاق مجرب ہے''۔

(۳۷) مزارِ سراپا برکت حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔

(۳۸) مزارِ فائض الانوار سیدنا معروف کرخی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔ علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں: ''وہاں اجابت مجرب ہے''۔ کہتے ہیں سو بار سورۂ اخلاص وہاں پڑھ کر جو چاہے اللہ تعالیٰ سے مانگے، حاجت پوری ہو۔ (شرح مواہب)

(۳۹) مرقدِ مبارک حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی قدس سرہ۔

(۴۰) حضرت امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاشانی اور ان کی زوجہ مطہرہ فقیہ فاضلہ

Marfat.com

حضرت فاطمہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہما کے دونوں مزاروں کے درمیان۔ (ردالمحتار)

(۴۱) یوں ہی حضرت سیدی ابوعبداللہ محمد بن احمد قرشی وحضرت سیدی ابن ارسلان قدس سرہ تعالیٰ سرہما کے مزاروں کے درمیان جو کہ بیت المقدس میں ہیں۔ (زرقانی شرح مواہب)

(۴۲) قرافہ میں امام اشہب و ابن القاسم رحمہما اللہ تعالیٰ کے مزاروں کے درمیان کھڑے ہوکر سو بار قل ھو اللہ شریف پڑھے۔ پھر قبلہ رو ہوکر جو دعا کی جائے قبول ہو۔

(۴۳) مزارِ امام ابن لال محدث احمد بن علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس۔

(کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۷۳۶)

(۴۴) اسی طرح تمام اولیاء وصلحاء محبوبان خدا تعالیٰ کی بارگاہیں، خانقاہی آرام گاہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مقدس حضرات کی برکتوں سے دنیا وآخرت میں نفع پہنچائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

بائیس 22 اسمِ اعظم وکلماتِ قبولیّت

(۱) حدیث میں آیہ کریمہ کی نسبت فرمایا: ''یہ اسم اعظم ہے، جو اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو''۔ (سنن الترمذی ج ۵ ص ۳۰۲ حدیث ۶۱۵۳)

آیتِ کریمہ اِسمِ اَعظم ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

(پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء، آیت ۸۷)

کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔ (کنز الایمان)

علماء کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں یہ آیتِ کریمہ دعا کی قبولیّت میں بالخصوص آفت وبلاء کو دور کرنے میں بہت مجرب ومؤثر ہے۔

''تفسیر قرطبی'' میں ہے: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم نہ بتاؤں کہ جب وہ اس سے پکارا جائے، تو وہ قبول فرمائے اور جب اس سے سوال کیا جائے عطا فرمائے۔ وہ یہ دعا ہے جو

Marfat.com

یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین تاریکیوں میں کی تھی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾

کسی نے عرض کی یارسول اللہ! یہ خاص یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تھا یا سب مسلمانوں کے لیے ہے۔فرمایا کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا کہ:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾

(پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء، آیت ۸۸)

تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات بخشی اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو۔(تفسیر قرطبی، ج ۱۱ ص ۳۳۴)

(۲ اور ۳) اِسمِ اَعظم سورۂ بقرہ اور آلِ عمران میں

(۲ اور ۳) ابوداؤد اور ترمذی کی روایات میں آیا ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔اوّل آیت:

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔(پارہ ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۶۳، کنزالایمان)

دوم آیت:

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (پارہ ۳، سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۲)

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں، آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا۔(کنزالایمان)

حضرت صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''خزائن العرفان فی تفسیر القرآن'' میں فرماتے ہیں: ''ابوداؤد و ترمذی'' میں ہے: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔

مفسر قرآن حضرت امام الحافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی الشافعی اپنی تصنیف ''تفسیر ابن کثیر'' میں فرماتے ہیں: حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں: وہ اسم اعظم جس کی

Marfat.com

برکت سے اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے وہ تین سورتیں ہیں ۔ بقرۃ آیت نمبر ۱۶۳، آل عمران آیت نمبر ۲، سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۱۱۔

(۴) اِسمِ اَعظم سورۂ طٰہٰ میں

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ (تفسیر ابن کثیر، ج ۱ ص ۳۴۴)

اور سب منہ جھک جائیں گے اس زندہ قائم رکھنے والے کے حضور۔

(تفسیر ابن کثیر، ج ۱ ص ۳۴۴)

اِسم اَعظم کے الفاظ والی دعائیں

(۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ان الفاظ کا ورد کرتے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اختیار کر کے دعا کی۔ یہ اسم اعظم ایسا ہے کہ اس کے ذریعے جو دعا مانگی جاتی ہے اللہ قبول فرماتا ہے۔

(سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۱۵)

(۶) ''سنن نسائی'' میں ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا، نماز کے بعد اس نے یہ دعا مانگی،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

(اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے اس بات کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ سب خوبیاں تجھی کو ہیں، کوئی معبود نہیں مگر تو اکیلا، تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے مہربان! اے بہت احسان فرمانے والے! اے آسمانوں اور زمین کو ابتداً پیدا فرمانے والے! اے عظمت و

Marfat.com

بزرگی والے! اے اپنے آپ زندہ! اے دوسروں کو قائم رکھنے والے!)

تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے واسطہ سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم وہ نام ہے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے جو التجا کی جاتی ہے وہ پوری ہوتی ہے۔ (سنن نسائی، ج ۳ ص ۵۲)

(۷) بعض علماء کرام رحمہم اللہ نے ان الفاظ کو اِسمِ اَعظم فرمایا:

یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(اے آسمانوں اور زمین کو ابتداً پیدا فرمانے والے! اے عظمت و بزرگی والے!)

سری بن یحییٰ قدس سرہ بعض اولیاء سے روایت فرماتے ہیں کہ میں دعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ سے کہ مجھے اسم اعظم دکھا دے۔ مجھے آسمان میں ایک ستارہ نظر پڑا جس پر لکھا تھا۔

یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(۸) بعض علماء کرام نے

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

کو اِسمِ اَعظم کہا۔

(۹) حدیث میں ام المومنین صدقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یوں دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ اللّٰہَ وَاَدْعُوْکَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْکَ الْبَرَّ الرَّحِیْمَ وَاَدْعُوْکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ

''اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے دعا کرتی ہوں اے اللہ! اے اللہ! اور تجھے پکارتی ہوں اے بڑے مہربان! اور تجھ سے سوال کرتی ہوں احسان و مہربانی فرمانے والے! اور تیرے سب اچھے ناموں کے وسیلے سے تجھ سے دعا کرتی ہوں، جن ناموں کو میں جانتی ہوں اور جنہیں نہیں جانتی، تو میری مغفرت اور مجھ پر مہربانی فرما''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ان میں اِسمِ اَعظم ہے''۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲ ص ۱۲۶۸)

(۱۰) ابو درداء و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: اِسمِ اَعظم

رَبِّ رَبِّ

ہے۔(المستدرک الحاکم، ج ا ص ۶۸۴)۔حدیث شریف میں ہے، نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: جب بندہ یارب یارب کہتا ہے۔رب عزوجل فرماتا ہے لبیک۔''اے میرے بندے! مانگ کہ تجھے دیا جائے''۔(رواہ ابن ابی الدنیا)

(۱۱) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اِسمِ اَعظم

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

اللہ اللہ اللہ عزوجل وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑے عرش کا مالک ہے)

ہے۔

(۱۲) ابو امامہ باہلی صحابی رضی اللہ عنہ کے شاگرد قاسم بن عبدالرحمٰن شامی کہتے ہیں:

اِسمِ اَعظم

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

(آپ زندہ اوروں کو قائم رکھنے والا ہے) ہے۔

(۱۳) امام قاضی عیاض نے بعض علماء سے نقل فرمایا: ''اِسمِ اَعظم کلمہ توحید ہے''۔ ہمارے ہاں چوتھے کلمہ سے معروف ہے۔

(۱۴) امام فخر الدین رازی اور بعض صوفیاء کرام نے کلمہ

ھُوْ

کو اسم اعظم بتایا۔

(۱۵) جمہور علماء فرماتے ہیں کہ

اَللّٰہُ

اِسمِ اَعظَم ہے۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شرط یہ ہے کہ تو اللہ کہے اور اس وقت تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہ ہو۔

Marfat.com

(۱۶) بعض علمائے کرام رحمہم اللہ نے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کو اسم اعظم کہا۔

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بسم اللہ زبان عارف سے ایسی ہے جیسے کن کلام خالق ہے۔

(۱۷) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو ان پانچ کلموں سے ندا کرے اور اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے، اللہ عزوجل عطا فرمائے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

''اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے۔ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کے لیے ہے اور سب خوبیاں اسی کو اور وہ تو سب کچھ کر سکتا ہے اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل کی تائید کے بغیر برائی سے بچنے کی کچھ طاقت نہیں اور نہ ہی نیکی کرنے کی کچھ قوت''۔

(۱۸) جو شخص تین بار کہے:

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

فرشتہ کہتا ہے۔ مانگ کہ ارحم الراحمین نے تیری طرف توجہ فرمائی۔

(۱۹) دعاء میں پانچ بار

یَارَبَّنَا، یَارَبَّنَا، یَارَبَّنَا، یَارَبَّنَا، یَارَبَّنَا

کہنا۔

(۲۰) کوئی بھی اسمِ مبارک اسمائے حسنیٰ میں سے جب اس کی پانچ بار تکرار کی جائے وہی خصوصیت ہے۔

Marfat.com

(۲۱) نبی کریم ﷺ : نے ایک شخص کو

یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

کہتے سنا فرمایا: مانگ کہ تیری دعا قبول ہوئی۔

جب کوئی حاجت پیش آئے (اس دعاء میں اسم اعظم ہے)

(۲۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔ حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا: جبرئیل میرے پاس کچھ دعائیں لائے اور عرض کی۔ جب حضور کو کوئی حاجت پیش آئے، انہیں پڑھ کر دعا مانگئے۔

یَانُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَازَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاعَمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا تَاجَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاصَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَمُنْتَهَی الْعَابِدِیْنَ اَلْمُفَرِّجُ عَنِ الْمَکْرُوْبِیْنَ اَلْمُرَوِّحُ عَنِ الْمَغْمُوْمِیْنَ وَمُجِیْبُ دُعَاءِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَکَاشِفُ الْکَرْبِ وَیَا اِلٰهَ الْعٰالَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِکَ اَنْزَلَ حَاجَتِیْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا

اے آسمانوں اور زمین کے نور! اے آسمانوں اور زمین کی زینت! اے آسمانوں اور زمین پر تسلط رکھنے والے! اے آسمانوں اور زمین کے سہارے! اے آسمانوں اور زمین کو ابتداً پیدا فرمانے والے! اے آسمانوں اور زمین کے تاج! اے عظمت و بزرگی والے! اے فریادیوں کی فریاد رسی فرمانے والے! اے مدد چاہنے والوں کی مدد فرمانے والے! اے عبادت گزاروں کی غایت! پریشان حالوں کی پریشانی دور کرنے والے! غم کے ماروں کو راحت دینے والے! مجبوروں کی پکار کو سننے والے! تکالیف کو دور کرنے والے! اے سب جہان والوں کے معبود برحق! اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے! میری حاجت تیرے ہاں سے آئی اور تو ہی اس کو زیادہ جانتا ہے۔ تو (اے میرے مولا!) تُو اس حاجت کو روا فرما''۔ (احسن الدعاء، معجم اوسط، ج ۱ ص ۵۲)

Marfat.com

قبولیّتِ دعا سے روکنے والے (15) افعال

پیارے بھائیو! اگر دعا قبول نہ ہو تو اسے اپنا قصور سمجھو اور اللہ تعالیٰ سے شکایت نہ کرو کہ اس کی عطا میں کمی نہیں ہماری دعا میں کمی ہے۔

دعاء چند اسباب سے رَدْ ہوتی ہے

سبب 1

کسی شرط یا ادب کا فوت ہونا اور اپنی خطاؤں اور گناہوں پر نادم نہ ہونا اور اللہ سے یہ شکوہ کرنا کہ میری تو دعا ہی قبول نہیں ہوتی سراسر بے حیائی ہے۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں: ''ایک شخص سفر دراز کرے، بال الجھے، کپڑے گرد میں اَٹے، اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور یارب یارب کہے اور اس کا کھانا حرام سے اور پینا حرام سے اور پہننا حرام سے اور پرورش پائی حرام سے، تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔

سفر اور اس پریشانی حالی کا ذکر اس لیے فرمایا کہ یہ رحمت کو زیادہ کھینچ لانے والے اور دعا کی قبولیت کا باعث ہوتے ہیں، اس کے باوجود جب کھانا پینا حرام سے ہو تو قبولیت کی امید نہیں۔

سبب 2

گناہوں میں ملوث رہنا۔ اگرچہ یہ بھی سبب اول میں داخل تھا مگر بوجہ زیادہ اہمیت کے حامل ہونے کے جدا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اسی واسطے دعا سے پہلے مظلوموں کے حقوق واپس کرنا اور ان سے اپنے قصور بخشوانا اور خدا کے سامنے توبہ و استغفار کرنا اور گناہوں کو چھوڑنے کا عزم مصمم کرنا لازم ہے۔

کعب الاحبار سے منقول ہے: زمانہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قحط پڑا۔ آپ بنی اسرائیل کو لے کر تین بار دعا کے واسطے گئے، مینہ نہ برسا۔ اللہ عزوجل نے وحی بھیجی۔ ''اے موسیٰ! میں تیری اور تیرے ساتھ والوں کی دعا قبول نہ کروں گا کہ تم میں ایک چغل خور ہے کہ ایک کا عیب دوسرے سے بیان کرتا ہے''۔ عرض کی اے رب! وہ کون ہے؟

Marfat.com

کہ اس کو ہم اپنے گروہ سے نکال دیں۔ حکم آیا: ''میں تمہیں چغل خوری سے منع کرتا ہوں اور خود ایسا کروں؟'' موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب کو توبہ کا حکم کیا بعد توبہ دعا مانگتے ہی مینہ برسا۔ (احسن الدعاء)

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل سات برس قحط میں مبتلا رہے۔ یہاں تک کہ مرداروں اور بچوں کو کھانے لگے۔ ہر روز پہاڑوں میں نکل جاتے اور عاجزی و تضرع کے ساتھ دعا مانگتے اور روتے مگر رحمت الٰہی ان کے حال پر اصلاً توجہ نہ فرماتی۔ یہاں تک کہ ان کے پیغمبر علیہ السلام پر وحی ہوئی۔ ''اگر تم میری طرف اس قدر چلو کہ تمہارے گھٹنے گھس جائیں اور تمہارے ہاتھ آسمان کو لگ جائیں اور تمہاری زبانیں دعا کرتے کرتے گونگی ہو جائیں۔ جب بھی میں تم میں سے کسی دعا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کروں اور کسی رونے والے پر رحم نہ فرماؤں گا۔ جب تک مظلوموں کو ان کے حقوق واپس نہ کر دیں''۔ پس بنی اسرائیل نے مظلوموں کو ان کے حق واپس کیے۔ اسی دن مینہ برسا۔ (احسن الدعاء)

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل ایام قحط میں بارش کی دعا کے لیے نکلے۔ پیغمبر وقت علیہ السلام پر وحی ہوئی ''ان سے کہہ دیجئے کہ تم میری طرف نکلتے ہو، ناپاک بدنوں کے ساتھ اور ہتھیلیاں میری طرف اٹھاتے ہو، جن سے تم نے خون ناحق کیے اور تم نے اپنے پیٹ حرام مال سے بھرے ہیں۔ اب تم پر میرا غضب سخت ہو گیا اور تم کو سوا مجھ سے زیادہ دور ہونے کے دعا سے کچھ فائدہ نہ ملے گا''۔

ابو صدیق ناجی سے روایت ہے: حضرت سلیمان علیہ السلام بارش کی دعا کے واسطے باہر نکلے۔ ایک چیونٹی کو دیکھا، اپنے پاؤں آسمان کی طرف اٹھائے کہتی ہے۔

''الٰہی! میں بھی تیری خلق سے ایک مخلوق ہوں اور ہم کو تیرے رزق سے بے پرواہی نہیں ہو سکتی، پس تو ہم کو اوروں کے گناہوں کے سبب ہلاک نہ کر''۔

سلیمان علیہ السلام نے یہ دیکھ کر فرمایا لوٹ چلو کہ اس چیونٹی کی دعا سے مینہ برسے گا۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں، لوگ مینہ کی دعا کے لیے نکلے۔ بلال بن سعد نے خدا کی

Marfat.com

تعریف وثنا کر کے کہا اے حاضرین! کیا تم اپنے گناہوں کا اقرار نہیں کرتے ہو؟ سب نے کہا، ہم اقرار کرتے ہیں۔ پھر کہا الٰہی! تو فرماتا ہے:

مَاعَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ (پارہ ۱۰، سورۂ توبہ، آیت ۹۱)

''نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں''۔

اور ہم اپنی گنہگاری پر اقرار کرتے ہیں پس مغفرت تیری ہماری مثال کے واسطے ہے۔ الٰہی! ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور ہم کو پانی دے۔ پھر اپنے ہاتھ اٹھائے اور مینہ برسا۔

کسی نے مالک بن دینار سے کہا۔ مینہ کے لیے دعا کیجئے، فرمایا: ''تم مینہ برسنے میں دیر سمجھتے ہو اور میں پتھر برسنے میں'' یعنی تم سمجھتے ہو کہ مینہ برسنے میں دیر ہوگئی اور میں کہتا ہوں یہ خدا کی رحمت ہے کہ پتھر نہیں پڑتے۔

سبب 3

ربّ تعالیٰ کا استغناء فرمانا۔ وہ حاکم ہے، محکوم نہیں۔ غالب ہے مغلوب نہیں، مالک ہے، تابع نہیں۔ اگر تیری دعا قبول نہ فرمائی تجھے ناخوشی اور غصے، شکایت اور شکوے کی مجال کب ہے؟ جب خاصوں کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ جب چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں جب چاہتے ہیں منع فرماتے ہیں۔ تو تو کس شمار میں ہے کہ اپنی مراد پر اصرار کرتا ہے۔

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔ (سورۂ یوسف، آیت ۲۱)

اس کا مستغنی ہونا حق اس کا وعدہ حق، اس کی بات تمام، اس کی رحمت عام۔ دعا شرائط و آداب کی جامع ہو، حصول مسئول ہی کے ساتھ قبول ہونا ضرور نہیں۔ دفع بلا ہے، ثواب عقبیٰ ہے، جیسا کہ آتا ہے اور اس کے باوجود اس پر کچھ واجب نہیں۔

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾ (پارہ ۱۳، سورۂ ابراہیم، آیت ۲۷)

''اللہ جو چاہے کرے''۔

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱﴾ (پارہ ۶، سورۂ مائدہ، آیت ۱)

Marfat.com

''بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے''۔(کنزالایمان) نہ اس کے غنائے مطلق میں کوئی شک ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۶﴾ (پارہ ۲۰، سورۂ لقمان، آیت ۲۶)

''بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے، سب خوبیوں سراہا''۔(کنزالایمان) اللہ تعالیٰ کے کسی وعدے یا وعید میں فرق آنا ناممکن ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۳۱﴾ (پارہ ۱۳، سورۂ رعد، آیت ۳۱)

''بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا''۔(کنزالایمان)

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾ (پارہ ۲۶، سورۂ ق، آیت ۲۹)

میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں۔(کنزالایمان)

سبب 4

حکمت الٰہی ہے کہ کبھی تو براہ نادانی کوئی چیز اس سے طلب کرتا ہے اور وہ براہ مہربانی تیری دعا کو اس سبب سے کہ تیرے حق میں مضر ہے، رد فرماتا ہے۔ مثلاً بندہ مال و دولت کا متلاشی و خواہش مند ہے اور اس میں بندے کے ایمان کا خطرہ ہے یا بندہ تندرسی و عافیت چاہتا ہے اور وہ علم خدا میں آخرت کے نقصان کا باعث ہے۔ ایسا رد قبول سے بہتر۔

وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ (پارہ ۲، سورۂ بقرہ، ۲۱۶)

''قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو''۔(کنزالایمان)

اس آیت پر غور کریں اور ربّ تعالیٰ کے دعا رد کرنے کا شکر ادا کریں۔

سبب 5

کبھی دعا کے بدلے ثواب آخرت دینا منظور ہوتا ہے۔ بندہ دنیوی ساز و سامان طلب کرتا ہے اور پروردگار نفائس آخرت اس کے لئے ذخیرہ فرماتا ہے۔ یہ شکر کرنے کا مقام ہے نہ کہ مقام شکایت۔

سبب 6 تا 11

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں ''تین شخص ہیں کہ تیرا ربّ ان کی دعا نہیں قبول کرتا۔ ایک وہ کہ ویرانے مکان میں اترے، دوسرا وہ مسافر کہ سر راہ مقام کرے، یعنی سڑک سے بچ کر نہ ٹھہرے۔ بلکہ خاص راستے ہی پر نزول کرے۔ تیسرا وہ جس نے خود اپنا جانور چھوڑ دیا۔ اب خدا سے دعا کرتا ہے کہ اسے روک دے''۔ (طبرانی کبیر)

اور فرماتے ہیں ﷺ: ''تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر کچھ آتا تھا اور اس کے گواہ نہ کر لئے۔ تیسرا وہ جس نے بے عقل کو مال سپرد کر دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو''۔ (مستدرک للحاکم)

تو یہ چھ ہوئے جن کی نسبت تصریح فرمائی کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ مگر ظاہراً اس سے مراد یہی کہ اس خاص مادے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقاً اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہوگی اور ان امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر ہے کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کے کیے ہیں۔

ویرانے مکان میں اترنے والا اس کے نقصان سے آگاہ ہے۔ پھر اگر وہاں چوری ہو یا کوئی لوٹ لے یا جنّات ایذا پہنچائیں تو یہ باتیں خود اس کی قبول کی ہوئی ہیں، اب کیوں ان کے دور ہونے کی دعا کرتا ہے۔

یونہی جب راستے پر قیام کیا، تو ہر قسم کے لوگ گزریں گے۔ اب اگر چوری ہو جائے یا ہاتھی، گھوڑے کے پاؤں (فی زمانہ گاڑی، بسوں) سے کچھ نقصان پہنچ جائے، یا رات کو سانپ وغیرہ سے ایذا پہنچے، تو یہ سب اس کا اپنا کیا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ''شب کو سر راہ نہ اترو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جسے چاہے راہ پر پھیلنے کی اجازت دیتا ہے''۔

یونہی جانور کو خود چھوڑ کر اس کے قابو آنے کی دعا تو کھلی حماقت ہے۔ کیا واحد قہار کو آزماتا ہے یا معاذ اللہ اسے اپنا محکوم ٹھہراتا ہے۔ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام سے کسی نے

Marfat.com

کہا اگر خدا کی قدرت پر بھروسہ ہے اپنے آپ کو اس پہاڑ سے نیچے گرا دو۔ فرمایا: ''میں اپنے رب کو آزماتا نہیں''۔

عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اس کا ٹیڑھا پن ہرگز نہ جائے گا۔ سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دے دے۔ اور نہ طلاق دیتا ہو اور نہ صبر کرتا ہو بلکہ بددعا دیتا ہو تو بات قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کیے خود اپنا مال ہلاکت میں ڈالا اور بے عقل و بے وقوف کو دینا بربادی کے لیے پیش کرنا ہے۔ پھر جان بوجھ کر نقصان دہ مقامات میں پڑ کر اب خلاصی مانگنا بھی حماقت ہے۔

یہاں اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فقیر کے خیال میں ظاہراً معنی احادیث یہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سبب 12

غمز العیون میں کتاب المحاضرات ابو یحییٰ زکریا مراغی سے نقل کیا۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ چھ شخصوں کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ تین تو یہی پچھلے ذکر فرمائے اور ایک وہ جو اپنے گھر میں منہ پھیلائے بیٹھا رہے کہ اے رب میرے! مجھے روزی دے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: کیا میں نے تجھے رزق ڈھونڈنے کا حکم نہ دیا؟ تو نے میرا ارشاد نہ سنا:

فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (پارہ ۲۸، سورۂ جمعہ، آیت ۱۰)
تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ (کنز الایمان)

سبب 13

دوسرا وہ جس نے اپنا مال فضول خرچیوں میں کھو دیا۔ اب کہتا ہے اے رب! مجھے اور دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میں نے تجھے میانہ روی کا حکم نہ دیا تھا؟ کیا تو نے میرا ارشاد نہ

سنا تھا؟

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔ (کنز الایمان، پارہ ۱۸، سورۂ فرقان، آیت ۶۷)

سبب 14

تیسرا وہ کہ ایسے لوگوں میں مقیم رہے جو اسے ایذا دیتے ہیں اور دعا کرے، اے رب میرے! مجھے ان کے شر سے کفایت کر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا میں نے تجھے ہجرت کا حکم نہ دیا؟ کیا میرا ارشاد نہ سنا؟

اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا (پارہ ۵، سورۂ نساء، آیت ۹۷)

''کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے''۔

سبب 15

امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرنا (یعنی نیکی کا حکم نہ کرنا اور برائی سے نہ روکنا) یعنی کسی جماعت میں کچھ لوگ اللہ عزوجل کی نافرمانی کرتے ہوں۔ دوسرے خاموش رہیں اور حتی المقدور انہیں باز نہ رکھیں، منع نہ کریں، کہ ہر ایک کے اعمال اس کے ساتھ ہیں، ہمیں روکنے، منع کرنے سے کیا غرض، تو جو بلا آئے گی، اس میں نیکوں کی دعا بھی نہ سنی جائے گی کہ یہ خود نہی وامر چھوڑ کر تارک فرائض ہوئے تھے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''یا تو تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے بدوں کو مسلط کر دے گا۔ پھر تمہارے نیک دعا کریں گے تو قبول نہ ہوگی''۔

(طبرانی اوسط)

کسی صورت میں دعا قبول نہ ہونا یقینی قطعی نہیں۔ نہ اس سے یہ مراد ہے کہ ایسی حالتوں میں دعا کو محض فضول ونامقبول جان کر باز رہیں۔ دعا اہل ایمان کا ہتھیار ہے۔ دعا امن وامان کا باعث ہے۔ دعا زمین وآسمان کا نور ہے۔ دعا باعث رضائے رحمن ہے بلکہ

مقصود ان امور سے روکنا ہے کہ یہ دعا اور اس کی قبولیت میں حجاب اور اثر کے لیے سد باب ہوتے ہیں۔ تو ان سے بچنا لازم ہے اور جس سے واقع ہوئے، اگر ابھی تک اپنے میں ایسے اسباب پاتا ہے جو دعا کی قبولیت میں رکاوٹ ڈالتے ہیں تو ان اسباب کو دور کر لیا جائے جیسے مال حرام کہ جس سے لیا ہے، واپس دے۔ وہ نہ رہا، اس کے وارث کو دے یا ان سے معاف کرائے۔ کوئی نہ ملے تو صدقہ کر دے اور جو گزر چکے تو بہ واستغفار اور آئندہ کے لیے ترک اصرار کا عزم صحیح کرے۔ تو بہ واستغفار کی برکت ان گناہوں کی نحوست کو زائل کر دے گی اور دعا ان شاء اللہ تعالیٰ اپنا اثر دے گی۔

15 وہ باتیں، جن کی دعاء کرنا منع ہے

(۱) دعا میں حد سے نہ بڑھے۔ مثلاً انبیاء علیہم السلام کا مرتبہ مانگنا یا آسمان پر چڑھنے کی تمنا کرنا۔ اس طرح جو چیزیں محال یا قریب بہ محال ہیں، نہ مانگے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ (پارہ ۲، سورۂ بقرہ، آیت ۱۹۰)

اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو''۔ (کنز الایمان)

درمختار میں ہے: ہمیشہ کے لیے تندرستی عافیت مانگنا کہ آدمی کا عمر بھر کبھی کسی طرح کی تکلیف میں نہ پڑھنا بھی محال عادی ہے۔ یعنی عموماً یا عادت کے طور پر ایسا ہوتا نہ ہو مگر اس کا ہونا، ناممکن نہ ہو، کبھی کسی حکمت کے تحت ہو بھی سکتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کا ہمیشہ کے لیے صحت مند رہنا، بیمار نہ پڑنا) ہے۔

مگر حدیث شریف میں ہے:

وَاَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ وَتَمَامَ الْعَافِيَةِ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ (کنز العمال، ج ۲ ص ۶۷۹)

''الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں عافیت اور عافیت کی تمامی اور عافیت کی ہمیشگی''۔

مگر یہ کہ تمام العافیۃ سے دین و دنیا و روح و جسم کی عافیت ہر بلا سے مراد ہو جو حقیقۃً بلا ہے یا نا قابل برداشت۔ اگرچہ ان نا قابل برداشت اور زائل ہو جانے والی تکلیفوں اور بلاؤں کے بدلے آخرت میں لازوال نعمتوں سے نوازا جائے گا مگر یہ کہ ان تکالیف پر صابر

وشاکر ہو کہ واویلا مچانے سے تکلیف دور نہ ہوگی البتہ ثواب جاتا رہے گا۔ دین میں عقیدۃً و عملاً کسی قسم کا نقص مطلقاً بلا ہے اور روح پر آخرت کے غم وفکر کے سوا اور ہر غم و پریشانی مطلقاً رنج و تکلیف ہے۔ اور جسم کے حق میں کبھی کبھی ہلکا بخار، زکام، دردسر اور ان کے مثل ہلکے امراض بلا نہیں، نعمت ہیں۔ بلکہ ان کا نہ ہونا بلا ہے۔ نیک لوگوں پر اگر چالیس دن اس طرح گزریں کہ کوئی بیماری و پریشانی نہ پہنچے تو توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ اس فکر سے کہ کہیں ہمیں ڈھیل نہ دی جارہی ہو۔ ہاں سخت امراض مثل جنون و جذام و برص و کوڑھی (اندھا پن) و طاعون یا سانپ کا کاٹنا، جلنا، ڈوبنا، گرنا وغیرہ اگرچہ مسلمانوں کے گناہوں کا کفارہ ہیں اور باعث اجر و شہادت و رحمت ہیں ضرور آزمائش اور اس آیت قرآنی کے تحت داخل ہیں۔

وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ (پارہ ۳، سورۂ بقرہ، آیت ۲۸۶)

ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو"۔ (کنز الایمان)

ولہٰذا ان سے عافیت مانگی گئی اور اسی لیے حدیث شریف میں

اللّٰهُمَّ إِنِّي أعوذ بك من الجذَامِ والبرَصِ والجُنونِ ومن سيء الأَسقَامِ

اے اللہ عزوجل! میں کوڑھ، سفید داغ، جنون اور برے امراض سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ (سنن ابوداؤد، ج ۱ ص ۵۶۹)

اسی طرح دونوں جہاں کی بھلائی مانگنا یعنی اگر یہ مقصود ہو کہ دارین کی سب خوبیاں دے کہ ان خوبیوں میں مراتب انبیاء علیہم السلام بھی ہیں جو اسے نہیں مل سکتے۔

اسی طرح ایسے امر کے بدلنے کی دعا مانگنا جس پر قلم جاری ہو چکا۔ مثلاً لمبا آدمی کہے میرا قد کم ہو جائے یا چھوٹی آنکھوں والا کہے میری آنکھیں بڑی ہو جائیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے، مگر یہ خلاف عادت کی دعا ہے، اور یہ صرف انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو اظہار معجزہ اور کرامت کے لئے باذنہ تعالیٰ جائز ہے۔ عام بندوں کو ایسا کرنا اپنی حد سے بڑھنا اور سوائے جہالت و بے قوفی کے کچھ نہیں۔ ایسی دعا کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے قرآن کریم میں فرمایا:

كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَاهُوَ بِبَالِغِهٖ

جیسے کوئی اپنے ہاتھ پھیلائے بیٹھا ہے کہ پانی خود اس کے منہ میں پہنچ جائے اور ہرگز نہ پہنچے گا۔ (کنز الایمان، پارہ ۱۳، سورۂ رعد، آیت ۱۴)

لغو اور بے فائدہ دعا نہ کرے

مسئلہ 2: لغو اور بے فائدہ دعا نہ کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حکایت کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا سنوس نامی اسے حکم ہوا کہ تیری تین دعائیں قبول ہوں گی۔ اس نے اپنی عورت کے لیے دعا کی، وہ تمام بنی اسرائیل کی عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہوگئی، تو غرور و تکبّر کرنے اور شوہر کو ستانے لگی۔ ایک دن اس سے خفا ہو کر کہا خدا تجھے کتیا کر دے۔ اسی وقت کتیا ہوگئی۔ پھر بیٹوں کی سفارش سے اس کے لیے دعا کی، الٰہی! اسے اصلی صورت میں کر دے جو صورت پہلے تھی وہی ہوگئی اور تینوں دعائیں مفت میں ضائع ہوئیں۔

گناہ کی دعا نہ کرے

مسئلہ 3: گناہ کی دعا نہ کرے کہ مجھے پرایا مال مل جائے، کوئی فاحشہ زنا کرے کہ گناہ کی طلب بھی گناہ ہے۔

قطع رحمی کی دعا نہ کرے

مسئلہ 4: قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔ مثلاً فلاں و فلاں رشتہ داروں میں لڑائی ہو جائے۔ حدیث شریف میں ہے: مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ جب تک ظلم و قطع رحم کی درخواست نہ کرے۔

ربّ تعالیٰ سے حقیر چیز نہ مانگے

مسئلہ 5: اللہ تعالیٰ سے حقیر چیز نہ مانگے کہ پروردگار غنی ہے۔ اگر تمام خلق کو ایک ساعت میں ان کے حوصلے سے زیادہ بخشے، اس کے خزانے میں کچھ نقصان نہ ہو۔

Marfat.com

امام المرسلین، خاتم النّبین ﷺ فرماتے ہیں: ''جب مانگو خدا سے تو فردوس مانگو کہ وہ اوسط بہشت اور اعلیٰ جنت ہے اور اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔

اور یہ بھی آیا ہے ''جب تو دعا مانگے بہت مانگ کہ تو کریم سے مانگتا ہے''۔

اے بندے! وہ کریم و رحیم ہے۔ بے مانگے کروڑوں نعمتیں تیرے حوصلہ و لیاقت سے زیادہ تجھے عطا کرتا ہے۔ اگر تو اس سے مانگے گا، کیا کچھ نہ پائے گا۔

اور وہ جو حدیث میں ہے کہ ''جوتے کا تسمہ ٹوٹے تو وہ بھی خدا سے مانگ'' اور بعض مخاطبات موسیٰ علیہ السلام میں ہے: ''ہانڈی کا نمک بھی مجھ سے مانگ''۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ تمام توجہ اپنی میری طرف رکھ۔ غیر سے اصلاً تعلق نہ کر۔ جو مانگ مجھ سے مانگ۔ اگر احیاناً کسی خسیس چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے سوال کر نہ یہ کہ خسیس ہی سوال کیا کر اور تحقیق یہ ہے کہ یہ امر باختلاف احوال مختلف ہے جس وقت خدا کے عموم کرم و قدرت اور اپنی عاجزی و احتیاج پر نظر ہو اور باوجود اس کے خسیس حقیر چیز کی ضرورت ہو۔ دوسرے سے سوال کرنا اور غیر کے سامنے ہاتھ پھیلانا قبول نہ کرے۔ اس قسم کا سوال خدا سے مضائقہ نہیں رکھتا۔ ہاں بلا ضرورت خسیس چیز مانگنا حماقت ہے۔ عمدہ شے مانگے کہ خدا کریم ہے اور ہر چیز پر قادر۔

ویسے بھی دنیا ذلیل اور اس کا تمام مال و متاع زیادہ ہونے کے باوجود بھی قلیل ہے۔ ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ (پارہ ۵، سورۂ نساء، آیت ۷۷)

تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے''۔ (کنز الایمان) وہ مسلمان کے لیے زاد مسافر ہے اور زاد بقدر حاجت درکار ہوتا ہے نہ کہ لادنے کو ولہٰذا اس میں زیادہ کی ہوس، کثرت کی طلب ناپسند ٹھہری۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾ (پارہ ۳۰، سورۂ تکاثر، آیت ۱، ۲)

تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے، یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

اور بے ضرورت شرعیہ غیروں کے دروازوں پر بھیک مانگنے کی اجازت نہیں۔ تو جب حاجت بھی ہو، اور غیر سے مانگنا ناپسندیدہ بھی ہو، اور زیادہ کی ہوس بھی مکروہ ہو تو پھر لازمی طور پر نمک کی کنکری بھی رب ہی سے مانگیں گے اور اس کی جگہ یہ نہ کہیں گے کہ نمک کا پہاڑ دے دے یا پیسے کی ضرورت ہے، تو کروڑ روپے دے دے کہ ایک پیسہ اور کروڑ اشرفی ذلیل و قلیل ہونے میں دونوں برابر ہیں۔ یہ کَرَّ اِلٰی مَامِنْہُ فَرَّ (''آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا'' یعنی ایک مصیبت سے چھوٹا دوسری میں جا پھنسا) ہو جائے گا۔ بخلاف آخرت کی نعمتوں کے اس میں زیادہ طلب کرنا ہمارے مقصد میں کامیابی ہے اور آخرت کے معاملے میں ربّ کریم کی عطائیں بھی غیر محدود ہیں۔ تو پھر ہم آخرت کے معاملے میں کم پر کیوں قناعت کریں۔ بلکہ جتنا ہو سکے آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیں۔

اپنے مرنے کی دعا نہ کرے

مسئلہ 6: رنج و مصیبت سے گھبرا کر اپنے مرنے کی دعا نہ کرے کہ مسلمان کی زندگی اس کے حق میں غنیمت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص شہید ہوا ایک سال بعد اس کا بھائی بھی مر گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں اس کو دیکھا کہ شہید سے جنت میں آگے جاتا ہے۔ خواب حضور اقدس ﷺ سے بیان کیا اور اس کی پیش قدمی پر تعجب کیا۔ فرمایا: جو پیچھے مرا کیا اس نے ایک رمضان کا روزہ نہ رکھا؟ اور ایک سال کی نماز ادا نہ کی؟ یعنی مقام تعجب نہیں کہ اس کی عبادت اس کی عبادت سے زیادہ ہے۔

پیارے بھائیو! وہاں کے لیے کیا جمع کیا کہ یہاں سے بھاگتا ہے۔ اگر موت کی شدت و سختی سے واقف ہو تو آرزو کرے، کاش! تمام دنیا کی تکلیف مجھ پر ہو اور چند روز موت سے مہلت ملے۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: رنج کے سبب سے موت کی آرزو نہ کرو۔ اگر ناچار ہو جاؤ تو کہو:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ

''خدایا مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے وفات دے جس وقت موت میرے حق میں بہتر ہو''۔(سنن ترمذی، ج ۳ ص ۳۰۱)

ایک شخص نے پوچھا لوگوں میں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: ''جس کی عمر دراز ہو اور کام اچھے''۔عرض کی لوگوں میں سے بدتر کون ہے؟ فرمایا: ''جس کی عمر بڑی ہو اور کام برے''۔

پس نیکوکار کے واسطے زندگی نعمت اور بدکار کے لیے زندگی سزا و بدلہ ہے اس کی بداعمالی کا۔مگر تمنا موت کی اس خیال سے کہ جس قدر جیوں گا زیادہ گناہ کروں گا، نادانی ہے۔اگر گناہوں کو برا جانتا ہے تو گناہ چھوڑنے پر چست و کمر بستہ ہو اور سچی توبہ کرے کہ آئندہ گناہوں سے باز رہوں گا۔اور عمر دراز طلب کرے تا کہ عبادت و ریاضت سے ان کا تدارک کرے۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ (پارہ ۱۲م، سورۂ ہود، آیت ۱۱۴)

بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہے''۔(کنز الایمان)

حضرت مریم علیہا السلام کا فرمانا:

یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا وَ کُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا ﴿۲۳﴾ (پارہ ۱۶، سورۂ مریم، آیت ۲۳)

کسی طرح میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی و بسری ہو جاتی۔(کنز الایمان)

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مذکورہ دعا اس سوچ کے پیش نظر کی تھی کہ لوگ کہیں ان کے اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے متعلق بدگمانی و انگشت نمائی کر کے گناہگار و مصیبت میں گرفتار نہ ہو۔(روح المعانی)

یہاں دعا ہلاکت کے معنی میں نہیں۔ بلکہ آرزو اور تمنا زمانہ ماضی کی ہے اور رنج و مصیبت سے گھبرانے کی قید اس لیے ہم نے ذکر کی کہ یہ دعا تو ربّ تعالیٰ سے ملنے کے شوق کے سبب سے ہے اور نیک لوگوں کا ربّ سے ملنے کا شوق درست ہے۔جیسا کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام دعا فرماتے ہیں:

Marfat.com

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ (پارہ ۱۳، سورۂ یوسف، آیت ۱۰۱)

مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں۔ (کنز الایمان)

اسی طرح جب دین میں فتنہ دیکھے۔ تو اپنے مرنے کی دعا جائز ہے حضور اقدس ﷺ سے منقول ہے:

اِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۳۶۶)

(اے اللہ عزوجل! جب تو کسی قوم کے ساتھ عذاب و گمراہی کا ارادہ فرمائے (ان کے اعمال بد کے سبب) تو مجھ بغیر فتنے کے اپنی طرف اٹھا لے)

حدیث شریف میں ہے: ''تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے مگر جب کہ اعتماد نیکی کرنے پر نہ رکھتا ہو۔

خلاصہ یہ کہ دنیوی مضرتوں سے بچنے کے لیے موت کی تمنا ناجائز ہے اور دینی مضرت کے خلاف سے جائز (یعنی دینی نقصان کے خوف سے موت کی تمنا جائز ہے) (درمختار)

کسی کے مرنے اور خرابی کی بددعا نہ کرے

مسئلہ 7: بغیر شرعی عذر کے کسی کے مرنے اور خرابی کی دعا نہ مانگے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں:

إِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ یَقُولُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ

''جب سنو تم کسی مرد کو کہ کہتا ہے لوگ ہلاک ہوں (یعنی جو شخص اوروں کی ہلاکت و خرابی چاہتا ہے) وہ سب سے زیادہ ہلاک و خراب ہوتا ہے۔ (صحیح ابن حبان، ج ۱۳ ص ۷۴) اور بعض ھلك الناس کو جملہ خبریہ کہتے ہیں۔ یعنی جو اوروں کو ہلاکت میں مبتلا و بُرا سمجھے، اور اپنے آپ کو ان سے اچھا یا بڑا جانتا ہے۔ سب سے زیادہ ہلاکت میں مبتلا اور بُرا ہے۔ حدیث شریف میں ہے ایک شرابی کو حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو آپ نے حد مارنے کا حکم دیا، کوئی اس کے دھول مارتا، کوئی جوتے۔ فرمایا: ''اس کو ملامت کرو''۔ کسی نے کہا تجھ کو خدا کا خوف نہ آیا، کسی نے کہا تو رسول اللہ ﷺ سے نہ شرمایا، ایک

Marfat.com

نے کہا اخزک اللہ ''اللہ تجھے خوار کرے''۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ کہو:

اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ۔

''خدایا! اس کو بخش دے، خدایا! اس پر رحم فرما''۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۸ ص ۳۱۲)

طفیل بن عمرو دوسی نے اپنی قوم کو شکایت کی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! دوس پر دعا کیجئے (دوس نامی ایک قبیلہ ہے اور طفیل بن عمرو کی مراد ان پر بددعا کرانا تھی۔ مگر رحمۃ للعالمین ﷺ نے ان کے حق میں بددعا نہیں بلکہ دعا فرمائی) فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِھِمْ (صحیح بخاری، ج ۳ ص ۱۰۷۳)

''خدایا! دوس کو ہدایت فرما اور ان کو یہاں لے آ''۔

اسی طرح جب ثقیف (یہ بھی عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے) کے پتھروں سے بہت مسلمان شہید ہوئے صحابہ نے گزارش کی، ان پر دعا کیجئے۔ فرمایا:

اللھم اھد ثقیفا

''یا الٰہی! ثقیف کو ہدایت فرما''۔ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۷۲۹)

جنگ احد میں ظالموں نے دندان مبارک سنگ ستم سے شہید کیا اور کفار طائف نے حضور ﷺ کے جسم نازنین پر اس قدر پتھر مارے کہ ایڑیاں مبارک خون سے آلودہ ہو گئیں مگر ان پر بھی دعائے ہلاک وخرابی نہ فرمائی۔ آپ اگر چاہتے وہ سب ہلاک ہو جاتے۔

قرآن کریم میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝۱۹۰ (پارہ ۲، سورۂ بقرہ، آیت ۱۹۰)

اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو۔ (بقرہ)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عطیہ کہتے ہیں۔ معتدین سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جو لوگوں کے کوسنے میں حد سے بڑھتے اور کہتے ہیں اللہ ان کو خوار کرے، اللہ ان پر لعنت کرے۔ (تفسیر معالم التنزیل، ج ۳ ص ۲۳۷)

مولانا یعقوب چرخی آیہ کریمہ:

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ (پارہ ۲۹، سورۂ قلم، آیت ۵۰)

''تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قرب کے خاص سزاواروں میں کیا''۔

کی تفسیر میں لکھتے ہیں: نصیب عارف کا یہ ہے کہ بلاؤں میں صبر کرے اور منکروں کے انکار سے متکبر نہ ہو، بلکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرے، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔

اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون

''خدایا! میری قوم کو ہدایت فرما کہ وہ جانتے نہیں''۔ (کنز العمال، ج ۱۶ ص ۶۷۹)

ہاں اگر کسی کافر کے ایمان نہ لانے پر یقین یا ظن غالب ہو اور اس کے جینے سے دین کا نقصان ہو یا کسی ظالم سے امید توبہ اور ترک ظلم کی نہ ہو اور اس کا مرنا، تباہ ہونا خلق کے حق میں مفید ہو تو ایسے شخص پر بددعا درست ہے۔

سیدنا نوح علیہ السلام نے جب دیکھا کہ قوم کے سرکش اپنے کفر و عناد سے باز نہ آئیں گے اور ود و سواع و یغوث و یعوق و نسر کو نہ چھوڑیں گے۔ (یہ ان کے بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے بت تو ان کے بہت تھے مگر یہ پانچ ان کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے ودّ تو مرد کی صورت پر تھا اور سُواع عورت کی صورت پر اور یغوث شیر کی شکل اور یعوق گھوڑے کی اور نسر کرگس کی، یہ بت قومِ نوح سے منتقل ہو کر عرب میں پہنچے اور مشرکین کے قبائل سے ایک ایک نے ایک ایک کو اپنے لئے خاص کر لیا۔

حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی:

رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ (پارہ ۲۹، سورۂ نوح، آیت ۲۶)

خدایا! زمین پر کافروں میں سے کوئی گھر والا نہ چھوڑ۔ (کنز الایمان)

اسی طرح حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبطیوں پر دعا کی۔

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ (پارہ ۱۱، سورۂ یونس، آیت ۸۸)

خدایا! ان کے مال مٹا دے اور ان کے دلوں پر سختی کر کہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک

Marfat.com

دردناک عذاب نہ دیکھیں۔ (کنز الایمان)

اور اسی قسم کے اغراض کے واسطے ہمارے پیغمبر ﷺ سے بھی احیاناً بعض کفار پر دعا کرنا ثابت ہے۔

کافر ہو جانے کی بددعا نہ کرے

مسئلہ 8: کسی مسلمان کو یہ بددعا نہ کرے کہ تو کافر ہو جائے، کہ بعض علماء کے نزدیک کفر ہے اور تحقیق یہ ہے کہ اگر کفر کو اچھا یا اسلام کو برا جان کر کہے، تو بلا شک وشبہ کفر ہے۔ ورنہ بڑا گناہ ہے کہ مسلمان کی بدخواہی حرام ہے۔ خصوصاً یہ بدخواہی کہ سب بدخواہیوں سے بدتر ہے۔

کسی مسلمان کو مردود اور ملعون نہ کہو

مسئلہ 9: کسی مسلمان پر لعنت نہ کرے اور اسے مردود وملعون نہ کہے اور جس کافر کا کفر پر مرنا یقینی نہیں، اس پر بھی نام لے کر لعنت نہ کرے۔ یہاں تک کہ بعض علماء کے نزدیک مستحق لعنت پر بھی لعنت نہ کہے۔ یونہی مچھر، ہوا اور جمادات وحیوانات پر بھی لعنت ممنوع ہے۔ (مگر بچھو وغیرہ بعض جانوروں پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''مسلمان بہت طعن کرنے والا اور لعن کرنے والا اور فحش وبیہودہ بکنے والا نہیں ہوتا''۔ (صحیح بخاری، ج ۵ ص ۲۲۴۷)

دوسری حدیث شریف میں ہے: ''بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہ وشفیع نہ ہوں گے''۔ (سنن کبریٰ للبیہقی، ج ۱۰ ص ۱۹۳)

تیسری حدیث شریف میں ہے: ''مسلمان کی لعنت مثل اس کے قتل کے ہے''۔ (کنز العمال، ج ۳ ص ۶۱۶)

چوتھی حدیث میں ہے: ''جب بندہ کسی پر لعنت کرتا ہے، وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ اس کے دروازے بند ہو جاتے ہیں کہ یہاں تیری جگہ نہیں۔ پھر زمین کی

Marfat.com

طرف اترتی ہے، اس کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں کہ یہاں تیری جگہ نہیں۔ پھر دائیں بائیں پھرتی ہے۔ جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی تو اگر جس پر لعنت کی، لعنت کے لائق ہے تو اس پر جاتی ہے ورنہ کہنے والے کی طرف پلٹ آتی ہے''۔ (ابوداؤد)

ایک مقام پر عورتوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے عورتو! صدقہ دو، کہ میں نے تمہیں دوزخ میں بکثرت دیکھا ہے۔ یعنی عورتیں دوزخ میں بہت پائیں۔ عرض کی، کس سبب سے؟ فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو''۔ (احسن الدعاء)

امام غزالی کیمیائے سعادت میں نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کے وقت سو بار شراب پی۔ ایک صحابی نے اس پر لعنت کی اور کہا کب تک اس کا فساد باقی رہے گا؟ حضور نے فرمایا: ''شیطان اس کا دشمن موجود ہے۔ وہ کفایت کرتا ہے۔ تو لعنت کر کے شیطان کا یار نہ ہو''۔ (کیمیائے سعادت)

اور ایک شخص نے شراب پی۔ لوگ اس کو مارتے اور لعنت کرتے۔ فرمایا: ''لعنت نہ کرو کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے''۔ (کیمیائے سعادت)

شریعت مطہرہ میں ظالموں اور سود کھانے والوں پر اور اس کے معاملے میں پڑھنے والوں پر اور اس شخص پر جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے اور جو بدعتی کو جگہ دے اور جو غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرے اور سوا ان کے اور گنہگاروں پر لعنت وارد ہے اور اگلے پیغمبر بھی کفار پر لعنت کرتے۔

لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ

(پارہ ٦، سورۂ مائدہ، آیت ٧٨)

لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر (کنز الایمان)۔ اور فرشتے بھی ان پر لعنت کی کرتے ہیں۔

اُولٰٓىٕكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَیْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی ہمیشہ اس میں

Marfat.com

رہیں۔(کنزالایمان، پارہ ۳،سورۂ آل عمران،آیت ۸۷،۸۸)

لعنت کے لغوی معنی ''دوری'' کے ہیں،اور شرعی اصطلاح میں لعنت سے مراد اللہ عزوجل کی رحمت اوراس کی جنت سے دوری ہے۔توکسی پرلعنت کرنے کے معنی یہ ہوئے کہ تو اللہ عزوجل کی رحمت وجنت سے دور ہو،اور کبھی طرد وابعاد جناب قرب اور رحمت خاص و درجہ سابقین بھی مراد لیتے ہیں۔

پہلے معنی کافروں کے لیے خاص ہیں۔جن کا کفر پر مرنا یقینی ہے جیسے ابوجہل،ابولہب، فرعون،شیطان،ہامان ان پرلعنت جائز۔انبیاء علیہم السلام جن پرلعنت کرتے تھے،اللہ کے بتائے ہوئے سے ان کے کافر مرنے سے واقف تھے اورفرشتے بھی انہیں پرلعنت کرتے ہیں جن کے بدانجام سے باعلام الٰہی واقف ہوتے ہیں یا انبیاء وملائکہ کافروں پر بوصف کفر لعنت کرتے ہیں۔

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ (پارہ۱،سورۂ بقرہ،آیت ۸۹)

اللہ کی لعنت منکروں پر۔(کنزالایمان)

کہتے ہیں: دوسری قسم گنہگاروں کو بھی شامل ہے۔جس جگہ قرآن یا حدیث میں لفظ لعنت کا عُصاۃ (گنہگارلوگ) کے حق میں وارد ہے۔وہاں دوسرے معنی مراد ہیں۔مگر جواز اس قسم کا بھی مقید بوصف عام مذموم ہے۔

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ (پارہ ۳،سورہ آل عمران،آیت ۶۱)

جھوٹوں پراللہ عزوجل کی لعنت'' (کنزالایمان)۔اور

لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (پارہ۸،سورۂ اعراف،آیت ۴۴)

ظالموں پرخدا کی لعنت'' (کنزالایمان)۔کہہ سکتے ہیں۔کسی شخص خاص پرلعنت نہیں کرسکتے۔

شیخ محقق فرماتے ہیں:لعنت کرنا کسی پر جائز نہیں،سوااس کے جس کے کافر مرنے کی

Marfat.com

مخبر صادق ﷺ نے خبر دی اور کافر مخصوص پر کہ اگر آخری وقت میں بھی ایمان لانے کا احتمال بھی ہو تو لعنت نہ کریں۔ (یعنی یہ احتمال ہے کہ ہوسکتا ہے فلاں کافر مرتے وقت ایمان لے آیا ہو۔ بعض مکار زمانہ اس کو بنیاد بنا کر بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں لینے کی کوشش کرتے ہیں ''میاں! کافر کو بھی کافر مت کہو! کیا معلوم کب مسلمان ہو جائے؟''۔ مقام غور تو یہ ہے کہ پہلے خود کافر کہہ چکے، پھر کہتے ہیں کافر مت کہو۔ حالانکہ خود قرآن مجید سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ کافر کو کافر ہی کہا جائے گا اور مؤمن کو مؤمن۔ کیا آپ غور نہیں کرتے کہ قرآن پاک میں جگہ جگہ کافروں کو یا ایھا الکافرون کہہ کر پکارا گیا ہے بلکہ قرآن پاک کی ایک مکمل سورت کا نام ہی سورۃ الکافرون رکھا گیا ہے۔

پیارے بھائیو! کوئی عاقل شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ جو شئ جس وقت جس حالت میں ہو اسے اس وقت اسی کی جنس سے پکارا جائے گا۔ مثلاً گندم جب تک اپنی اصل حالت پر باقی ہے اسے گندم ہی کہا جائے گا اور جب اسے پیس کر آٹا کر دیا جائے تو پھر اسے کوئی بھی گندم کہنے کو تیار نہیں ہوگا بلکہ آٹا ہی کہا جائے گا اور جب اس آٹے کی روٹی بنالی جائے تو پھر اسے آٹا نہیں بلکہ روٹی کا نام دیا جائے گا اور جب اس روٹی کو کھا کر فضلے کی شکل میں خارج کر دیا جائے تو پھر اسے روٹی نہیں بلکہ فضلہ کہا جاتا ہے۔ اس وقت ان حضرات کو یہ بات کیوں نہیں سوجھتی کہ گندم کو گندم مت کہو۔ کیا معلوم کب آٹا ہو جائے اور آٹے کو آٹا مت کہو۔ کیا معلوم کب روٹی ہو جائے وغیرہ۔ اگر ان لوگوں کی اس بات کو مان لیا جائے کہ ''کافر کو کافر مت کہو! کیا معلوم کب مسلمان ہو جائے'' تو اس سے لازم آتا ہے کہ پھر مسلمان کو مسلمان بھی نہ کہا جائے کہ کیا معلوم کب بد مذہب یا کافر ہو جائے۔

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ کتنے ایمان سے غافلوں کا مرتے وقت ایمان سلب کرلیا جاتا ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

دراصل اس طرح کی ناسمجھی والی باتیں کرنے والوں کا اس حیلے بہانوں کو پیش کرنے سے مقصود اصلی یہ ہوتا ہے کہ یہ حضرات جو چاہیں اللہ و رسول عزوجل و ﷺ کی شان میں

Marfat.com

گستاخیاں کرتے پھریں، جس طرح چاہیں اللہ و رسول عزوجل و ﷺ کو گالیاں دیتے رہیں۔ انہیں کوئی کچھ کہنے والا نہ ہو کہ میاں! کافر کو بھی کافر مت کہو، ہم تو پھر بھی کلمہ گو ہیں۔ مگر ان حضرات نے کلمہ طیبہ کے لوازمات کو بھلا دیا کہ حقیقۃً کلمہ گوئی سے مقصود اصلی تو وہی اللہ عزوجل و رسول ﷺ کی شان والا صفات کو دل سے تسلیم کر کے ان کی توقیر بجالانا ہے۔ صرف گوشت کے لوتھڑے یعنی زبان سے کلمہ طیبہ کو رٹ لینا کافی نہیں۔ کیا دیکھتے نہیں کہ ہمارے آقا ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں منافقین بھی بظاہر کلمہ پڑھتے تھے مگر ایمان سے انہیں دور کا بھی علاقہ نہیں تھا۔

اللہ عزوجل و رسول ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں کی گستاخانہ عبارتوں کو ملاحظہ کرنے کے لیے ان کی کتاب تحذیر الناس کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں عقیدۂ ختم نبوت سے انکار کیا گیا ہے۔ حفظ الایمان کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں اللہ کے بے عیب رسول ﷺ کو علم میں جانوروں، بچوں اور پاگلوں کے مساوی ٹھہرایا گیا ہے۔ براہین قاطعہ کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں اللہ عزوجل کے لیے جھوٹ ممکن بتایا گیا ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

طریقہ محمدیہ میں ہے۔ سو ایسے کسی شخص معین پر لعنت جائز نہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے محققین علماء یزید پر لعنت میں توقف کرتے ہیں باوجود اس کے کہ اس کے لشکر نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے اور اعزہ و اہل بیت کو ہزاروں بے رحمیوں اور سنگ دلیوں کے ساتھ شہید کیا اور کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا اس خبیث نے مسلم بن عقبہ مری کو مدینہ سکینہ پر بھیج کر سترہ مہاجرین و انصار تابعین کبار کو شہید کرایا۔ تین روز اہل مدینہ لوٹ اور قتل اور انواع مصائب میں مبتلا رہے اور فوج اشقیاء نے مسجد اقدس میں گھوڑے باندھے اور کسی کو وہاں نماز نہ پڑھنے دی۔ اہل حرم نے یزید کی غلامی پر بالجبر بیعت لی کہ چاہے بیچے چاہے آزاد کرے۔ جو کہتا میں خدا اور رسول کے حکم پر بیعت کرتا ہوں، اسے شہید کرتے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے گھر کی بے حرمتی کر چکے، خانہ خدا پر چلے۔ راہ میں مسلم بن عقبہ مر گیا۔ حصین بن نمیر نے مع فوج کثیر مکہ میں پہنچ کر بیت اللہ کو جلا دیا اور وہاں کے رہنے والوں پر طرح طرح کے ظلم و

ستم کیے، حتیٰ کہ حرمتِ حرم کو رسوا کرنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

یزید کی تکفیر اور اس کی لعن کے بارے میں تین گروہ ہیں: امام احمد اسے کافر اور لعنت اس پر جائز کہتے ہیں۔ اس لیے کہ اس نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کہا: ''میں نے ان کو اس کا بدلہ دیا جو انہوں نے قریش کے بزرگوں اور سرداروں کے ساتھ جنگ بدر میں کیا تھا''۔ اور یہ بات فی الواقع کفر ہے۔ سوا اس کے اور افعال و اقوال بھی اس روسیاہ سے منقول ہیں جو کفر و ارتداد پر صریح دال ہوں۔ شراب اور حرام کاری اس کے وقت میں علانیہ جاری ہوئی اور بے حرمتی حرمین شریفین اور وہاں کے باشندوں کی اس کے لشکر کے ہاتھ سے واقع ہوئی۔

بعض علماء اس کی تکفیر و لعن سے انکار کرتے اور کہتے ہیں، اجازت ان حرکتوں اور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کی اس سے بدلیل قطعی ثابت نہیں اور یہ کلمہ کہ میں نے ان سے جنگ بدر کا بدلہ لیا، بر تقدیر ثبوت، آحاد کے مرتبہ سے متجاوز نہیں ہو سکتا۔

والیقین لا یزول الا بیقین مثلہ کما تقرر فی موضعہ

غایت کار اس کا یہ ہے کہ فاسق و فاجر تھا اور احکام شرعیہ پر قائم نہ تھا اور فاسق پر لعنت جائز نہیں۔

فاضل قونوی شرح عمدۃ النسفی میں لکھتے ہیں: صاحب کبیرہ پر لعنت نہ کی جائے کہ ایمان اس کا اس کے ساتھ ہے۔ ارتکاب کبیرہ سے کم نہیں ہوتا اور مسلمان پر لعنت جائز نہیں۔

ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں قول شارح عقائد کی اس عبارت کا

نحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ فلعنہ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ

مع اس کے دلائل کے رد کرتے ہیں اور خلاصہ وغیرہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حجاج و یزید پر لعنت کرنا نہ چاہیے، اس لیے کہ پیغمبر ﷺ نے اہل قبلہ کی لعنت سے ممانعت فرمائی ہے اور جو حضور اقدس ﷺ سے لعنت کرنا بعض اہل قبلہ پر منقول ہے، اس سبب سے ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کا حال جانتے تھے اور لوگ نہیں جانتے تھے۔ شاید وہ شخص

Marfat.com

منافق ہو یا اللہ کے بتائے سے اس کا کفر پر مرنا حضور کو معلوم ہو۔

امام غزالی احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ حکم یزید کا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے لیے اصلاً ثابت نہیں اور بلا تحقیق مسلمان کی طرف نسبت کبیرہ کی جائز نہیں۔

بعض علماء اس کی تکفیر ولعن میں توقف کرتے ہیں اور یہی راجح اور یہی اسلم اور یہی ہمارے ائمہ کا مذہب اصح واقوم ہے۔

اصل اس باب میں یہ ہے کہ لعنت کرنا کسی پر ثواب نہیں۔ اگر کوئی شخص دن بھر شیطان پر لعنت کرتا رہے، کیا فائدہ ہو۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ بندہ اس قدر اپنا وقت وقوت ذکر و تلاوت و درود میں صرف کرے کہ اس سے ثواب عظیم ہاتھ آئے گا۔ کیونکہ اگر اس کام میں ہمارے لیے کچھ فائدہ ہوتا، پروردگار عالم ابلیس پر لعنت کرنے کا حکم دیتا۔ پس احتیاط اسی میں ہے کہ جس کے انجام سے اطلاع نہ ہو، اس پر لعنت نہ کرے۔ اگر وہ واقعی مستحق لعنت بھی ہے تب بھی اس پر لعنت کہنے میں وقت کو ضائع کرنا ہے۔ اور وہ جو لعنت کا مستحق نہیں اس پر لعنت کرنا بلا وجہ اپنے آپ کو گناہ کا مرتکب کرنا ہے۔

مسلمان پر لعنت کرنے والا خود ملعون ہے

امام عبداللہ یافعی ''مراۃ الجنان'' میں فرماتے ہیں: کسی مسلمان پر لعنت اصلاً جائز نہیں اور جو کسی مسلمان پر لعنت کرے وہ ملعون ہے، اور حدیث شریف میں بھی اسی طرف اشارہ واقع ہے:

لاینبغی للمؤمن ان یکون لعانا (ترمذی، ج ۴ ص ۳۷۱)

''کسی بھی مؤمن کو یہ بات زیب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو''۔

شیخ محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت کا شیوہ یہ نہیں کہ وہ لوگوں کو برا بھلا کہیں یا گالی دیں یا لعنت کریں بلکہ اہل سنت کا شیوہ تو ان چیزوں سے دور رہنا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِطَعَّانٍ وَلَا بِلَعَّانٍ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيءِ (صحیح بخاری، ج ۵ ص ۲۲۴۷)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''مسلمان بہت طعن کرنے والا اور لعن کرنے والا اور فحش و بیہودہ بکنے والا نہیں ہوتا''۔

بعض علماء فرماتے ہیں، اہل سنت کی خوبیوں میں سے ہے کہ کسی پر لعنت نہیں کرتے اور کسی کو کافر نہیں کہتے اور اہل بدعت کی برائیوں میں سے ہے کہ بعض ان کا بعض کو کافر کہتا اور بعض ان کا بعض پر لعنت کرتا ہے۔ (شیعہ خوارج کو کافر کہتے اور ان پر لعنت کرتے ہیں اور خوارج شیعہ کو کافر و ملعون جانتے ہیں۔ بلکہ اپنے مذہب والوں کی لعن و تشنیع میں باک نہیں کرتے۔ جو شخص ان کے حالات سے واقف ہے وہ خوب جانتا ہے کہ لعن و تکفیر تمام اہل بدعت خصوصاً شیعہ کا وظیفہ ہے)۔

لہٰذا ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ اگر کسی کے کلام میں ننانوے وجہ کفر کی نکلتی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی، تو مفتی پر واجب ہے کہ وجہ اسلام کی طرف میل کرے۔ (یعنی مفتی اس جانب مائل ہو اور اسی پر فتویٰ دے جس جانب اس متکلم کے کلام سے اس کے اسلام کا اور مسلمان ہونے کا پہلو نکلتا ہو)

فَاِنَّ الاِسلَامَ یَعلُو وَلَا یُعلٰی (بے شک اسلام ہمیشہ غالب رہنے والا ہے نہ کہ مغلوب ہونے والا) ولہٰذا ہمارے آئمہ فرماتے ہیں:

وَلَا نُکَفِّرُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ (درمختار، ج ۳ ص ۵۰)

''ہم اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہیں کہتے''۔

مگر یہاں ایک شدید فاحش مغالطہ بعض گمراہ بددین دیا کرتے ہیں کہ ان اقوال سے استدلال کر کے منکر کو ان ضروریات دین کی تکفیر بھی بند کرنی چاہیے۔ حالانکہ یہ خود کفر ہے۔

یہی ائمہ و علماء، کہ اقوال مذکورہ لکھ چکے، اور متعدد مقامات پر صراحت و وضاحت فرمائی کہ ''جو ضروریات دین سے کسی شے کے منکر کو کافر نہ جانے، خود کافر ہے، شفا شریف و وجیز امام کردری اور درمختار وغیرہا کتب معتمدہ میں ہے۔

مَن شَکَّ فِی کُفرِہٖ وَعَذابِہٖ فَقَد کَفَرَ

''جو ایسے کے کفر وعذاب میں شک لائے خود کافر ہو جائے''۔

ایک اور ننانوے وجہ کے یہ معنی ہیں کہ اس کے کلام میں سو پہلو نکلتے ہوں۔ ننانوے جانب کفر جاتے ہوں اور ایک طرف اسلام، تو معنی اسلام پر ہی حمل واجب ہے کہ باوصف احتمال اسلام (یعنی جب تک اس متکلم کے مسلمان ہونے کا احتمال باقی ہے، اس پر صورت مذکورہ میں کفر کا حکم لگانا جائز نہیں)۔ نہ یہ کہ جو ننانوے باتیں کفر کی کرے اور صرف ایک بات اسلام کی، تو اسے مسلمان کہا جائے گا۔

یہ کسی مسلمان کا مذہب نہیں۔ یوں تو یہودی بھی اللہ کو ایک موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک انبیاء کو نبی تورات مقدس کو کلام اللہ، قیامت و جنت و نار کو حق جانتے ہیں۔ یہ ایک کیا صدہا باتیں اسلام کی ہوئیں۔ پھر کیا انہیں مسلم کہا جائے گا؟ یا انہیں مسلمان کہنے والا خود کافر ہو جائے گا؟ بلکہ ہزارہا باتیں اسلام کی کرے اور ایک کفر کی۔ مثلاً قرآن عظیم و نماز پڑھے، روزہ رکھے، زکوٰۃ دے، حج کرے اور ساتھ ہی بت کو بھی سجدہ کرے، تو قطعاً کافر ہوگا۔

یونہی آئمہ دین وعلماء معتمدین نے تصریح فرمادی ہے کہ اہل قبلہ سے مراد وہ ہیں جو تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہی کی تکفیر جائز نہیں اور جو ضروریات دین سے ایک بات کا منکر ہو وہ اہل قبلہ سے ہے ہی نہیں۔ اس کی تکفیر میں شک بھی کفر ہے نہ کہ انکار (یعنی جو شخص ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو اس منکر کے کفر سے انکار تو دور کی بات ہے، اس کے کفر میں شک لانا بھی کفر ہے) شرح مواقف و حاشیہ چلپی و شرح فقہ اکبر و حواشی درمختار وغیرہا میں اس کی تحقیق ہے۔ بڑا حوالہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا دیا جاتا ہے، کہ وہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے۔ بے شک مگر جو حقیقۃً اہل قبلہ ہیں۔ نہ فقط وہ کہ کلمہ پڑھیں اور قبلے کو منہ کریں، اگرچہ کھلے کفر بکیں۔ خود سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ اپنی عقائد کی کتاب فقہ اکبر شریف میں فرماتے ہیں:

صفاته فی الازل غیر محدثة ولا مخلوقة فمن قال انها مخلوقة او محدثة او وقف فیها او شك فیها فهو کافر باللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ کی صفتیں ازلی ہیں، نہ حادث، نہ مخلوق، تو جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے، وہ کافر ہے''۔

مسلمان پر عذاب نازل ہونے کی دعا جائز نہیں

مسئلہ 10: کسی مسلمان کو یہ بددعا کہ تجھ پر خدا کا غضب نازل ہو اور تو آگ یا دوزخ میں داخل ہو، نہ دے کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت وارد ہے۔

مسئلہ 11: جو کافر مرا معاذ اللہ اس کے لیے دعائے مغفرت حرام ہے۔ (اس کی وضاحت بابِ اوّل میں گزر چکی ہے)

مسئلہ 12: یہ دعا کہ خدایا! سب مسلمانوں کے سب گناہ بخش دے جائز نہیں، کہ اس دعا سے ان احادیث کی تکذیب ہوتی ہے، جن میں بعض مسلمانوں کا دوزخ میں جانا وارد ہوا۔

مسئلہ 13: اپنے اور اپنے احباب کے نفس و اہل و مال و ولد پر بددعا نہ کرے۔ کیا معلوم کہ وقت اجابت ہو اور وقوع بلا ہو جائے پھر ندامت ہو۔

دیلمی وغیرہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

انی سئلت اللہ ان لا یقبل دعاء حبیب علی حبیبہ (تفسیر حقی، ج ۱۳ ص ۳۷۹)

''بے شک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بددعا قبول نہ فرمائے''۔

علامہ شمس الدین سخاوی اسے لکھ کر فرماتے ہیں، صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ اولاد پر ماں باپ کی بددعا رد نہیں ہوتی۔ تو اس حدیث کو ان سے توفیق دینی چاہیے۔

بددعا دو طور پر ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ داعی کا قلب حقیقۃً اس کا یہ ضرر نہیں چاہتا۔ یہاں تک کہ اگر واقع ہو تو خود سخت صدمے میں گرفتار ہو۔ جیسے ماں باپ غصے میں اپنی اولاد کو کوس لیتے ہیں۔ مگر دل سے اس کا مرنا یا تباہ ہونا نہیں چاہتے اور اگر ایسا ہو تو اس پر ان سے زیادہ بے چین ہونے والا کوئی نہ ہوگا۔ دیلمی کی حدیث میں اس قسم کی بددعا کے لیے وارد ہے کہ

Marfat.com

حضور رؤف رحیم، رحمۃ للعالمین ﷺ نے اس کا مقبول نہ ہونا اللہ تعالیٰ سے مانگا۔ نظیر اس کی وہ حدیث صحیح ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے عرض کی: ''الٰہی! میں بشر ہوں، بشر کی طرف غضب فرماتا ہوں، تو جسے میں لعنت کروں یا بددعا دوں اسے تو اس کے حق میں کفارہ واجر و باعث طہارت کر''۔

دوسرے اس کے خلاف کہ داعی کا دل حقیقۃً اس سے بیزار اور اس کے اس ضرر کا طلبگار ہے اور یہ بات ماں باپ کو معاذ اللہ اسی وقت ہوگی، جب اولاد اپنی شقاوت سے عقوق (نافرمانی، سرکشی) کو اس درجہ حد سے گزار دے کہ ان کا دل واقعی اس کی طرف سے سیاہ ہو جائے اور اصلاً محبت نام کو نہ رہے بلکہ عداوت آ جائے۔ ماں باپ کی ایسی ہی بددعا کے لیے فرماتے ہیں کہ رد نہیں ہوتی۔

مسئلہ 14: ایسی چیز کی دعا نہ کرے جو اسے پہلے سے حاصل ہو۔ مثلاً مرد کہے الٰہی! مجھے مرد کر دے (جب کہ مرد سے معنی لغوی مراد ہو اور اگر مرد بمعنی شجاع و دلیر یا مرد حقیقی مرد راہ خدا مراد لے تو استہزاء نہیں۔

مسئلہ 15: دعا میں حجر و تنگی نہ کرے۔ مثلاً یوں نہ مانگے کہ تنہا مجھ پر رحم فرما یا صرف مجھے اور میرے فلاں فلاں دوستوں کو نعمت بخش۔ حدیث میں ہے۔ ایک اعرابی نے دعا کی:

اللھم ارحمنی وارحم محمدا ولا ترحم معنا احدا

''الٰہی! مجھ پر رحم کر اور محمد ﷺ پر اپنی رحمت نازل فرما''۔ فرمایا حضور اقدس ﷺ نے لقد حجرت واسعا ''بے شک تو نے بڑی وسعت والی چیز کو تنگ کر دیا''۔

اے عزیز! رحمت الٰہی شامل انام ہے اور اس کا انعام عالم کو عام۔

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ (پارہ ۹، سورۂ اعراف، آیت ۱۵۶)

میری رحمت ہر شی کو گھیرے ہے۔ (کنز الایمان)

جو نیک بات اپنے لیے درکار ہو، جب تمام مسلمانوں کے لیے چاہے گا، اگر خود مستحق نہیں، اس خیر خواہی عام کی برکت سے مستحق ہو جائے گا یا یوں کہ ان میں بعض تو یقیناً ہر خیر،

Marfat.com

فلاح کے قابل ہیں، تو کسی کا طفیلی ہو کر پائے گا۔ بخلاف اس صورت کے کہ صرف اپنے یا اور بعض احباب کے لیے چاہی، باقی کے لیے پسند نہ کی، تو ایک تو عام مومنین کی بدخواہش، دوسرے کمال ایمان کا نقصان۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لا یُؤمِنُ أحدُکُم حتّٰی یُحِبَّ لأخیه ما یُحِبُّ لنفسه

''تم میں اس وقت تک کوئی کامل مومن نہیں ہوتا، جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہ ہی پسند نہ کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔ (سنن ترمذی، ج ۴ ص ۶۶۷)

اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اَلدِّینُ النَّصِیحَةُ لِکُلِّ مُسلِم (شرح البخاری لابن بطال، ج ۱۱ ص ۲۹۷)

''دین ہر مسلمان کی خیر خواہی کا نام ہے''۔

لہٰذا احادیث میں دعا کو عام کرنا یعنی اپنی دعا میں سب مسلمانوں کو شامل کر لینے کے بہت فضائل وارد ہوئے ہیں۔ جیسا کہ بابِ اوّل میں ذکر ہوئے۔

انیس 19 لوگوں کی دعاء قبول ہوتی ہے

اول 1: مضطر یعنی بے چین و پریشان حال۔

دوم 2: مظلوم اگرچہ فاجر ہو، اگرچہ کافر ہو۔

سوم 3: بادشاہ عادل۔

چہارم 4: مرد صالح۔

پنجم 5: ماں باپ کا فرمانبردار۔

ششم 6: مسافر۔

متعدد احادیث میں ارشاد ہوا کہ ''اس کی دعا ضرور مستجاب ہے، جس میں کچھ شک نہیں''۔ (جس کا ذکر باب دوم میں گزرا)

ہفتم 7: روزہ دار

Marfat.com

ہشتم 8: مسلمان، کہ مسلمان کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا مانگے۔

کیونکہ یہ دعا نہایت جلد قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا: ''یہ دعا حاجی و غازی و مریض و مظلوم کی دعاؤں سے بھی زیادہ جلد قبول ہوتی ہے''۔ (شعب الایمان)

بلکہ تیسری حدیث شریف میں ارشاد ہوا کہ ''اس سے زیادہ جلد قبول ہونے والی کوئی دعا نہیں''۔ (ترمذی)

چوتھی حدیث شریف میں آیا: ''یہ دعا رد نہیں ہوتی''۔ (بزار)

نہم 9: اولاد کی دعا والدین کے حق میں۔

''ابو نعیم واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ مصطفی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ چار آدمیوں کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں: بادشاہ عادل، وہ شخص کہ اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا کرے اور مظلوم کی دعا اور وہ شخص جو اپنے والدین کے لیے دعا کرے''۔ (ابو نعیم)

یازدہم 11: حاجی کی دعا جب تک اپنے گھر پہنچے۔ حدیث شریف میں ہے: جب تو حاجی سے ملے، اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لیے استغفار کرے، قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ مغفور ہے۔ (مسند احمد)

دوسری حدیث شریف میں ہے: ''حاجی کی دعا رد نہیں ہوتی جب تک پلٹے''۔

(بیہقی و دیلمی)

دوازدہم 12: عمرہ کرنے والا۔ حدیث شریف میں ہے: ''حج و عمرہ والے خدا کے مہمان ہیں۔ جو مانگیں انہیں دیتا ہے اور جو دعا کریں قبول فرماتا ہے۔ (بیہقی)

سیزدہم 13: مریض کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں: ''جب بیمار کے پاس جاؤ اس سے اپنے لیے دعا چاہو کہ اس کی دعا مثل دعائے ملائکہ ہے۔ (ابن ماجہ)

دوسری حدیث شریف میں ہے: ''مریض کی دعا رد نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ اچھا ہو''۔

(بیہقی، دیلمی)

Marfat.com

چہاردہم 14: ہر وہ مؤمن جو بلائے دنیوی جسمانی میں مبتلا ہو۔ یہ مریض سے عام ہے۔ حدیث شریف میں ہے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد ہوا: ''اے سلمان! بے شک مبتلاء کی دعا مستجاب ہے''۔ (الدیلمی)

دوسری حدیث شریف میں ہے: ''مومن مبتلاء کی دعا غنیمت جانو''۔ (ابوالشیخ)

پانزدہم 15: جو یاد خدا بکثرت کرتا ہو۔

حدیث شریف میں ہے: ''تین شخصوں کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ خدا کی یاد بکثرت کرے اور مظلوم اور بادشاہ عادل''۔ (بیہقی)

شانزدہم 16: جو تنہا جنگل میں (جہاں اسے اللہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو) کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ پیارے مصطفی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تین مقامات ایسے ہیں کہ ان میں بندے کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ ان میں سے ایک وہ آدمی ہے جو جنگل میں ہو کہ اسے اس کے رب عزوجل کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو اس حالت میں وہ کھڑا ہو اور نماز ادا کرے''۔ (ابونعیم)

ہفدم 17: غازی کہ کفار سے جہاد کرنے کے لیے نکلے جب تک واپس آئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ چار دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ حاجی کی دعا جب تک لوٹ نہ آئے اور غازی کی دعا یہاں تک کہ واپس نہ ہو۔ (دیلمی)

خصوصاً جب کہ معاذ اللہ اور ساتھی بھاگ جائیں اور یہ ثابت قدم رہے۔

ہشدہم 18: جس شخص پر کسی نے احسان کیا۔ اپنے محسن کے حق میں اس کی دعا رد نہیں ہوتی۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی ﷺ دعاء المحسن الیہ للمحسن لایرد۔ (کنزالعمال، ج ۲ ص ۹۸)

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ جس شخص پر کسی نے احسان کیا۔ اس کی دعا اپنے محسن کے حق میں رد نہیں ہوتی۔

نوزدہم 19: مسلمانوں کی جماعت، کہ مل کر دعا کریں۔ اس طرح کہ بعض دعا کریں، بعض آمین کہیں۔

لا یجتمع ملاء فیدعو بعضھم ویؤمن بعضھم الا اجابھم اللہ تعالیٰ۔

مسلمانوں کے اجتماع میں سے بعض دعاء کریں اور بعض آمین کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ (المستدرک للحاکم، بیہقی)

تین 3 ایسے اعمال صالحہ جن میں کسی دعا کی حاجت نہیں

وہ اعمال صالحہ جن کے کرنے والے کو کسی دعا کی حاجت نہیں رہتی بلکہ ہر حاجت ان اعمال کے طفیل ہی پوری ہو جاتی ہے۔ وہ تین قسم کے اعمال ہیں۔

اول: درود شریف

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جب چوتھائی شب گزرتی تھی، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر فرماتے، ''اے لوگو! خدا کو یاد کرو، خدا کو یاد کرو۔ آئی راجفہ (صور اسرافیل کا پہلا نفخہ، یعنی پہلی بار صور پھونکنا کہ جس سے قیامت قائم ہوگی) اس کے بعد آتی ہے رادفہ (صور اسرافیل کا دوسرا نفخہ، یعنی دوسری بار پھونکنا کہ جس سے مخلوق دوبارہ اٹھائی جائے گی اور حشر برپا ہوگا) آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جو اس میں ہیں''۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں دعا بہت کیا کرتا ہوں اس میں حضور ﷺ کے لیے کس قدر مقرر کروں۔ فرمایا ''جتنی چاہے'' میں نے عرض کی چہارم۔ فرمایا ''جس قدر چاہے'' اور زیادہ کرے، تو تیرے لیے بہتر ہے''۔ میں نے عرض کی نصف۔ فرمایا ''جتنی چاہے، اور زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے''۔ میں نے عرض کی، اپنی کل دعا حضور کے لیے کر دوں۔ یعنی اپنی کل دعا کے عوض حضور ﷺ پر درود بھیجا کروں۔ فرمایا ''ایسا کرے گا

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ تیرے سب کاموں میں کفایت کرے گا اور تیرے گناہ بخش دے گا۔

(مسند احمد، سنن ترمذی وحاکم)

ایک شخص نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی تہائی دعا حضور کے لیے کروں۔ فرمایا ''اگر تو چاہے''۔ عرض کی دو تہائی۔ فرمایا ''ہاں''۔ عرض کی کل دعا کے عوض درود مقرر کروں۔ فرمایا ''ایسا کرے گا تو خدا تیرے دنیا و آخرت کے سب کام بنادے گا''۔

(مسند احمد)

اور بے شک درود سرور عالم ﷺ کے لیے دعا ہے اور جس قدر اس کے فوائد و برکات درود شریف پڑھنے والے پر عائد ہوتے ہیں ہرگز ہرگز اپنے لیے دعا میں نہیں بلکہ ان کے لیے دعا تمام امت مرحومہ کے لیے دعا ہے کہ سب انہی کے دامن دولت سے وابستہ ہیں۔

دوم: ذکر اللہ

حدیثِ قدسی میں ہے:

من شغله ذکری عن مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین

''جسے میری یاد میرے مانگنے سے باز رکھے۔ میں اسے بہتر اس عطا کا بخشوں جو مانگنے والوں کو دوں''۔ (شعب الایمان، ج ۱ ص ۴۱۳)

اسی واسطے حضرت سالم بن عبداللہ نے تمام مدت وقوف میں ذکر الٰہی پر اقتصار کیا اور تا غروب آفتاب یہ کہتے رہتے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

''اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے ہے ساری بادشاہت اور سب خوبیاں اسی کو، اسی کے دست قدرت میں ہیں ساری بھلائیاں اور وہ ہر شی پر قادر ہے''۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ

''اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو ہمارا رب اور ہمارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے''۔

سوم: تلاوت قرآن مجید

نبی کریم ﷺ اپنے رب جلیل تبارک وتعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں:

من شغله القرآن عن ذکری و مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام الله علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۱۸۴)

''جسے تلاوت قرآن مجید میرے ذکر اور میرے سوال سے روک دے اسے افضل اس کا دوں، جو تمام سائلین کو عطا کروں''۔ پھر فرمایا: ''اور بزرگی کلام الٰہی کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے بزرگی رب العزت جل جلالہ اس کی تمام مخلوق پر''۔

دعا سے متعلق چند نفیس سوال و جواب

سوال اول

اپنی عاجزی اور پروردگار تبارک وتعالیٰ کی رحمت پر نظر کر کے دعا و سوال بہتر ہے یا قضا پر راضی ہو کر ترک اولیٰ ہے؟

جواب: بعض علماء ترک دعا کو اولیٰ جانتے ہیں۔ امام واسطی فرماتے ہیں: جو خدائے تعالیٰ نے تیرے لیے ٹھہرا دیا، وہ اس سے بہتر ہے جو تو مانگتا ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بلا کے وقت دعا نہ مانگی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ کچھ حاجت ہے؟ فرمایا۔ ہاں، مگر نہ تم سے۔ کہا خدا سے عرض کیجئے۔

حَسْبِیْ مِنْ سُوَالِیْ عِلْمُهٗ بِحَالِیْ

(مجھے سوال کرنے کی حاجت نہیں وہ میرے حال سے اچھی طرح واقف ہے)

ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں کہ اس کلمہ کی برکت سے جلنے سے محفوظ رہے۔ سات دن یا چالیس دن آگ میں رہے اور اس وقت سولہ برس کے تھے۔

علماء کہتے ہیں: جو چیز بے مانگے ملتی ہے، اس سے کہ مانگنے سے حاصل ہو، بہتر ہوتی

Marfat.com

ہے۔ دیکھو! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہدایت کی تمنا کی۔ حضرت محمد ﷺ کو یہ دونوں رحمتیں حضرت ابراہیم وحضرت موسیٰ علیہما السلام سے بہتر وافضل حاصل ہوئیں۔

زبان سے دعا دل سے رضا

بعض کہتے ہیں بہتر یہ ہے کہ زبان سے دعا کرے اور دل سے خدا کے حکم وقضا پر راضی رہے تا کہ دونوں فائدے ہاتھ آئیں۔

بعض کہتے ہیں جس بات میں لذت نفس اور ذاتی مفاد شامل ہو وہاں دعا کو ترک کرتے ہوئے راضی برضائے مولیٰ رہنا افضل ہے۔ وہاں سکوت وترک دعا افضل ہے اور جس میں دین وشرع کی ترقی یا کسی دوسرے مسلمان کا فائدہ ہے اس کا مانگنا مناسب۔

بعض علماء فرماتے ہیں جس وقت دل دعا کی طرف اشارہ کرے اور اس سے اپنا مقصود ومطلوب حاصل ہوتا دکھائی دے تو دعا بہتر ہے اور جب دل سکوت کی طرف اشارہ کرے، تو سکوت اولیٰ اور یہ قول تمام اقوال سے صحیح تر ہے۔

اکثر امور، خصوصاً مباحات ومندوبات میں دل کا فتویٰ اعتبار تمام رکھتا ہے۔ اسی واسطے کہتے ہیں: دعا وترک میں ترجیح وقت پر ظاہر ہوتی ہے۔

عام مسلمانوں کے لیے اس بات میں تمیز کرنا مشکل ہے کہ ابھی میرے دل میں جو بات آ رہی ہے، آیا یہ میرے دل کی جانب سے ہے یا نفس کی سرکشی کے باعث یا پھر شیطان کے بہکاوے سے ہے۔ قرآن وحدیث میں مطلقاً اس کی طرف ترغیب فرمائی، کہ احکام شرعیہ میں کثیر غالب ہی پر لحاظ ہوتا ہے۔

ہر روز کم از کم بیس بار دعا واجب ہے۔ کیونکہ فرض نمازیں بیس ۲۰ ہیں۔ ۲ فجر ۴ ظہر ۴ عصر ۳ مغرب ۴ عشاء ۳ وتر میں۔ اور سورۂ فاتحہ تو مکمل دعا ہے بالخصوص یہ آیت:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (سورۂ فاتحہ، آیت ۵)

ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ (کنز الایمان)

اور حدیث شریف میں الحمدللہ کو افضل دعا فرمایا وہ بھی سورۂ فاتحہ میں ہے:

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

''سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا''۔(کنز الایمان)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

وَأَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا إِلٰہَ إِلا اللہ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ

سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور سب سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

(شعب الایمان، ج ۴ ص ۹۰)

درود شریف بھی دعا ہے کہ باجماع امت مرحومہ عمر میں ایک بار ہر مسلمان پر فرض قطعی اور محققین کے نزدیک ہر بار جب بھی حضور پرنور ﷺ کا ذکر آئے واجب ہے۔

سوال دوم

دعائے تفویض (تفویض کے معنی ہیں اپنا معاملہ کسی کے سپرد کر دینا۔ تو مطلب یہ ہوا کہ جب بندہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا، تو پھر دعا کیوں کرتا ہے کہ مجھے فلاں بھلائی عطا کر دے۔ وہ جو چاہے کرے) جو شخص اپنا کام کسی کے سپرد کرتا ہے، آپ اس میں دخل نہیں دیتا۔

جواب: تفویض کے یہ معنی ہیں کہ بندہ جس کام کے نفع ونقصان سے واقف نہ ہو، اسے اپنے مولیٰ جو حکیم بھی ہے، کریم بھی ہے، اور علیم بھی ہے اس کے سپرد کرے۔ وہ مصلحت اس کی اس سے بہتر جانتا ہے۔ نہ یہ کہ جو بات قطعاً اس کے حق میں بہتر ہے، مانند جنّت وایمان ومحبت خدا کے، اس کے طلب نہ کرے یا جو بات بالیقین نقصان دہ ہے، مثلاً کفر وشرک و معصیت ودوزخ کے، اس سے پناہ نہ چاہیے۔ بلکہ جس بات کا انجام معلوم نہیں۔ اس سے متعلق سوال کرنا بھی تفویض کے منافی نہیں، بلکہ جائز ہے۔ کیونکہ دعائے استخارہ میں وارد ہے۔ ''یا الٰہی! یہ کام اگر میرے دین ودنیا وانجام میں بہتر ہے، تو مجھے اس کی توفیق دے۔ ورنہ مجھ کو اس سے باز رکھ اور میرا دل اس سے پھیر''۔

البتہ جس چیز میں نقصان یقینی ہے، اس کی طلب کرنا یا جس کا نفع ونقصان معلوم نہیں

بغیر شرط خیر وصلاح کے مانگنا تفویض کے منافی و بے جا ہے۔

سوال سوم

جو مقدر ہے وہی ہوگا۔ پھر دعا سے کیا فائدہ؟

جواب: دعا سے بلا رد ہوتی ہے۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ ''قضا دعا کے سوا کسی چیز سے رد نہیں ہوتی اور سوا نیکی کے کوئی چیز عمر کو زیادہ نہیں کرتی''۔

دوسری حدیث میں ہے: ''دعا اس چیز سے کہ نازل ہوئی اور اس سے کہ جو ابھی تک نازل نہ ہوئی، فائدہ بخشتی ہے اور بے شک بلا نازل ہوتی ہے اور دعا اس کو مل جاتی ہے تو دونوں آپس میں مدافعت کرتی رہتی ہیں''۔

یعنی بلا اترنا چاہتی ہے اور دعا اس کو روکتی ہے۔ یہاں تک کہ قیامت تک نہیں اترنے دیتی۔

مگر یہ رد بھی قضا کے موافق ہے جس طرح ہر شئ کا وجود کسی سبب کے رابطے سے ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر چیز کے روکنے اور دفع کرنے کے لیے بھی ایک سبب مقرر ہے۔ جس طرح سپر یعنی ڈھال وار روکنے کا ایک سبب ہے، بالکل اسی طرح دعا بلاؤں کو روکنے کے لئے سپر کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ جب سپر لینا قضا کے خلاف نہیں، تو دعا کیونکر منافی ہوسکتی ہے۔

تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ قضا دو قسم ہے: ایک تقدیرِ مبرم ہے۔

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ

یعنی جو ہونا تھا اسے لکھ کر قلم خشک ہوگیا۔ مراد یہ کہ اللہ عزوجل کے لکھنے میں تبدیلی ممکن نہیں جو لکھ دیا گیا وہ ہو کر رہے گا''۔ دوسری معلق جس کا بیان اس آیت میں ہے:

وَ مَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّ لَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ (پارہ، ۲۲، سورۂ فاطر، آیت ۱۱)

''اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے''۔ (کنز الایمان)

مفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: بعض اسباب سے عمر میں کمی زیادتی ہوتی ہے اور وہ بھی لوح محفوظ میں لکھی ہے۔ پس قضا میں تغیر، قضا کے مطابق روا ہے۔ مثلاً مقدر ہے

کہ زید کی عمر ساٹھ برس کی ہوگی اور جو حج کرے گا، اسی 80 برس زندہ رہے گا۔

یہ قضا میں تغیر نہیں بلکہ اس سے مراد یہاں وہ شَیٔ ہے جو تقدیر میں لکھی گئی ہو جیسا کہ ابھی مثال گزری کہ ''مقدر ہے کہ زید کی عمر ساٹھ برس کی ہوگی اور اگر حج کرے گا تو اسی برس زندہ رہے گا'' تو اس کی مثال میں زید کی عمر مقضیٰ بہ ہے جو ساٹھ سے بدل کر اسّی تک بڑھا دی جائے گی۔

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں:

اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم۔ (کنز العمال، ج ۲ ص ۶۹)

''دعا بکثرت مانگ کہ دعا قضائے مبرم کو رد کر دیتی ہے''۔

حضور پرنور ﷺ فرماتے ہیں:

الدعاء جند من اجناد اللہ مجند یرد القضاء بعد ان یبرم

''دعا اللہ تعالیٰ کے لشکروں سے ایک بندھا لشکر ہے (یعنی ہر طرح کے جنگی سامان سے لیس ہے) کہ قضا کو رد کر دیتا ہے بعد مبرم ہونے کے''۔ (کنز العمال، ج ۲ ص ۶۳)

تقدیر معلق کی دو اقسام

اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ قضائے معلق کی دو قسمیں ہیں: ایک معلق محض، اس کے معلق ہونے کا ذکر لوح محفوظ میں یا ملائکہ کے رجسٹروں میں بھی ہے۔ عام اولیائے کرام جن کے رسائی یہاں تک ہے۔ اور اس میں تغیر و تبدل سے متعلق وہ باخبر ہوتے ہیں تو بسا اوقات سخت حاجات کے وقت اس کے دفع پر دعا فرما دیتے ہیں۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم ہے جو رَد کی صلاحیت رکھتی ہے اور یہ تقدیر علم الٰہی میں تو معلق ہے۔ مگر اس کے معلق ہونے کا ذکر لوح محفوظ میں یا ملائکہ کے رجسٹروں میں موجود نہیں۔ وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہیں۔ مگر خاص اولیائے کاملین جن کا مقام دیگر اولیاء سے افضل، اعلیٰ و ارفع ہے۔ (جیسے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ، داتا صاحب، خواجہ صاحب، وغیرہ، مزید معلومات کے لئے ''بہجۃ الاسرار'' کا مطالعہ فرمائیں) یہ اس کے معلق

Marfat.com

حقیقی ہونے پر مطلع ہوتے ہیں، اور انہیں اس کے دفع کرنے کی اجازت عطا ہوتی ہے۔ اور عام مؤمنین اور اولیاء حسبِ عادت جب ایسی تقدیر کے بارے میں دعا کرتے ہیں تو ربّ تعالیٰ ان پیاروں کی دعاؤں کے طفیل اس کو ٹال دیتا ہے۔

اللہ کے سوا غیروں سے مانگنے کی مذمت

ربّ تعالیٰ کے سوا غیروں سے سوال قبیح لذاتہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے: ''سوال فواحش سے ہے اور فواحش حرام ہیں''۔ پیغمبر خدا ﷺ نے ابوبکر اور ثوبان اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس بات پر بیعت لی کہ سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی سے سوال نہ کریں۔ یہاں تک کہ اگر کوڑا اگر جاتا، گھوڑے سے اتر کر اٹھا لیتے۔ مگر کسی سے نہ کہتے کہ ہمیں کوڑا اٹھا دے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اصحابِ صفہ کی تعریف کرتا ہے:

یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا (پارہ ۳، سورۂ بقرہ، آیت ۲۷۳)

''لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے''۔ (کنز الایمان)

علماء فرماتے ہیں: ''ترک سوال ہر حال میں اولیٰ ہے کہ خدائے تعالیٰ ہر شخص کے رزق کا کفیل ہے''۔

حدیث شریف میں ہے: ''بھوکا اور حاجت مند اگر اپنی حاجت لوگوں سے چھپائے۔ خدائے تعالیٰ رزق حلال سال بھر تک اسے عنایت کرے''۔

وَمَامِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا (پارہ ۱۲، سورۂ ہود، آیت ۶)

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔

نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاکُمْ (پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۳۱)

ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی۔ (کنز الایمان)

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''جو کسی کو برا نہ کہے اور کسی کے دروازے پر نہ جائے اور کسی سے سوال نہ کرے، وہ دنیا و آخرت میں باعزّت ہے''۔

Marfat.com

بعض مفسرین کرام یہ آیت:

وَ اِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ (پارہ ۳۰، سورۂ انشراح، آیت ۸)

اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔ (کنز الایمان)

کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اپنے رب ہی سے مانگ، دوسرے سے سوال نہ کر۔ اور

وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ (پارہ ۳۰، سورۂ لیل، آیت ۱۳)

''بے شک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں'' کے تحت میں تحریر کرتے ہیں:

فمن طلبه من غيرنا فقد اخطاء

''تو جو اسے ہمارے غیر سے طلب کرے وہ خطا پر ہو''۔

موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے: ''جانور کے واسطے گھاس اور ہانڈی کے لیے نمک بھی مجھی سے مانگ''۔

علماء فرماتے ہیں: ''خدائے تعالیٰ سے سوال کرنا عزت اور غیروں سے مانگنا ذلت کا باعث ہے''۔

جو شخص آدمی سے سوال کرتا ہے، تین خرابیوں میں پڑتا ہے:

پہلی خرابی

خلق کی نگاہ میں ذلیل وخوار ہو جاتا ہے۔ ہر ایک کے سامنے عاجزی کرنی پڑتی ہے۔ بندے کو لائق نہیں کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی اور کے سامنے ذلت وخواری اٹھائے۔

دوسری خرابی

محتاجی ظاہر کرنا مولیٰ کی شکایت ہے۔ جو غلام براہ احسان فراموشی ونمک حرامی اپنے مولیٰ کے انعام وعطا پر قناعت نہ کرے اور دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلائے گویا زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ میرا مولیٰ مجھے بھوکا ننگا رکھتا ہے اور اتنا بھی نہیں دیتا کہ جس سے میری حاجت پوری ہو جائے۔

نقل ہے، ایک عابد کسی پہاڑ پر رہتا تھا۔ وہاں انار کا درخت تھا۔ ہر روز تین انار اس

Marfat.com

میں آتے۔ انہیں کھاتا اور عبادت کرتا۔ حق عزوجل کو امتحان منظور ہوا۔ ایک روز انا رنہ لگے صبر کیا، دو روز اور یہی ماجرا گزرا۔ تیسرے دن گھبرا کر پہاڑ سے نیچے اترا۔ اس کے نیچے ایک نصرانی رہا کرتا تھا اس سے سوال کیا۔ نصرانی نے چار روٹیاں دیں۔ اس کا کتا بھونکنے لگا۔ عابد نے ایک روٹی اسے ڈال دی۔ کتے نے کھا کر پھر پیچھا کیا۔ دوسری روٹی ڈال دی، کتے نے وہ بھی کھالی مگر پیچھا نہ چھوڑا۔ جب چاروں کھالیں اور بھونکنے سے باز نہ آیا۔ عابد نے کہا اے حریص ناحق کوش! (یعنی ناحق بات میں کوشش کرنے والے) تجھے شرم نہیں آتی کہ میں تیرے گھر سے بھیک مانگ کر لایا اور تو نے مجھ سے سب چھین لیا۔ اب بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ کتے نے کہا: ''میں تجھ سے زیادہ بے شرم نہیں کہ جس مالک نے برسوں بے محنت و مشقت ایسا نفیس رزق تجھے کھلایا، تین روز نہ دینے پر اتنا گھبرا گیا کہ اس کے دشمن کے گھر بھیک مانگنے آیا''۔

تیسری خرابی

جس سے سوال کرتا ہے، اسے ناحق رنج دیتا ہے کہ اگر وہ سوال رد کر دے تو لوگوں سے شرمندگی و ندامت ہو اور جو خلق سے شرما کر دے تو دل پر گراں گزرے اور آخرت میں مفید نہ ہو۔ بلکہ بسبب ریا کاری کے مضر ہو۔ ایسے شخص سے سوال کرنا گویا جبراً تاوان طلب کرنا ہے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں: ''جس کو جانے کہ یہ لوگوں کی شرم سے دیتا ہے اس سے لینا ممنوع ہے'' اور جو سوال سے خوش ہوتا اور بطیب خاطر دیتا ہے (یعنی خوش دلی کے ساتھ دیتا ہے) اس سے جائز ہے بعض اوقات سوال اس پر بھی ناگوار گزرتا ہے۔ خصوصاً اس شخص کا جو بہت سوال کیا کرتا ہے۔ پس بندے کو لائق ہے کہ خدا ہی سے سوال کرے کہ وہ مانگنے سے ناخوش نہیں ہوتا۔ نہ بار بار عرض کرنے سے ناراض ہوتا ہے بلکہ اور زیادہ راضی و خوش ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: ''جس کے پاس اتنا مال ہو جو اسے کفایت کرے اور وہ پھر بھی سوال کرے، تو قیامت کے دن اس کے منہ کا گوشت گل کر گر پڑے گا کہ ہڈی کے سوا

Marfat.com

کچھ باقی نہ رہے گا''۔

دوسری حدیث شریف میں آیا ہے: وہ جو کچھ لیتا ہے، دوزخ کی آگ ہے۔ اب چاہے بہت لے یا تھوڑی۔ کسی نے عرض کی یارسول اللہ! کس قدر رکھتا ہو تو سوال نہ کرے۔ فرمایا صبح وشام کا کھانا اور ایک روایت میں پچاس درہم کہ ایک آدمی کو سال بھر کفایت کرتے ہیں اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ موسم صدقات جہاں سال بھر میں ایک بار آتا ہے۔ اگر ان دنوں اتنا کھانا جس سے زندگی قائم ہے، ایک سال کا قوت (خوراک) نہیں رکھتا یا سال بھر کے لائق کپڑا موجود نہیں اور اس عرصے میں نہ ملنے کی امید، نہ کمانے پر قدرت تو اس کو سوال درست ہے اور جو ہر روز سوال کرتا ہے، اسے دوسرے دن کے لیے بھی سوال کرنا جائز نہیں۔ اصل یہ ہے کہ سوال بقدر حاجت درست ہے۔ اور ہر شخص کی حاجت بھی مختلف ہوتی ہے کیونکہ ہر شخص کی حالت ہر وقت ہر حال میں ایک جیسی نہیں ہوتی۔ تو جس وقت جس چیز کی حاجت ہے اس وقت اس چیز کا سوال کرنا جائز ہے۔

پس غیر خدا سے سوال فی نفسہ قبیح یعنی برا ہے اور اس کی اجازت صرف ضرورت کی وجہ سے دی گئی ہے۔

الضرورات تبیح المحظورات

یعنی ضرورتیں ممنوعہ اشیاء کو مباح یعنی جائز کر دیتی ہیں۔ تو جو شخص اتنی قدرت و طاقت نہیں رکھتا کہ کما کر کھا سکے یا اتنا لباس نہیں کہ جس سے اپنا ستر چھپا سکے یا گھر سونے، بیٹھنے کے لائق نہیں اور یہ ان ضروریات کو محنت مزدوری کر کے بھی حاصل نہیں کر سکتا تو اسے شرائط کے ساتھ سوال کرنے کی اجازت ہے۔

اگر کمانے پر قدرت ہو تو کما کر گزارہ کرے اور سوال سے باز رہے۔ ہاں اگر طالب علم ہے کہ کسب معاش کی وجہ سے طلب علم میں خلل واقع ہوگا تو بقدر حاجت سوال کر سکتا ہے۔ بخلاف عابد کے وہ کسب کرے، اگرچہ عبادت میں حرج ہو۔ وجہ فرق ظاہر ہے کہ کسب حلال خود افضل عبادت سے ہے۔ تو اس میں دونوں مقصود حاصل ہوتے ہیں۔ بخلاف علم

Marfat.com

کے اس سے جو مطلوب ہے، کسب سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ مع ہذا طلب علم فرض عین ہے یا فرض کفایہ اور عبادات نافلہ کے لیے فراغت اصلاً فرض نہیں۔ اسی طرح اس دینی کتاب کو جس کی حاجت رکھتا ہے فروخت کرنا ضروری نہیں۔ ہاں جس کتاب کی حاجت نہ ہو اور جا نماز اور اسی قسم کا اسباب کہ حاجت سے زیادہ ہو بیچ ڈالے اور سوال نہ کرے۔

20 شرائط کے ساتھ سوال کرنے کی اجازت ہے

پہلی شرط

خدائے تعالیٰ کی شکایت نہ کرے اور ناشکری کا کلمہ زبان پر نہ لائے۔

دوسری شرط

حتی الوسع اپنے عزیز اور دوست اور سخی عالی ہمت سے مانگے کہ اس پر سوال گراں نہ گزرے گا اور وہ اسے بنظر حقارت نہ دیکھے گا۔

تیسری شرط

اپنی پارسائی، نیکوکاری کو دنیا طلب کرنے کا حیلہ نہ بنائے، مثلاً دینی پیشوا ہونا، امام مسجد ہونا، معلم و مدرس ہونا، کہ اپنے منصب کا اظہار کر کے سوال نہ کرے کہ دین کو دنیا سے بیچنا بہت بڑی نادانی ہے۔

چوتھی شرط

جماعت میں ایک شخص کو متعین کر کے سوال نہ کرے، کہ اگر نہ دے شرمندہ ہو اور جو دے اس کے جی پر گراں گزرے۔ مگر صاحب زکوٰۃ سے مستحق کے واسطے اور جو خود مستحق ہو، تو اسے اپنے لئے سوال کرنے میں مضائقہ نہیں۔ اگرچہ اس کو ناگوار ہو اور اسی طرح تعیین سوال کہ مجھے ایک روپیہ یا دو روپے دے، نہ چاہیے۔

پانچویں شرط

قدر حاجت سے زیادہ نہ مانگے۔

Marfat.com

اصل حاجتیں صرف تین ہیں

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصل حاجتیں تین ہیں: روٹی، کپڑا، گھر اور حدیث شریف میں ہے: ''آدمی کو تین چیزوں کے سوا دنیا میں کچھ حق نہیں۔ چند لقمے کہ اس کی پیٹھ کو سیدھا کریں اور ایک ٹکڑا کپڑا کہ ستر چھپائے اور چھوٹا گھر، جس میں جھک کر داخل ہو سکے''۔ اسی طرح جو چیزیں گھر کے لیے ضروری ہیں وہ بھی حاجت میں داخل ہیں۔

یعنی ایسی حاجات جن کی ضرورت ہر شخص کو ہوتی ہے اور اہل وعیال والے کو ان کے نفقہ کی بھی حاجت ہے۔ اگر بی بی یا غیر مال دار بچوں یا حاجت مند ماں باپ اور ان کے مثل ان کے لیے جن کا نفقہ شرعاً اس پر واجب ہے۔ تو اگر اس کے پاس اتنا مال واسباب نہیں کہ ان کو کفایت کر سکے اور نہ ہی اتنا وقت ہے کہ ان کی حاجت تک کما کر پورا کر سکے تو ان کے لیے بھی سوال جائز بلکہ واجب ہے۔

''جو شخص واجب کے حصول پر سوال کیے بغیر قدرت نہیں رکھتا اس پر سوال کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ اسی کی مثل ردالمختار میں الذخیرہ سے منقول ہے کہ اس پر نفقہ واجب ہے اور اگر کسب پر قدرت رکھتا ہے تو کسب کرے اور ان پر خرچ کرے جن کا نفقہ اس پر واجب ہے اور اگر لنجا یا اپاہج ہونے کے سبب کسب پر قدرت نہیں رکھتا تو لوگوں سے مانگے اور ان پر خرچ کرے جن کا نفقہ اس پر واجب ہے۔

اصل کلیہ وہی ہے کہ جسے واقعی حاجت وضرورت شرعی ہو اور سوال کے علاوہ اور کوئی ذریعہ یا راستہ ان حاجات کو پورا کرنے کا نہ ہو تو اس کے لیے جتنی حاجت ہے اتنی چیز کا سوال کرنا جائز ہے ورنہ حرام۔

آج کل اکثر لوگ بیٹی کے بیاہ کے لیے بھیک مانگتے ہیں اور اس سے مقصود رسوم مروجہ ہند کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ رسمیں اصلاً حاجت شرعیہ نہیں۔ تو ان کے لیے سوال حلال نہیں ہو سکتا۔ ہاں مسلمانوں کو خود مناسب ہے کہ حاجت مند بیٹی والے کی اعانت کرے۔ حدیث میں اس کی مدد کرنے، اسے قرض دینے کی طرف ارشاد ہوا ہے۔

Marfat.com

بعض لوگ بھیک مانگتے ہیں کہ حج کو جائیں گے، یہ بھی حرام اور انہیں دینا بھی حرام۔

ما حرم اخذہ حرم اعطاؤہ

جس شی کو لینا حرام، اس کا دینا بھی حرام ہے۔ جس کو حج کی استطاعت نہ ہو تو اس پر حج نفلی کام ہے اور نفلی کام کے لئے سوال کرنا حرام ہے۔

چھٹی شرط

جو مال مانگ کر حاصل ہوا اسے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے عیش وعشرت اور بناؤ سنگھار میں خرچ نہ کرے۔ بلکہ وسیلۂ عبادت ومباح میں خرچ کرے۔

مال کی مثال تو ہوا و بادل کی مانند ہے جو آتے جاتے رہتے ہیں۔ صبح آتا اور شام جاتا۔ شام جاتا اور صبح آتا ہے۔ اب اگر کسی نے ضرورت کے لیے سوال سے مال حاصل کیا۔ ابھی خرچ نہ ہوا تھا کہ مال حلال کسی دوسری وجہ سے مل گیا تو اسے اگرچہ اس مال سوال کا واپس دینا شرعاً ضروری نہیں، کہ اس وقت محتاج ہی تھا۔ مگر اولیٰ یہی ہے کہ واپس کر دے۔ تا کہ ذلت سوال کی تلافی اور شکر و اظہار نعمت الٰہی ہو۔ پھر بھی اگر صرف کرے تو اسی حاجت و ضرورت ہی کے امور میں کہ جس کے لیے مانگا تھا۔ اس کے خلاف نہ ہو۔

ساتویں شرط

پروردگار عالم عزوجل کہ حقیقۃً وہی اپنے بندوں پر نعمتوں کی بارش فرمانے والا ہے، کا شکر بجالائے اور جس نے دیا اس کا بھی شکر ادا کرے کہ واسطہ وصول نعمت ہے اور اس کے حق میں دعا کرے۔ حدیث شریف میں ہے: ''جو بھلائی کرے اس کو بدلا دو، نہ ہو سکے تو اس کیلئے دعا کرو''۔

مگر صدقہ دینے والے کو چاہیے کہ اگر فقیر اس کے سامنے اسے دعا دے تو وہی دعا فقیر کو بھی دے دے۔ تا کہ دعا کا عوض دعا ہو جاوے اور صدقہ بے عوض رہے۔ تو اس کے عوض ثواب آخرت ملے۔

Marfat.com

آٹھویں شرط

کسی سے بار بار سوال نہ کرے کہ اس حرکت سے وہ تنگ ہوگا۔ وہ اس کو حریص سمجھے گا۔

نویں شرط

اگر دینے والا تنگ ہو کر یا لوگوں سے شرما کر یا مال مشتبہ یا حرام اس کو دے، قبول نہ کرے کہ اگر خدا کے واسطے ایسے مال سے اجتناب کرے گا، خدا اپنے فضل و کرم سے اسے بہتر عنایت فرمائے گا۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

اور جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو"۔ (پارہ ۲۸، سورۂ طلاق، آیت ۲، ۳)

دسویں شرط

لوجہ اللہ سوال نہ کرے۔ یعنی یہ کلمہ کہ خدا کے واسطے مجھے کچھ دو، نہ کہے۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: "جو شخص لوجہ اللہ سوال کرے، ملعون ہے"۔

ایک بزرگ کوفہ کے بازار میں چڑیا ہاتھ پر بٹھائے کہتے تھے: اس چڑیا کے لیے مجھے کچھ دو۔ کسی نے کہا، یہ کیا کہتے ہو؟ فرمایا: بے قیمت و حقیر دنیا کے لیے خدا کا واسطہ نہیں لا سکتا"۔ اس کا شفیع بھی حقیر چاہیے۔

سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

لا یسئل لوجه الله الا الجنة۔ (التیسیر بشرح جامع الصغیر، ج ۲ ص ۹۷۵)

"لوجہ اللہ جنت کے سوا کوئی چیز نہ مانگی جائے"۔

گیارہویں شرط

جس قدر دیا جائے خوش دلی کے ساتھ قبول کرے۔ زیادہ پر اصرار سے نہایت باز رہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "جو مال دینے والے کی ناگواری کے ساتھ لیا جاتا

Marfat.com

ہے اس میں برکت نہیں ہوتی''۔

یہ زیادہ کے اس واسطے اصرار کرتا ہے کہ زیادہ کام آئے گا اور وہاں اس سے برکت اٹھا لی گئی تو کم چیز کی جو برکت تھی زیادہ طلبی کی وجہ سے وہ بھی فائدہ نہ دے گی۔ اگر قناعت کرے اللہ جل جلالہ خیر و برکت عطا فرماتا ہے۔

بارہویں شرط

لازم ہے کہ عیب صدقے کا پوشیدہ رکھے۔

جیسے دینے والے کو چاہیے کہ ناقص چیز صدقے میں نہ دے کہ اللہ عزوجل غنی ہے۔ صدقہ پہلے اس غنی مطلق عزوجل کے دست قدرت میں پہنچتا ہے اس کے بعد فقیر کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ اب آدمی دیکھے کہ غنی کی سرکار میں کیا پیش کش کرتا ہے۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پارہ ۴، سورۂ آل عمران، آیت ۹۲)

ہرگز نیکی نہ پاؤں گے جب تک اپنی پیاری چیزوں میں سے ہماری راہ میں خرچ نہ کرو۔

اور فرماتا ہے:

وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ (پارہ ۳، سورۂ بقرہ، ۲۶۷)

تمہیں ایسی چیز دی جائے، تو نہ لو گے۔ مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ۔

ایسے ہی صدقہ لینے والے پر لازم ہے کہ ناقص پر ناراض نہ ہو اور اس کی مذمت و شکایت نہ کرے کہ آخر اس کی طرف سے نعمت ہے اور نعمت کا معاوضہ شکر ہے نہ کہ شکایت۔ اس کا کوئی قرض خواہ نہ آتا تھا کہ شکایت کرتا ہے۔

تیرہویں شرط

جو شخص مال ظلم یا سود کی کمائی سے حاصل شدہ مال دے تو ہرگز نہ لے کہ خبیث سے سوا خُبث کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔

اگر معلوم ہو کہ جو کچھ یہ دیتا ہے، عین حرام ہے تو ہر طرح لینا حرام ہے۔ خواہ ہدیہ میں، خواہ صدقہ میں، خواہ اجرت میں، خواہ قرض میں، خواہ کسی طرح، ورنہ جائز۔

Marfat.com

''جب تک کسی معین شئ کا حرام ہونا ہمیں معلوم نہ ہو، اسے لے سکتے ہیں۔ یہ فقہ حنفی کو تحریری صورت میں پیش کرنے والے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد امجد، امام محمد رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

چودھویں شرط

صدقے کو تھوڑا اور حقیر نہ جانے۔ جیسے دینے والے کو چاہیے بہت دے اور تھوڑا سمجھے۔ والکثیر فی جنب اللہ قلیل (کثیر بھی اللہ کے حضور قلیل ہے) حدیث صحیحین سے ثابت ہے کہ صدقہ کو حقیر نہ جانو اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہو۔

اس کے مخاطب صدقہ دینے والے بھی ہو سکتے ہیں۔ یعنی اگر ایسی ہی چیز کی استطاعت ہے۔ تو یہی دو اور اسے حقیر نہ جانو کہ شریعت کے حکم کی بجا آوری ہے اور محتاج کے کچھ تو کام آئے گی۔ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں اِنہی دو باتوں پر نظر ہے نہ کہ تمہارے قلیل و کثیر پر، کہ یوں تو تمام متاع دنیا شرق سے غرب تک کے سارے خزینے، دفینے ہر قلیل سے قلیل تر، ہر ذلیل سے ذلیل تر ہیں اور دیتے وقت ناقص چیز ہی پر ہاتھ پہنچتا ہے تو اب اس پر قصداً کا حکم نہ لگے گا۔ لیکن اچھی و کامل چیز کے موجود ہوتے ہوئے اللہ کے نام پر ناقص اور کم تر گھٹیا چیز دینا منع اور نامقبول ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا، مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے۔ قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے۔ (کنز الایمان، پارہ ۲۸، سورۂ طلاق، آیت ۷)

نیز حدیث میں اس طرف بھی اشارہ ممکن ہے کہ صدقہ دینے میں تھوڑی چیز کو بھی حقیر نہ جانو۔ اگرچہ زیادہ کی استطاعت بھی ہو اور وسعت رزق بھی ہے مگر شیطان روکتا ہے، نفس آڑے آتا ہے۔ ایک شیطان کیا ستر شیطان صدقے سے باز رکھتے ہیں۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوا:

مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيَيْ سَبْعِينَ شَيْطَانًا

Marfat.com

''آدمی صدقہ سے ستر شیطانوں کے جبڑے چیر کر نکالتا ہے''۔

(صحیح ابن خزیمہ، ج ۴ ص ۱۰۵)

تو ایسی حالت میں تھوڑا ہی دے اور اسے حقیر جان کر بالکل ہاتھ کشادہ نہ کر دے کہ محتاجی کا سامنا کرنا پڑے۔ لیکن کنجوسی کا کچھ تو اثر ظاہر ہوگا۔

مالا یدرک کله لا یترک کله

(جو کل کو پا نہیں سکتا وہ کل کو ترک بھی نہ کرے (کہ بالکل نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے) اور یہاں بھی وہ آیہ کریمہ وارد نہیں کہ (خاص قلیل کا ارادہ نہ کرو) کیونکہ خبیث و قلیل میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پاؤ بھر کھرے گیہوں قلیل ہیں خبیث نہیں اور دس من گلے ہوئے کہ گل کر آٹا ہو گئے خبیث ہیں، نہ کہ قلیل۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت اس درجہ تھی کہ ان کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کے تصرفات مجور کر دیئے تھے۔ (یعنی ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مالی تصرف کے اختیارات لے لیے تھے کہ حاکم اسلام کو اس بات کا اختیار ہے) ہزار ہا روپے ایک جلسے میں محتاجوں کو تقسیم فرما دیتیں۔

ایک بار امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاکھ روپے نذر بھیجے۔ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کنیز کو حکم دیا، ہزار فلاں کو دے آؤ، سو فلاں کو۔ یہاں تک کہ ایک پیسہ نہ رکھا اور خود حضرت ام المومنین کا روزہ تھا۔ کنیز نے عرض کی آپ کا روزہ ہے اور گھر میں افطار کو بھی کچھ نہیں۔ فرمایا پہلے سے کہتی تو کچھ رکھ لیا جاتا۔

ام المومنین نے ایک بار سائل کو ایک دانہ انگور کا دیا۔ دیکھنے والے نے تعجب کیا۔ فرمایا:

کم تری فیها من مثقال ذرة

''اس میں کتنے ذرے نکل سکیں گے'' آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ (پارہ ۳۰، سورۂ زلزال، آیت ۷)

''جوایک ذرہ برابر بھلائی کرے گا اس کا اجر دیکھے گا''۔

پندرہویں شرط

مسجد میں سوال نہ کرے کہ حدیث شریف میں اس سے ممانعت آئی اور اسے دینا بھی نہیں چاہئے کہ یہ برائی پر مدد دینا ہے۔ علماء کرام فرماتے ہیں: مسجد کے سائل کو ایک پیسہ دے، تو ستر پیسے اور درکار ہیں جو اس دینے کا کفارہ ہوں۔ (فتاوی عالمگیری) اور اگر ایسی بدتمیزی سے سوال کرتا ہے کہ نمازیوں کے سامنے گزرتا ہے یا بیٹھے ہوؤں کو پھاند کر جاتا ہے تو اسے دینا بالاتفاق ممنوع ہے۔

سولہویں شرط

سوال میں زیادہ خوشامد و چاپلوسی نہ کرے کہ شان اسلام کے خلاف ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے: ''مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا'' اور جھوٹی جھوٹی تعریفیں اس سے بھی بدتر، کہ ایک تو خوشامد، دوسرے کذب، تیسرے اس شخص کا نقصان کہ منہ پر تعریف کرنے کو حدیث میں گردن کا کاٹنا فرمایا اور ارشاد ہوا، ''مداحوں کے منہ میں خاک جھونک دو''۔ خصوصاً اگر ممدوح فاسق ہو کہ حدیث میں فرمایا: ''جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے، رب تبارک وتعالیٰ غضب فرماتا اور عرش الرحمٰن ہل جاتا ہے''۔

سترہویں شرط

مال حاصل کرنے کے لیے جس قدر صلاحیت اپنے میں ہے، اس سے زیادہ ظاہر نہ کرے۔ خواہ وہ اظہار زبان قال سے ہو یا زبان حال سے ہو، کہ ایک تو زور ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے: ''جو لوگوں کو اس سے زیادہ خوف خدا دکھائے جتنا اس کے پاس ہے، منافق ہے''۔

دوسرا دھوکہ دینا۔ حدیث شریف میں ہے: ''ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمیں فریب دے''۔

تیسرا وہ مال کہ اس کے عوض لے گا، ناجائز ہوگا کہ دینے والا اگر ایسا نہ جانتا نہ دیتا یا اتنا

Marfat.com

نہ دیتا۔

اٹھارہویں شرط

کسی سچے عمل دینی کے ذریعے سے بھی دنیا نہ مانگے کہ معاذ اللہ دین فروشی ہے۔ جیسے بعض فقراء کہ حج کر آتے ہیں، جگہ جگہ اپنا حج بیچتے پھرتے ہیں۔ پھر بھی اسی حج کے گُن گاتے رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: ''جو آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرے، اس کا چہرہ مسخ کر دیا جائے اور اس کا ذکر مٹا دیا جائے اور اس کا نام دوزخیوں میں لکھا جائے''۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک غلام و آقا حج کر کے پلٹے۔ راہ میں نمک نہ رہا، نہ خرچ تھا کہ مول لیتے۔ ایک منزل پر آقا نے کہا: بقال یعنی کریانہ اسٹور والے (Grocer) سے تھوڑا نمک یہ کہہ کر لے آ کہ ہم حج سے آئے ہیں۔ وہ گیا اور کہا میں حج سے آیا ہوں تھوڑا نمک چاہئے، لے آیا۔ دوسری منزل میں آقا نے پھر بھیجا۔ اس بار یوں کہا کہ میرا آقا حج سے آیا ہے، تھوڑا نمک دیدیں، لے آیا۔ تیسری منزل میں آقا نے پھر بھیجنا چاہا۔ مگر اس غلام نے جو حقیقت میں آقا بننے کے قابل تھا، جواب دیا، پرسوں نمک کے چند دانوں پر اپنا حج بیچا کل آپ کا حج بیچا، آج کس کا حج بیچ کر لاؤں۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص کے یہاں دعوت میں تشریف لے گئے۔ میزبان نے خادم سے کہا ان برتنوں میں کھانا لاؤ جو میں دوبارہ کے حج میں لایا ہوں۔ آپ نے فرمایا ''مسکین! تو نے ایک کلمہ میں اپنے دو حج ضائع کر دیئے''۔ جب صرف نیکی کے اظہار پر یہ حال ہے تو اس نیکوکاری کو ذریعہ دنیا طلب کرنا کس درجہ بدتر ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

اسی نیکوکاری میں ایک وعظ کا پیشہ بھی داخل ہے کہ آج کل نہ صرف کم علم بلکہ بہت نرے جاہلوں نے کچھ الٹی سیدھی اردو دیکھ بھال کر، حافظہ کی قوت، دماغ کی طاقت، زبان کی طلاقت (زبان کی تیزی) کو شکار مردم کا جال بنایا ہے۔ عقائد سے غافل، مسائل سے جاہل، اور وعظ گوئی کے لئے ہر موقع پر، ہر مجمع، ہر مجلس، ہر میلے میں غلط حدیثیں، جھوٹی روایتیں، الٹے مسئلے بیان کرنے کو کھڑے ہو جائیں گے اور طرح طرح کے حیلوں سے جو مل

Marfat.com

سکا کمائیں گے۔اول تو انہیں وعظ کہنا حرام قطعی۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

من قال فی القرآن بِغَيْرِ عِلمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مقعدَہ من النَّارِ

''جو بے علم قرآن کے معنی میں کچھ کہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے''۔

(سنن ترمذی، ج ۵ ص ۱۹۹)

دوسرے ان کا وعظ سننا حرام۔تو سارے جلسے کا وبال ایسے واعظ کی گردن پر ہے۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہ میں کچھ کمی ہو۔

تیسرے وعظ ونصیحت کو جمع مال یا رجوع خلق کا ذریعہ بنانا گمراہی مردود وسنت نصاری و یہود ہے۔درمختار میں ہے:

التَّذْكِيرُ عَلَى الْمَنَابِرِ لِلْوَعْظِ وَالِاتِّعَاظِ سُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَلِرِيَاسَةٍ وَمَالٍ وَقَبُولِ عَامَّةٍ مِنْ ضَلَالَةِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى (الدر المختار، ج ۵ ص ۷۴۳)

''ممبروں پر وعظ کرنا تاکہ توبہ کرانے والی اور اصلا اخلاق پر برانگیختہ کرنے والی باتیں کی جائیں اور لوگ نصیحت قبول کریں، یہ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت ہے اور لوگوں پر اپنی بڑائی جتلانے اور حصول مال وشہرت کا ذریعہ بنانے کے لیے ایسا کرنا یہود و نصاریٰ کی گمراہی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

الْوَاعِظُ إِذَا سَأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فِي الْمَجْلِسِ لِنَفْسِهِ لَا يَحِلُّ لَهُ ذَلِكَ ؛ لِأَنَّهُ اكْتِسَابُ الدُّنْيَا بِالْعِلْمِ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۴۲ ص ۴۹۹)

''وعظ ونصیحت کرنے والا جب لوگوں سے مجلس میں اپنے لیے کچھ مانگے یہ اس کے لیے حلال نہیں اس لیے کہ یہ علم بیچ کر دنیا خریدنا ہے''۔

امام فقیہ ابواللیث کے فرمان کا خلاصہ ہے کہ: اگر موجودہ حالات کو دیکھ کر حکومت علماء کی کفالت چھوڑ دے تو یہ ان کو حق نہیں پہنچتا۔کیونکہ بیت المال میں علماء کرام کا حق ہے، ہمیشہ

ان کے اوران کے متعلقین کے تمام مصارف کی کفایت کی جانی چاہئے، کیونکہ علماء اگر معاشی مصروفیات میں پڑ جائیں تو پھر عوام کی ہدایت اور وعظ ونصیحت کا درواہ بند ہوجائے گا۔

انیسویں شرط

کسی جھوٹے حیلے سے دھوکا نہ دے۔ مثلاً مسجد بنوانی ہے، مدرسے کو چندہ درکار ہے وغیرہ وغیرہ۔ کہ اگر سرے سے بے اصل تھا تو جھوٹ ہوا اور اگر مسجد و مدرسہ واقعی تھے اور ان کے نام سے لے کر خود کھایا تو خیانت ہوئی اور ہر حال میں فریب بھی ہوا اور جو ملا مال حرام ہوا۔

بیسویں شرط

اگر واقعی سید یا شیخ، علوی یا عباسی غرض ہاشمی ہے۔ تو مال زکوٰۃ لینے کے لیے اپنا ہاشمی ہونا نہ چھپائے کہ دینے والے نے انجانی میں دے دیا تو اسے تو لینا حلال نہ ہوگا۔ اور اگر چھپانے کے لیے اپنی دوسری قوم ظاہر کی، تو اس پر وعید شدید کا مورد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﷺ: جو نسب میں اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے کو نسبت کرے، اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل'' والعیاذ باللہ تعالیٰ

نمازِ حاجت کے ذریعے ربّ سے مانگنا

(۱) نمازِ حاجت کا پہلا طریقہ

اچھی طرح تازہ وضو کرے، دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ بعد سلام عرض کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ (ﷺ) نَبِیِّ الرَّحْمَةِ، یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

(الٰہی! میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں، ہمارے نبی محمد ﷺ کے وسیلے سے جو مہربانی والے نبی ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت پوری فرمائے اے اللہ! تو اپنے نبی کی شفاعت کو

Marfat.com

میرے حق میں قبول فرما۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۶۹)

حدیث شریف میں واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک نابینا خدمت اقدس میں سید عالم ﷺ کے حاضر ہو کر اپنی نابینائی کا شاکی ہوا۔ حضور ﷺ نے یہ نماز و دعا ارشاد فرمائی۔ انہوں نے مسجد میں جا کر نماز پڑھی۔ کچھ دیر نہ گزری تھی کہ دونوں آنکھیں کھل گئیں۔ گویا کبھی اندھے نہ تھے۔

یا محمد ﷺ کی جگہ یا رسول اللہ ﷺ کہنا چاہئے

حدیث میں یا محمد کے الفاظ آئے ہیں۔ مگر اس کی جگہ یا رسول اللہ کہنا چاہیے کہ صحیح مذہب میں حضور اقدس ﷺ کو نام لے کر ندا کرنا ناجائز ہے۔ علماء فرماتے ہیں، اگر روایت میں وارد ہو تب بھی تبدیل کر لیں۔

اس دعا کے اول و آخر حمد الٰہی و درود رسالت مآب ﷺ ہے اور آمین پر ختم ہے۔ لہذا نمازی کو چاہئے کہ وہ بھی حاجت طلب کرتے وقت شروع میں اللہ تعالیٰ کو اسمائے طیبہ سے ندا کرے، جیسا کہ آدابِ دعا میں گزرے۔ اور یونہی تمام آداب و شرائط کو ملحوظ خاطر رکھے اور انہیں اچھی طرح سمجھ لے تاکہ حاجت پوری ہونے کے امکانات زیادہ سے زیادہ ہوں۔

(۲) نمازِ حاجت کا دوسرا طریقہ

ترکیب دوم: نمیری و ابن بشکوال، وہیب بن ورد سے روایت کرتے ہیں: جو بندہ بارہ رکعت، ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ و آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر سجدے میں یہ کلمات کہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَ تَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ وَالنِّعَمِ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَ مُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ كُلِّهَا لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

''پاک ہے وہ ذات کہ اسی کے لیے عزت کا لباس ہے اور جس نے عزت کے ساتھ کلام فرمایا، پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کے ساتھ احسان فرمایا اور اسی کے ساتھ کرم فرمایا، پاک ہے وہ ذات جو اپنے علم کے ساتھ کائنات کی ساری اشیاء کو گھیرے ہوئے ہے، پاک ہے وہ ذات کہ اس کے غیر کی حقیقی پاکی بیان کرنا زیب نہیں۔ پاکی ہے اسے کہ صاحب فضل واحسان ہے، پاکی ہے اسے کہ صاحب عزت وکرم ہے، پاکی ہے اسے کہ صاحب قدرت وغنا اور انعام فرمانے والا ہے۔ الٰہی! میں تجھ سے تیرے عرش کی دائمی عزت کے وسیلے اور تیری کتاب یعنی قرآن پاک جو کہ رحمت کا منتہیٰ ہے، کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں اور تیرے اسم اعظم اور تیری اعلیٰ بزرگی اور تیرے سب کلمات تامہ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ جن سے کوئی نیکوکار اور کوئی عصیاں شکار ذرہ برابر انحراف نہیں کرسکتا کہ تو اپنے محبوب محمد ﷺ پر درود بھیج''۔

پھر خدائے تعالیٰ سے وہ سوال کرے جس میں گناہ نہیں۔ اور اپنی حاجت کا ذکر کرے، پھر عرض کرے، اے میرے مولا! تو میری اس حاجت کو پورا فرمادے۔

وہب کہتے ہیں ہمیں پہنچا ہے کہ یہ طریقہ اپنے بے وقوفوں اور مکاروں کو نہ سکھاؤ کہ گناہوں پر دلیری نہ کریں۔

(۳) نمازِ حاجت کا تیسرا طریقہ

عبدالرزاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''جو شخص خدا سے کچھ حاجت رکھتا ہو، تنہا مکان میں باوضوئے کامل چار رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص قل ہو اللہ احد دس مرتبہ دوسری رکعت میں بیس مرتبہ، تیسری میں تیس مرتبہ، چوتھی میں چالیس مرتبہ پڑھے۔ پھر پچاس بار قل ھواللہ احد اور ستر مرتبہ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

پڑھے۔ اگر اس پر قرض ہو، ادا ہو جائے اور جو وطن سے دور ہو، خدا تعالیٰ اسے گھر پہنچائے اور جو آسمان کے برابر گناہ رکھتا ہو اور استغفار کرے خدا اس کے گناہ بخش دے گا، اور جو اولاد نہ رکھتا ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اولاد عطا فرمائے گا اور جو دعا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے، اور جو خدا سے دعا نہیں کرتا خدا اس سے ناراض ہوتا ہے۔

عبداللہ فرماتے ہیں: اپنے احمقوں کو یہ دعا نہ سکھاؤ کہ اس سے نافرمانی پر مدد چاہیں گے۔

(۴) نمازِ حاجت کا چوتھا طریقہ

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے حضور سید عالم ﷺ کو فرماتے سنا۔ جو وضو کامل طور پر کرے۔ یعنی سنن وآداب وضو کو ملحوظ رکھتے ہوئے، پھر دو رکعتیں پورے طور پر پڑھے۔ یعنی سنن ومستحباب اور حضور قلب، ان سب چیزوں کو جمع کرتے ہوئے، پھر جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے، عاجل یا آجل اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے۔ (مسند احمد)

امام حافظ ابن حجر عسقلانی پھر امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں: ''اس کی سند حسن ہے''۔

حدیث شریف کے الفاظ یوں ہیں:

اعطاہ اللہ ما سأل معجلا او مؤخرا۔

اور اس کے دو معنی محتمل ہیں، ایک یہ کہ دنیا وآخرت کی جو چیز اللہ تعالیٰ سے مانگے اللہ عزوجل عطا فرمائے۔ دوسرے یہ کہ جو کچھ مانگے اللہ تعالیٰ عطا کرے، جلد یا دیر میں۔

(۵) نمازِ حاجت کا پانچواں طریقہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے، کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن صبح کو خدمت اقدس حضور سید المرسلین ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی حضور! مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرما دیں کہ میں آپنی نماز میں کہا کروں۔ ارشاد فرمایا: دس بار اللہ اکبر دس بار، سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ کہہ پھر جو چاہے مانگ، اللہ عزوجل فرمائے گا

Marfat.com

نعم نعم اچھا اچھا۔ (ترمذی ونسائی) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن خزیمہ وابن حبان التزاماً فرماتے ہیں، صحیح ہے۔ حاکم نے کہا برشرط صحیح مسلم صحیح ہے۔

اس کا طریقہ یوں ہے کہ دو رکعت نماز نفل تازہ وضو کر کے حضور قلب کے ساتھ پڑھے۔ قعدے میں بعد درود شریف اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ دس دس بار کہہ کر اپنے مقصد کی دعا ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں۔ مثلاً یوں کہے:

''الٰہی! میں سوال کرتا ہوں کہ دنیا وآخرت میں میری ساری حاجتیں کہ میرے لیے بھلائی اور تیری رضا کا باعث ہوں، پوری فرما۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربانی فرمانے والے!''۔

(٦) نمازِ حاجت کا چھٹا طریقہ

ترمذی وابن ماجہ وحاکم، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: ''جسے اللہ تعالیٰ یا کسی آدمی کی طرف حاجت ہو۔ چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف ثنا کرے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے، پھر کہے:

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (سنن الترمذی، حدیث ۴۷۸ ج ۲ ص ۱۲)

''اللہ کہ حلیم وکریم ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اس کے۔ پاکی ہے اللہ عزوجل کو کہ عظمت والے عرش کا پروردگار ہے۔ سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ اے سب سے زیادہ مہربان! میں تجھ سے ان اشیاء کا سوال کرتا ہوں کہ تیری رحمت کو لازم کرنے والی ہوں اور تیری حتمی بخشش کا اور ساری بھلائیوں سے حصے کا اور ہر برائی سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ میرے تمام گناہوں کی ایسی بخشش فرما کہ کوئی گناہ باقی نہ رہے

Marfat.com

اور سارے غم دور فرما اور میری تمام حاجات پوری فرما کہ تیری رضا کا باعث ہوں''۔

(۷) نمازِ حاجت کا ساتواں طریقہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے، سید عالم ﷺ نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا، اے علی! کیا میں تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہو، اسے عمل میں لاؤ۔ تو باذن اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے اور غم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اپنے نبی ﷺ پر درود خوانی اور اپنے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیے استغفار کرو، پھر کہو۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ کَاشِفُ الْغَمِّ مُفَرِّجٌ اَللّٰھُمَّ مُجِیْبُ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ اَدْعُوْکَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا فَارْحَمْنِیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِقَضَائِھَا وَنُجَاحِھَا رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَۃِ مِنْ سِوَاکَ (الترغیب والترہیب، ج ۱ ص ۲۷۴)

''اے اللہ عزوجل! تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا اس میں جس میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کہ ہے بلند و عظیم، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ہے حلیم و کریم۔ پاکی ہے اللہ عزوجل کو کہ ہے پروردگار ہفت آسمان و عرش عظیم۔ سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا کہ ہے پروردگار عرش عظیم۔ اے غموں کو دور فرمانے والے الہ العٰلمین! پریشانیوں کو دفع فرمانے والے رب العٰلمین! اے پریشان حالوں کی فریاد رسی فرمانے والے! اے دنیا و آخرت کے رحمٰن و رحیم! میری اس حاجت کو پورا اور کامیاب فرمانے کے معاملے میں مجھ پر ایسی مہربانی فرما کہ تیرے سوا دوسروں سے مجھے بے پروا کردے''۔

(۸) نمازِ حاجت کا آٹھواں طریقہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے

Marfat.com

ہیں رات یا دن میں بارہ رکعتیں، ہر دو رکعت پر التحیات پڑھے۔ پچھلی التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثنا اور نبی ﷺ پر درود بجالاؤ۔ پھر سجدے میں سورۂ فاتحہ سات بار، آیۃ الکرسی سات بار پھر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

دس بار پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ

''اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے تیرے عرش کی بلندیوں، تیری کتاب کی رحمت کے منتہیٰ، تیرے اسم اعظم، تیری اعلیٰ بزرگی اور تیرے کلمات تامہ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں''۔

پھر اپنی حاجت مانگ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر اور اسے بے وقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعے سے دعا مانگیں گے تو قبول ہوگی۔ (المستدرک للحاکم)

احمد بن حرب و ابراہیم بن علی و ابوزکریا و حاکم فرماتے ہیں، ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا۔ اعلیٰحضرت علیہ رحمۃ فرماتے ہیں میں نے بھی اسے تیرِ بے خطا پایا۔ یعنی یہ وظیفہ ایسا ہے کہ جس حاجت کے لئے کیا جائے پوری ہو۔ پھر اپنے بعض عزیزوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک عزیز وہ عرصہ دراز سے شدید بیمار تھے حتیٰ کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہو گئے، سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازۂ کریم پر حاضر ہوا۔ یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید انتقال مریض کی خبر سننے کو ملے۔ وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا، چند روز میں قوت بھی آ گئی۔ وللہ الحمد

یہ واضح رہے کہ نفل کی ہر دو (۲) رکعت نماز جداگانہ ہے۔ تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدے میں التحیات کے بعد درود و دعا سب کچھ ہو اور ہر تیسری رکعت

Marfat.com

کے آغاز میں سبحنك اللهم واعوذبالله اور بسم الله بھی ہو۔

ان نوافل کو رات ہی میں ادا کرے، کیونکہ ہمارے ائمہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے اور رات کو آٹھ سے زائد مکروہ۔

ظاہر یہ ہے کہ مطلقاً کراہت سے مراد مکروہ تحریمی ہے اور ردالمحتار میں اس بات پر نص وارد ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور شب کی کراہت میں اختلاف ہے۔ امام شمس الآئمہ سرخسی نے فرمایا۔ رات کو آٹھ سے زیادہ بھی مکروہ نہیں۔ فتاویٰ خلاصہ میں اسی کو صحیح کہا۔

(۹) نمازِ حاجت کا نواں طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: ''جسے کوئی حاجت دنیا یا آخرت کی ہو، وہ پہلے کچھ صدقہ دے، پھر بدھ، جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھے۔ پھر جمعہ کو مسجد جامع میں جا کر بارہ رکعتیں پڑھے۔ دس رکعتوں میں الحمد ایک بار، آیۃ الکرسی دس بار اور دوسری میں الحمد ایک بار قل ھو اللہ پچاس بار۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے تو کوئی حاجت ہو، دنیا خواہ آخرت کی، اللہ تعالیٰ پوری فرمائے۔

(۱۰) نمازِ حاجت کا دسواں طریقہ

امام ابو الحسن نور الدین علی شطنوفی قدس سرہ العزیز بہجۃ الاسرار شریف میں بسند صحیح حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے راویت کرتے ہیں کہ ارشاد فرماتے ہیں:

من استغاث بی فی کربة کشفت عنه .

''جو کسی سختی میں میری دہائی دے وہ سختی دور ہو جائے''۔

ومن نادتی باسمی فی شدة فرجت عنه

اور جو کسی مشکل میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ مشکل حل ہو جائے''۔

ومن توسل بی الی الله عزوجل فی حاجة قضیت له

''اور جو کسی حاجت میں اللہ عزوجل کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت روا ہو

Marfat.com

جائے اور جو شخص دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ، سورۂ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام نبی ﷺ پر درود بھیجے۔

ویذکرنی ثم یخطو الی جهة العراق احدی عشرة خطوة و یذکر اسمی ویذکر حاجته فانها تقضی باذن الله تعالیٰ

''اور مجھے یاد کرے۔ پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لیتا جائے پھر اپنی حاجت ذکر کرے تو بے شک وہ حاجت باذن اللہ تعالیٰ پوری ہو''۔

اس مبارک نماز کے طریقے کو امام یافعی و ملا علی قاری و شیخ محقق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے نقل و روایت فرمایا ہے اور سیّدی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے متعلق ایک رسالہ ''انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار'' تحریر فرمایا ہے۔

یہ دس طریقے ہیں۔ جن میں پہلا و چوتھا و پانچواں و دسواں تو اعلیٰ درجہ حسن و صحت سند پر ہیں۔ اور ان میں سب سے اجل و اعظم اول ہے کہ اجلہ حفاظ نے یک زبان اس کی تصحیح فرمائی ہے۔

آخر میں اسمِ اَعظم کے ساتھ دعاء

آخر میں ربّ عظیم کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اللّٰهُمَّ إِنِّی أَدْعُوكَ اللّٰهَ وَأَدْعُوكَ الرَّحْمٰنَ وَأَدْعُوكَ الْبَرَّ الرَّحِیمَ وَأَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ أَنْ تَغْفِرَلِی وَتَرْحَمَنِی

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّی كُنتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

Marfat.com

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

يَا رَبَّنَا، يَا رَبَّنَا، يَا رَبَّنَا، يَا رَبَّنَا، يَا رَبَّنَا

اے ہمارے پروردگار! تجھے اپنے اسم اعظم کا واسطہ ہماری، ہمارے والدین کی اور تمام امّتِ مسلمہ کی بخشش اور مغفرت فرما، اور ہمیں کماحقُّہٗ اپنی عبادت و بندگی کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں مرنے سے پہلے سچی پکی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ایمان و عافیت والی زندگی اور ایمان و عافیت والی موت مدینہ منورہ میں اپنے محبوب کے قدموں کے جلوؤں میں مرتبۂ شہادت والی موت عطا فرما۔ اور جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کا پڑوس نصیب فرما۔ اور اس کتاب کو رہتی دنیا تک فائدہ بخش بنا، اور اس کو ہمارے لئے صدقہ جاریہ بنا، اور اس میں موجود دعا مانگنے کے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر مزید برکتیں، رحمتیں لوٹنے کی توفیق مرحمت فرما۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیّدِنا و سَنَدنَا و مولانا و مأوٰنا و ملجأنا محمد اٰلهٖ و اولادهٖ و عترتهٖ و اصحابهٖ و ازواجهٖ و اصهارهٖ و اشیاعهٖ و امّتهٖ و علینا معهم اجمعین برحمتك یا ارحم الرّٰحمین

Marfat.com

صاحبانِ ذوق و محبت اور اربابِ فکر و نظر

مژدۂ جانفزا

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر

حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے

بہار آفریں قلم سے نکلا ہوا لازوال شاہکار

درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے معمور تصنیف

ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکمل سیٹ سات جلدیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور، کراچی۔ پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین

ماشاء اللہ عزوجل

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

روزانہ 50مقامات اور تقریباً 2ہزار خاندانوں میں مفت کھانے کی فراہمی

روزانہ پچاس ہزار سے زائدلوگوں میں عزت وتکریم کے ساتھ کھانے اوردیگرضروریات فراہم کرنے والامنفرداداره

آیئے ہم اور آپ ملکرایسے خاندانوں کوفائدہ پہنچاتے ہیں اگرکسی غریب اورکم آمدنی والے خاندان کافرد ہمارے دسترخوان سے ایک وقت کی روٹی کھاتا ہے اور مہینے کی یہ رقم بچاکراپنے بچوں کی تعلیم ،گیس ،بجلی کے بل مکان کے کرائے پرخرچ کرتا ہے توسمجھ لیں ہم اس معاشرے کو بچانے میں کامیاب ہوگئے۔

الحمدللہ رب العٰلمین ! کراچی کے مندرجہ ذیل مقامات پرصبح 11:00 بجے سے رات 10:00 بجے تک مسلسل سیلانی دسترخوان لگتا ہے جہاں پر بکرے کے سالن اور روٹیوں کے ساتھ یہ کم آمدنی والے افراد تعظیم کے ساتھ بیٹھکر عزت اور وقار کے ساتھ کھانا تناول کرتے ہیں (آپ خود بھی اس کا مشاہدہ کرسکتے ہیں)۔

نمبر	برانچ	نمبر	برانچ	نمبر	برانچ	نمبر	برانچ	نمبر	موبائل فوڈ سروس
1	سیلانی ہیڈ آفس	12	حسین آباد (نوری مسجد)	23	نیوہوریزن I (منشیات کے مریضوں کا ہسپتال)	34	امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ناظم آباد چورنگی)	45	مدرسہ مطلوب الٰہی
2	سائٹ ایریا نئی چورنگی	13	گلستان جوہر I (پرفیوم چوک)	24	نیوہوریزن II (منشیات کے مریضوں کا ہسپتال)	35	ایمپریس مارکیٹ صدر	46	مدرسہ نظامیہ
3	منگھوپیر لیپروسی ہسپتال (کوڑھ کے مریضوں کا ہسپتال)	14	گلستان جوہر II (جوہر چورنگی)	25	سرجن منور نفسیاتی ہسپتال	36	گلشن چورنگی	47	مدرسہ برکاتیہ
4	محمدی کالونی (سابقہ مچھر کالونی)	15	کورنگی گودام چورنگی (نزد ٹویوٹا شوروم ایریا)	26	گوشہ عافیت	37	نمائش چورنگی	48	مدرسہ محمدی
5	کھارادر پولیس چوکی برانچ	16	کورنگی نمبر 4 (نزد رضا مسجد)	27	کیماڑی حلقہ	38	گزری چورنگی	49	مدرسہ غوثیہ
6	جناح ہسپتال	17	سول ہسپتال (چاندبی بی روڈ شیڈ)	28	مسجد امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	39	حیدری مارکیٹ	50	حیدرآباد اناج منڈی
7	NICH ہسپتال	18	سٹی کورٹ	29	ابراہیم حیدری (پسماندہ بستی)	40	ناگن چورنگی	51	لطیف آباد (حیدرآباد)
8	FIA سیل لاک اپ	19	سیشن کورٹ	30	گائنی وارڈ جناح ہسپتال	41	اورنگی ٹاؤن	52	قاسم آباد (حیدرآباد)
9	پردیسی پرائڈ کلفٹن	20	سٹی کورٹ لاک اپ	31	غازی گونھ اورنگی ٹاؤن سیکٹر 13 کراچی۔	42	ملیر کورٹ شیڈ	53	سول ہسپتال حیدرآباد
10	ملیر کورٹ	21	گلشن اقبال (UK اپارٹمنٹ)	32	نئی سبزی منڈی	43	حیدرآباد سبزی منڈی		

Marfat.com

الحمدللہ رب العلمین روزانہ پچاس ہزار سے زائد لوگوں میں عزت وتکریم کے ساتھ کھانے اور دیگر ضروریات فراہم کرنے والا منفرد ادارہ

شعبہ جات

- 40 ہزار افراد میں 30 سینٹروں اور ہزارہا سے زائد گھرانوں میں کھانے کی فراہمی
- سرکاری ہسپتالوں میں علاج معالجہ، ٹیسٹ اور آپریشن کی سہولت
- 100 سے زائد تعلیمی اداروں میں دینی اور دنیاوی تعلیم کی فراہمی
- 1000 سے زائد گھرانوں میں ماہانہ کفالت کی فراہمی (یتیم، بیوا، معذور، لاچار اور دیگر)
- یتیم اور مستحق بچیوں کی شادی میں جہیز کی معاونت
- اجناس اور راشن کی فراہمی
- ضرورت مند گھرانوں میں پیڈسٹل فین، واٹر کولر اور دیگر ضروریات کا سامان
- لاچار، نادار لوگوں میں گیس اور بجلی کے بل کی ادائیگی
- نادار گھرانوں میں ماہانہ کرائے اور گھروں کے ایڈوانس میں معاونت
- نادار اور پسماندہ گھرانوں کے ٹوٹے ہوئے شکستہ مکانات کی مرمت
- نئی آبادیوں میں مکمل مکانات کی تعمیرات
- نوکریوں اور چھوٹے روزگار کی فراہمی
- پڑھے لکھے اور ان پڑھ لوگوں کو ملازمت پر لگانے کی ذمہ داری
- نومسلم خاندانوں کے روزگار اور دیگر معاملات میں معاونت
- غریب اور لاچار خاندانوں میں تجہیز وتکفین کی فراہمی
- چھوٹے قرضداروں کو قرض سے خلاصی
- چھوٹے روزگار کے لئے قرض حسنہ کی فراہمی
- ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے 12 اور 24 گھنٹے اسٹریچرز اور وہیل چیئرز کے عملے کے ساتھ خدمت
- مرکز برائے فراہمی سامانِ معذورین (غریب اور لاچار مریضوں کے لئے اسٹریچرز، وہیل چیئرز، بیساکھی اور مریضوں کا دیگر سامان فی سبیل اللہ عارضی طور پر دیا جاتا ہے)
- پانی کی قلت کے سدِ باب کے لئے کنوؤں اور بورنگ کے انتظامات
- ہسپتالوں اور دیگر اہم مقامات پر ٹھنڈے پانی کے الیکٹرک کولر
- دینی مدرسوں کا قیام
- خستہ حال مسجدوں کی بحالی اور مرمت
- غریب اور کم آمدنی والے علاقوں میں مسجدوں اور مدرسوں کے امام اور قاری صاحبان کی ماہانہ تنخواہوں کا انتظام
- کراچی بھر سے مقدس اوراق جمع کر کے بحری جہاز کے ذریعے سمندر برد کرنے کا انتظام
- کراچی کے 9 مقامات پر صدقے کے بکروں کی فراہمی اور ذبیحہ کا انتظام
- سالانہ اجتماعی قربانی کے ذریعے شہر کے پسماندہ اور غریب علاقوں میں گھر گھر جا کر ہزارہا مستحق افراد میں گوشت کی فراہمی
- قیدیوں کی رہائی میں مدد اور معاونت
- مرکز برائے استعمال شدہ فرنیچر اور دیگر اشیاء
- QTV سے پروگرام دکھی دلوں کا سہارا (استخارہ پریشانیوں سے چھٹکارہ) LIVE نشر کیا جاتا ہے جس میں دنیا بھر میں لوگ اپنے جسمانی اور روحانی مسائل کے حل کے لیے رجوع کرتے ہیں ادارے کے سربراہ حضرت بشیر فاروقی قادری صاحب رحمٰن عزوجل کے پاک ناموں سے استخارے کے ذریعے ان کا علاج تجویز کرتے ہیں اس کے علاوہ روزانہ ادارے میں خطوط، ای میل اور ٹیلیفون کالز کے ذریعے دنیا بھر سے بے شمار پریشان حال لوگوں کے روحانی مسائل کے حل اور ان کے سوالات کے جوابات دے کر ان کے مسائل کئے جاتے ہیں
- سالانہ عید پیکیج، اس سال ان شاء اللہ عزوجل 12000 خاندانوں میں راشن اور کپڑوں کی فراہمی

ان تمام کاموں کے لئے ادارے کو ہر ماہ تقریباً 5 کروڑ روپے درکار ہیں

Marfat.com